بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادری آئین چلیں دور میں پئیں جام پہ جام ❊ میکدہ کھل گیا شور مئے بغداد میں ہے

الحمد للہ العلی الکبیر اللطیف الخبیر القاہر القادر والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ الوجیہ سیدنا و مولٰنا محمد ن البشیر النذیر الحاشر الذاکر وعلی آلہ وصحبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ ومحبیہ ومطیعیہ الاخیار الاکابر لاسیما علی ابنہ الکریم غوثنا وغیاثنا وعوننا ومعیننا الشیخ محی الدین المسمّٰی بعبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ٭ **اما بعد** ناظرین کرام اہل اسلام پر مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب فیض انتساب مسمّٰی بہ ملفوظ کبیر مع اعراب اور اردو ترجمہ کے ساتھ مطبوع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں آتی ہے جسے آپ انشاء اللہ القادر ملاحظہ فرمائیں گے حضور محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب کرم غوث اعظم محی الملۃ والدین شیخ المشائخ سید السادات میر میران پیر پیران واقف اسرار حقیقت و کاشف رموز شریعت و طریقت امام الاولیاء فدوۃ الاصفیا حضرت مولانا سید شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چند مبارک وعظ اور ملفوظات شریفہ و وصایا ہیں جنکو سنکر الکوں بندگان الٰہی بادیہ ضلالت سے نکلکر شاہ راہ اسلام پر آئے توبۃ النصوح کی ہزاروں طالبان حق جل مجدہ و تشنگان بادہ وحدت اس سے سرور و کیف حاصل کر کے واصل الی اللہ ہوگئے کامل و اکمل بکر ایسے ممتاز ہوئے کہ مخلوق الٰہی کو کامل بنانے لگے اور انشاء اللہ تا قیامت بحمدہٖ یہ فیض جاری و ساری رہے گا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ٭ یہ بات اہل بصیرت پر پوشیدہ نہیں ہے کہ آپ کے وعظ شریف میں [illegible] سے [illegible] اللہ کا ازدحام ہوتا تھا عوام خواص مسلم کافر بادشاہ فقیر زاہد عابد ملائکہ جن و بشر اولیا اصفیا ہر قسم کی سامعین حاضر ہوا کرتی تھیں اور اپنے اپنے [illegible] مطابق ہر ایک اون فیوض و برکات سے حصہ لیتا رہتا تھا صحو و سکر کی منزلیں طے ہوتی تھیں بسا اوقات مجلس وعظ سے کئی کئی جنازے بھی [illegible] عشق و حق ظاہری موت کے منہ سے نکلے کہ جیسے سرمدی حاصل کر کے باقی باللہ ہوجاتے تھے جیسا کہ معتبر تواریخ سے ثابت ہے بہت سے وہ [illegible] جو [illegible] کے [illegible] قدرت حق اسی [illegible] ایسے تاکہ آئندہ نسلیں بھی تا قیام قیامت تک حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے [illegible] سے بہرہ مند رہیں دس سے مستفیض ہو کر شریعت و طریقت کی [illegible] ناظرین ہوتے رہیں اور سے [illegible] جانتے ہیں جزاھم اللہ خیرا الجزاء عن جمیع المسلمین آمین۔ [illegible] مکاتیب شریفہ کے یہ کتاب منیف [illegible] ہے جس کو حضور کے پوتے حضرت حافظ محدث امام عفیف الدین مبارک [illegible] فتح [illegible] فیما یتعلق بتریاق المحبین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے [illegible] ہجری [illegible] وعظ اور کچھ ملفوظات و وصایا شریف ہیں ایک مرتبہ یہ کتاب الفتح الربانی کے نام سے مصر میں طبع ہوئی تھی [illegible] ہیں ہوتا ہے بھی سنکر ایک [illegible] سے اس کتاب شریف کے دیکھنے کا [illegible] مشتاق تھا بہت [illegible] باوجود [illegible] کہ [illegible] اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ [illegible] وقت سے

۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۶ھ کو [illegible] قیام [illegible] ایک [illegible] زیارت [illegible] سرور آنکھ [illegible] نور حاصل ہوا [illegible] معلوم [illegible] تشریف [illegible] آپ [illegible] قادر [illegible] سے ہیں [illegible] سادات میں [illegible] قدمبوسی [illegible] دست بوسی [illegible] حاصل [illegible] حضرت [illegible] ابن ابی بکر [illegible] احسان محمدیہ [illegible] الف صلوٰۃ و تحیۃ [illegible] آپ [illegible] فرزند [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] مطلب سے حاضر ہوا ہے [illegible] عرض کیا حضور [illegible] لائق ہے

[illegible] خدا [illegible] وعدہ [illegible] عرض کیا [illegible] تعمیل کی کوشش کیجائے گی [illegible] بہت [illegible]

الکتاب الملفوظ [illegible] کلام

[illegible] القطب الربانی الغوث الصمدانی

[illegible] القادر الجیلانی [illegible]

[illegible] اوراق [illegible] بہت [illegible] مصر [illegible] طبع ہوئی [illegible] بغداد [illegible] سرہ [illegible] حضرت شیخ [illegible] تعالٰی عنہ [illegible] ہمراہ لائے ہے۔


احسن مواعظ نمایاں تحریر آہ ❁ کلام الملوک ملوک الکلام

کتاب ملفوظ کبیر مجموعۂ مواعظ حسنہ حضور غوث اعظم
قطب کرم سیف اللہ المسلول جناب غوث صمدانی
حضرت شیخ سید میران محی الدین ابو محمد
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا

معہ ترجمۂ
اردو
مسمّٰی بہ

سیفِ دستگیر رضہ

جو
بحکم حضرت صاحبزادہ والاقدر جناب سید قادر بادشاہ صاحب رزاقی قادری بیٹنی دکنی دامت برکاتہم

حقیر اثیم سگِ بارگاہِ قادری عبد النبی محمد ابراہیم قادری بدایونی ابن حضرت مجید
علامۂ اوحد حامیِ ملت ماحیِ بدعت جناب مولانا عبد الرسول محب احمد صاحب بدایونی قدس سرہ
نزیلِ بمبئی مسجد بکر قصابان بمبئی غفر لہ ولوالدیہ نے ترتیب دیا ❁
وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَعَلَیْہِ نَتَوَکَّلُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ

❁ نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم ❁❁❁ زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی ❁
غوثِ اعظم شاہ جیلاں المدد ❁ قطبِ کرم میر میراں المدد ❁❁ گشتہ ام غرق بلاؤ معصیت ❁ شیخ عالم پیر پیراں المدد

محمد ابراہیم قادری بدایونی غفر لہ
ماہِ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۹ الہجریۃ النبویۃ

جلد طبع ۱۱۰۰   بار اول

(مبسملاً وحامداً ومصلیاً)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام معبود برحق کے جو کہ عام و خاص رحمت و مہربانی کا مالک ہے

نسب سید اولیاء اللہ عزّ وجلّ الشیخ ابی محمد محی الملۃ والشریعۃ

نسب نامہ سردار اولیاء اللہ عزّ وجلّ شیخ ابو محمد زندہ کرنے والے مذہب و شریعت

والطریقۃ والحقیقۃ والدین السید عبد القادر رضی اللہ عنہ

اور طریقت و حقیقت اور دین کا جنکا نام سید عبد القادر ہے اللہ اون سے راضی ہو علیہ

وارضاہ عنا ولا حرمنا من برکاتہ بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبد اللہ

اور ہم سے اون کو راضی کردے۔ اور ہمکو اونکی برکتون سے محروم نہ کرے صاحبزادے ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کے وہ صاحبزادے

جیلی بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الثانی بن عبد اللہ الثانی

عبد اللہ جیلی کے وہ صاحبزادے یحییٰ زاہد کے وہ صاحبزادے محمد کے وہ صاحبزادے داؤد کے وہ صاحبزادے موسیٰ ثانی کے وہ صاحبزادے عبد اللہ ثانی کے

بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ المحض بن الحسن المثنی بن الحسن بن علی ابن ابی

وہ صاحبزادے موسیٰ جون کے وہ صاحبزادے عبد اللہ محض کے وہ صاحبزادے حسن مثنیٰ کے وہ صاحبزادے امام حسن کے وہ صاحبزادے حضرت

طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم ۔ ۲ؔ

علی ابن ابی طالب کے۔ کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم۔

؎۱ آپ کی ولادت شریف آخر شعبان ۴۷۱ھ ہجری میں واقع ہوئی جو لفظ عاشق سے ہویدا ہے اکیانوے

برس کی عمر شریف ہوئی جو لفظ کامل سے ظاہر ہے ۔ ماہ ربیع الثانی شریف ۵۶۲ھ میں وفات پائی۔
مادۂ تاریخ وصال معشوق الٰہی ہے۔ مترجم قادری غفرلہٗ ۔ ؎۲ یہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا
سلسلۂ نسبی ہے اور آپ کا سلسلہ حسبی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ ثانیہ بنت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہما کے ذریعہ سے حسینی ہے
پس آپ نسباً و حسباً حسنی حسینی ہیں فاطمہ بنت ابو عبد اللہ صومعی بن ابو جمال ابن سید محمد ابن سید ابو محمود ابن سید
طاہر ابن ابو عطا ابن سید عبد اللہ ابن سید ابو کمال ابن سید عیسیٰ ابن ابو علاء الدین ابن سید محمد ابن سید علی
عریضی ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
قادری غفرلہٗ

قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ مُحْيِي الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَاَكْرَمَنَا

حضور غوث اعظم شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا ولا کرمنا

مِنْ بَرَكَاتِهٖ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ ثَالِثَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

من برکاتہ نے بوقت صبح اتوار کے دن تیسری شوال ۵۴۵ ہجری کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا ۔

اَلْاِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ نُزُوْلِ الْاَقْدَارِ مَوْتُ الدِّيْنِ مَوْتُ التَّوْحِيْدِ مَوْتُ التَّوَكُّلِ وَالْاِخْلَاصِ وَ

اعتراض کرنا بندہ کا حق تعالی پر جو عزت و جلال والا ہے امور تقدیریہ کے نازل ہونیکے وقت (خواہ وہ امر خیر ہو یا شر) دین و توحید (خدا کا ایک جاننا) و توکل بھروسہ و اخلاص

وَالْيَقِيْنِ وَالرُّوْحِ اَلْمُؤْمِنُ لَا يَعْرِفُ لِمَ وَكَيْفَ بَلْ يَقُوْلُ بَلٰى اَلنَّفْسُ كُلُّهَا مُخَالَفَةٌ مُنَازَعَةٌ فَمَنْ اَرَادَ صَلَاحَهَا

یقین و روح کی موت ہے۔ بندہ مومن چون و چرا کیوں اور کس واسطے نہیں جانتا بلکہ وہ فرمان کہتا ہے اور سر تسلیم جھکا دیتا ہے نفس کلیۃً مخالفت کرنیوالا جھگڑالو

فَلْيُجَاهِدْهَا حَتّٰى يَزُوْلَ شَرُّهَا كُلُّهَا شَرٌّ فِيْ شَرٍّ فَاِذَا جُوْهِدَتْ وَاطْمَاَنَّتْ صَارَتْ كُلُّهَا

پس وہ نفس سے جہاد کرے یہانتک کہ نفس کی برائی دور ہو جائے نفس کلیۃً شر ہی شر ہے پس جب وہ مشقت میں ڈالا جائیگا اوسکی مخالفت کیجائیگی اطمینان والا ہو جائیگا

خَيْرًا فِيْ خَيْرٍ تَصِيْرُ مُوَافِقَةً فِيْ جَمِيْعِ الطَّاعَاتِ وَفِيْ تَرْكِ جَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ فَحِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهَا

اور کلیۃً خیر ہی خیر والا ہو کر تمام عبادتوں کے کرنے اور تمام گناہوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنیوالا ہو جائیگا پس ایسے وقت نفس سے کہا جاتا

يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ يَصِحُّ لَهَا تَوَكُّلُهَا وَيَزُوْلُ عَنْهَا شَكُّهَا وَلَا

اےتیہا اے اطمینان والے نفس اپنے پروردگار حقیقی کی طرف رجوع کر الآیۃ ۔ اور نفس کا توکل بھروسہ صحیح ہو جاتا ہے ۔ اور اوس سے شک و شبہ زائل

تَتَعَلَّقُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ بِضُرٍّ تَشَبُّهًا مِنْ اَبِيْهَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ خَرَجَ عَنْ نَفْسِهٖ

ہو جاتا ہے اور وہ کسی طرح مخلوقات سے ضرر کے ساتھ یا بحالت ضرر و مصیبت لگاؤ تعلق نہیں رکھتا بسبب مشابہت کے اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے

وَبَقِيَ رُوْحًا عِنْدَ الْمَوْلٰى وَقَلْبُهٗ سَاكِنٌ وَجَاءَهٗ اَنْوَاعٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَعَرَضُوْا اَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِ فِيْ مُعَاوَنَتِهٖ

اور روحاً نزدیک مولی تعالے کے باقی تھے۔ اور آپکا قلب منور سکون والا تھا آپکے پاس وقت امتحان دبلا قسم قسم کے مخلوقات آئے اور سب نے آپکی مدد

وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اُرِيْدُ مَعُوْنَتَكُمْ عِلْمُهٗ بِحَالِيْ يُغْنِيْنِيْ عَنْ سُؤَالِيْ لَمَّا صَحَّ تَسْلِيْمُهٗ وَتَوَكُّلُهٗ قِيْلَ لِلنَّارِ كُوْنِيْ

کیلئے اپنے نفوس کو آپ پر پیش کیا آپ توکلاً برضاء الہی یہی فرماتے رہے میں تم سے مدد لینا نہیں چاہتا میری حالت کا علم میرے مالک کو ہے مجھے سوال و استمداد سے

بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مَعُوْنَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلصَّابِرِ مَعَهٗ فِي الدُّنْيَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ

بے پرواکر رہا ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کا توکل و تسلیم برضاء الہی درست ہوا نار غرود سے (جسمیں آپ کو ڈالا گیا تھا) کہدیا گیا یا نار کونی الآیہ ۔

يُعْطِيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اللہ تعالی کی ہر مصیبت پر صبر کرنیوالوں کیلیئے دنیا میں بغیر حساب ہے اوسکا شمار نہیں اور اللہ تعالے صابرون کو آخرۃ میں بے تعداد اجر دیگا اللہ تعالے نے فرمایا انما یوفی الآیۃ

لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ شَيْءٌ بِعَيْنِهٖ مَا تَتَحَمَّلُ الْمُتَحَمِّلُوْنَ مِنْ اَجْلِهٖ تَعَالٰى اِصْبِرُوْا مَعَهٗ سَاعَةً

اللہ تعالی پر کوئی چیز مخفی نہیں سب اوسکے پیش نظر ہے جو کچھ اوسکے واسطے برداشت کرنیوالے برداشت کرتے ہیں وہ سب کچھ اوسپر ظاہر ہے تم اوسکے ساتھ تھوڑی

وَقَدْ رَاَيْتُمْ لُطْفَهٗ وَاِنْعَامَهٗ سِنِيْنَ اَلشَّجَاعَةُ صَبْرُ سَاعَةٍ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

مصیبت پر ایک ساعت صبر کرو۔ بتحقیق تم نے اوسکے لطف و انعام کو برسوں دیکھا ہے۔ بہادری حقیقۃً یہی صبر ایک ساعت کا ہے۔ بیشک اللہ تعالی مدد اور
فتح کے ساتھ صابر لوگون کا ساتھ ہے۔

بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ اِصْبِرُوْا مَعَهٗ وَانْتَبِهُوْا لَهٗ وَلَا تَغْفَلُوْا عَنْهُ لَا يَكُوْنُ اِنْتِبَاهُكُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَا

تم اللہ کے ساتھ صبر کرو اور اوسکے واسطے خبردار و ہوشیار ہو جاؤ اور اوس سے غفلت نہ کرو۔ تمہاری بیداری و ہوشیاری موت کے بعد ہو کیونکہ اوس

يَنْفَعُكُمُ الْاِنْتِبَاهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِنْتَبِهُوْا لَهٗ قَبْلَ لِقَائِهٖ تَنْتَبِهُوْا قَبْلَ اَنْ تُنَبَّهُوْا اَبَدًا اَكْرَهَكُمْ

وقت کی بیداری سے فائدہ ہوگی نفع نہ دیگی تم اوسکے ملنے سے پہلے اوسکے لئے بیدار ہو جاؤ۔ اس سے پہلے کہ تم مجبورًا بلا اپنے ارادہ و قصد کے بیدار کئے جاؤ
بیدار ہو جاؤ۔

فَتَنْدَمُوْا وَقْتًا لَا يَنْفَعُكُمُ النَّدَمُ وَاَصْلِحُوْا قُلُوْبَكُمْ فَاِنَّهَا اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ لَكُمْ سَائِرُ

پس تمہارا ایسے وقت نادم و پشیمان ہونا نفع نہ دیگا سو چو اور اپنے دلوں قلبوں کی درستی کر لو۔ بتحقیق جب تمہارے قلب درست ہو جائینگے

اَحْوَالِكُمْ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةٌ اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ لَهَا

تمہاری تمام حالتیں درست ہو جائینگی اور اسی واسطے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا کہ بنی آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے

سَائِرُ جَسَدِهٖ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا سَائِرُ جَسَدِهٖ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ بِالتَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ

تو اوسکی وجہ سے تمام بدن صالح و درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے اوسکی وجہ سے تمام بدن خراب و فاسد ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ

عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّوْحِيْدِ لَهٗ وَالْاِخْلَاصِ فِي الْاَعْمَالِ وَفَسَادُهٗ بِعَدَمِ ذٰلِكَ اَلْقَلْبُ طَائِرٌ فِيْ قَفَصِ الْبِنْيَةِ كَدُرَّةٍ

وہ مضغہ گوشت دل ہے قلب کی درستی و آراستگی اللہ عز و جل پر تقوی (پرہیزگاری خوف) اور توکل اور اقرار وحدانیت اور اخلاص فی العمل کے ساتھ ہے
(ہر عمل خدا کے واسطے ہی ہو ریا سے دور) اور اوسکی خرابی ان امور کے نہ ہونے سے ہے۔ قلب بدن کے پنجرہ میں ایک پرندہ ہے جیسے موتی

فِيْ حُقَّةٍ كَمَالٍ فِيْ خِزَانَةٍ فَالْاِعْتِبَارُ بِالطَّائِرِ لَا بِالْقَفَصِ بِالدُّرَّةِ لَا بِالْحُقَّةِ بِالْمَالِ لَا بِالْخِزَانَةِ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْ

ڈبیہ میں جیسے مال خزانہ میں پس اعتبار ساتھ پرندہ کے ہے نہ پنجرہ کے ساتھ موتی کے ہے نہ ڈبیہ کے ساتھ مال کے ہے نہ خزانے کے۔ اے اللہ تعالی ہمارے

جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاشْغَلْنَا طُوْلَ حَيَاتِنَا فِيْ لَيْلِنَا وَنَهَارِنَا بِمُرَاقَبَتِكَ

تمام اعضا کو اپنی طاعت و عبادت میں مشغول کر دے اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے ساتھ منور کر اور ہمیں زندگی بھر رات دن اپنے مراقبہ میں مشغول
اور لگا ہوا رکھ

وَاَلْحِقْنَا بِالَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَارْزُقْنَا كَمَا رَزَقْتَهُمْ وَكُنْ لَنَا كَمَا كُنْتَ لَهُمْ آمین -

اور اون نیک بندوں کے ساتھ ہمکو ملا جو ہم سے پہلے گزر گئے۔ اور ہمکو ویسا ہی رزق و حصہ دے جیسا اون کو دیا اور ہمارے واسطے تو ویسا ہی ہو جیسا کہ تو اون کا ہو گیا تھا۔ آمین

يَا قَوْمِ كُوْنُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصَّالِحُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ يَكُوْنَ

اے میری جماعت ہو جاؤ تم اللہ عز و جل کیلئے ویسے ہی بنجاؤ جیسے پہلے صالح بندہ خدا کے تھے تاکہ خدا بھی تمہارے لئے ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ
اون کے لئے ہو گیا تھا اگر تم یہ چاہتے ہو

الحق عزوجل لكم فاشتغلوا بطاعته والصبر معه والرضا بافعاله فيكم وفي غيركم

کہ حق تعالیٰ عزوجل تمہارا ہو جائے پس تم اوسکی طاعت میں مشغول رہو اور اوسکی بلا پر صابر بنو اور اپنے اور اپنے غیر کے تمام فعلوں میں راضی برضاء الٰہی رہو

القوم زهدوا في الدنيا واخذوا اقسامهم منها بيد التقوى والورع ثم طلبوا الآخرة

جماعت والوں نے جو ولی اللہ تھے دنیا میں بے رغبتی کی اور اپنے حصے دنیا سے تقویٰ اور ورع پرہیزگاری کے ہاتھوں سے لئے پھر آخرت کو طلب کیا

وعملوا لها عصوا نفوسهم واطاعوا ربهم عزوجل وعظوا نفوسهم ثم وعظوا

اور اوس کیلئے عمل کئے اپنے نفسوں کی نافرمانی کی اور اپنے رب عزوجل کی طاعت کی اولا اونھوں نے اپنے نفسوں کو نصیحت کی پھر غیروں کے

نفوس غيرهم يا غلام عظ نفسك قبل ثم عظ نفس غيرك عليك بخويصة نفسك

نفوس کو نصیحت فرمائی۔ اے غلام صاحبزادہ پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر غیر کے نفس کو نصیحت کر اپنے نفس کو خصوصیت کے ساتھ لازم

لا تتعد الى غيرك وقد بقي عندك بقية تحتاج الى اصلاحها ويحك انت تغرق كيف تخلص غيرك

پکڑ اوسکی اصلاح کر تو غیر کی طرف متوجہ نہ ہو جبتک کہ تیرے پاس کوئی ایسی شے باقی ہو جسکی اصلاح کی تجھے خود حاجت ہو۔ تجھ پر افسوس کہ تو خود ڈوب رہا ہے دوسرے کو کیسے بچائے گا۔

انت اعمى كيف تقود غيرك انما يقود الناس البصير انما يخلصهم من البحر

تو خود نابینا ہے دوسرے کی کیا رہنمائی کرے گا اوسکا کیا قائد بنیگا۔ بینا ہی آدمیوں کا قائد رہنما بن سکتا ہے اون کو دریا سے وہی

السابح المحمود انما يرد الناس الى الله عزوجل من عرفه اما من جهله كيف يدل

بچا سکتا ہے جو اچھا تیرنے والا ہو۔ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف وہی لوٹا سکتا ہے جو خود اللہ کو پہچانتا ہو۔ لیکن جو کہ اللہ سے

عليه لا كلام لك حتى تعرف الله عزوجل وتحبه وتعمل له لا لغيره وتخاف منه

خود جاہل ہو وہ غیر کو اوسکی جانب کیسے رہنمائی کر سکتا ہے۔ تیرے لئے کلام و وعظ جائز نہیں جبتک تو خدا کو نہ پہچانے اور اوسکو دوست رکھے اور تیرا ہر عمل اوسی کے لئے ہو نہ غیر خدا کیلئے اور تو اوسی سے ڈرے

لا من غيره هذا بالقلب يكون لا بلقلقة اللسان هذا في الخلوة لا في الجلوة اذا

نہ اوسکے غیر سے کلام و وعظ قلب سے ہوتا ہے نہ سخت آواز و تیزی زبان سے یہ خلوت تنہائی میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں ظاہری

كان التوحيد باب الدار والشرك داخل الدار فهو النفاق بعينه ويحك

طور سے جبکہ توحید گھر کے دروازہ پر ہو اور شرک گھر کے اندر پس یہ سراسر نفاق ہی ہے۔ افسوس

انت لسانك يتقي وقلبك يفجر لسانك يشكر وقلبك يعترض قال الله عزوجل

تیرے اوپر کہ تیری زبان اظہار تقویٰ کرتی ہے اور تیرا دل فسق و فجور کرتا ہے (یعنی گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے) تیری زبان شکر کرتی ہے اور تیرا دل اعتراض کرتا ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

يا ابن آدم خيري اليك نازل وشرك الي صاعد ويحك تدعي انك عبده

اے بیٹے آدم (علیہ السلام) کے میری نعمت بھلائی تیری طرف اوترنیوالی ہے اور تیری برائی میری طرف چڑھنے والی۔ تیری اوپر افسوس کہ تو

عَبْدُهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَتُطِيعُ عَدُوَّهُ لَوْ أَنَّكَ عَبْدُهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ لَعَادَيْتَ فِيهِ وَ

خدا کے حقیقی بندہ ہونے کا تو دعویٰ کرتا ہے اور اوسکے دشمن کی اطاعت کرتا ہے۔ اگر تو حقیقۃً اوسکا بندہ ہوتا تو تیری دشمنی

وَالَيْتَ وَالْمُؤْمِنُ الْمُوقِنُ لَا يُطِيعُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَهَوَاهُ لَا يَعْرِفُ الشَّيْطَانَ حَتَّى

اور دوستی اوسی کے لیے ہوتی (اوسکا دشمن دشمن ہوتا دوست دوست) حقیقی ایماندار اپنے نفس اور اپنے شیطان اور اپنی خواہشات نفسانیہ کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ شیطان کو جانتا پہچانتا ہی نہیں جو

يُطِيعَهُ لَا يُبَالِي بِالدُّنْيَا حَتَّى يَذِلَّ لَهَا بَلْ يُهِينُهَا وَيَطْلُبُ الْأُخْرَى فَإِذَا

اوسکی پیروی کرے۔ وہ دنیا کی پرواہی نہیں کرتا جو اوسکے سامنے جھکے ذلیل ہو بلکہ وہ تو دنیا کو ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور آخرت کو طلب کرتا کہ

حَصَلَتْ لَهُ تَرَكَهَا وَاتَّصَلَ بِمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ تَخْلُصُ عِبَادَتُهُ لَهُ فِي جَمِيعِ أَوْقَاتِهِ أَسْمَعُ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ

پس جب آخرت اوسکو حاصل ہو جاتی ہے اوسکو بھی چھوڑ دیتا ہے اور اپنے مولاء عز و جل سے متصل ہو جاتا ہے۔ اوس مومن کی عبادت تمام اوقات میں خدا ہی کیلیے خالص ہو جاتی ہے۔ ایا (تو نے) سنا قول اللہ عز و جل کا وما امروا الآیۃ

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ دَعْ عَنْكَ الشِّرْكَ بِالْحَقِّ وَوَحِّدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ

اور نہ حکم دیے گئے وہ مگر تا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص دینی عبادت یکجہت ہو کر مخلصین لہ الدین بنکر۔ تو شرک کو چھوڑ دے اور حق تعالیٰ

هُوَ خَالِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعِهَا وَبِيَدِهِ الْأَشْيَاءُ جَمِيعُهَا يَا طَالِبَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا أَنْتَ عَاقِلٌ هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ

عز و جل کو ایک جان (کیونکہ یہی اصل توحید ہے) وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اوسی کے قبضہ و ید قدرت میں تمام چیزیں ہیں۔ اے غیر خدا سے چیزوں کے طلب کرنیوالے تو عاقل نہیں ہے ایا کوئی چیز ایسی ہے جو

فِي خَزَائِنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ يَا غُلَامُ نَمْ تَحْتَ مِيزَابِ الْقَدَرِ

اللہ عز و جل کے خزانوں میں نہیں ہے اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا وان من شیء الآیۃ۔ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر ہمارے نزدیک اوسکے خزانہ ہیں۔ اے غلام اے صاحبزادے میرے تقدیر کے پرنالہ کے نیچے

مُتَوَسِّدًا بِالصَّبْرِ مُتَقَلِّدًا بِالْمُوَافَقَةِ عَانِقًا بِانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَإِذَا كُنْتَ هٰكَذَا صَبَّ عَلَيْكَ الْمُقَدِّرُ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنَّتِهِ

صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا ہار (ڈال کر) پناہ مانگتا ہوا کشادگی و راحت کے انتظار میں سو جا پس جب تیری یہ حالت ہو جائیگی مالک تقدیر تیرے اوپر اپنے فضل و احسانات سے ایسی بارش برسائے گا

مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَمَنَّاهُ يَا قَوْمُ وَافِقُوا الْقَدَرَ وَاقْبَلُوا مِنْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمُجْتَهِدِ فِي مُوَافَقَةِ

جسکی طلب و آرزو کو بھی تو اچھی طرح سے نہیں جانتا (جو طلب کرے) اے جماعت والوں تقدیر کی موافقت کرو راضی برضا رہو۔ اور شیخ عبد القادر (رضی اللہ عنہ)

الْقَدَرِ مُوَافَقَتِي لِلْقَدَرِ يُقَدِّمُنِي إِلَى الْقَادِرِ يَا قَوْمُ تَعَالَوْا نَذِلُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِقَدَرِهِ وَفِعْلِهِ وَنُطَأْطِئُ

کے کلام کو قبول کرو جو کہ تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے میری تقدیر کے ساتھ موافقت ہی مجھ کو قادر مطلق کی طرف آگے بڑھا رہی ہے۔ اے اہل جماعت آؤ سر جھکائیں ہم سب اللہ عز و جل اور اوس کی تقدیر و فعل کی طرف جھکیں اور

رُءُوسَ ظَوَاهِرِنَا وَبَوَاطِنِنَا نُوَافِقُ الْقَدَرَ وَنَمْشِي فِي رِكَابِهِ لِأَنَّهُ رَسُولُ الْمَلِكِ فَكَرَامَتُهُ لِأَجْلِ مُرْسِلِهِ فَإِذَا

اپنے ظاہری و باطنی سروں کو اوسکی طرف جھکا دیں۔ تقدیر کی موافقت کریں اور اوسکی ہمرکابی میں چلیں کیونکہ وہ بادشاہ کی طرف سے قاصد ہے پس تقدیر کی عزت و بزرگی اوس کے بھیجنے والے کی وجہ سے ہے

فَعَلْنَا ذٰلِكَ مَعَهُ حَمَلَنَا فِي صُحْبَتِهِ إِلَى الْقَادِرِ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُنَاكَ الشُّرْبُ مِنْ بَحْرِ عِلْمِهِ وَ

پس جب ہم اوس کے ساتھ ایسا کریں گے وہ ہمکو اپنے ساتھ قادر مطلق تک لیجائیگی اوس جگہ اللہ ہی کی حقیقی ولایت و سلطنت ہے۔ اب تیرے

الاکل من سماط فضله والاستیناس بانسه والتنعم برحمته هذا الاحاد افراد دون کل الفرادی

لئے دریائے علم الٰہی سے سیراب ہونا اور اوس کے خوان فضل سے کھانا اور اوسکی صحبت سے آرام حاصل کرنا اور اوسکی رحمت مین چھپ جانا خوشگوار و مبارک ہوگا۔ یہ مرتبہ تمام کنبون اور قبیلون جماعت کے لاکھون

واحد من جمیع العشائر والقبائل یا غلام علیک بالتقوی علیک بحدود الشرع والمخاصمة للنفس

افراد سے کسی کسی کو ہی نصیب ہوتا ہے اے غلام تو لپنے اوپر تقویٰ حدود شرعی کی پیروی نفس و خواہشات اور برے ہمنشینون کی دشمنی

والهوی والشیطان واقران السوء المؤمن لایزال فی جهادها ولا ینکشف راسه عن الخود

لازم پکڑ مسلمان ہمیشہ نفس کے جہاد مین رہتا ہے۔ اور اپنا سر خود سے نہین کھولتا۔ (ہمیشہ تیار رہتا ہے)

لا یتغمد سیفه لا یتعری ظهر فرسه علی قربوس سرجه ینام نوم القوم غلبة اکلهم

نہ اپنی تلوار میان مین رکھتا ہے نہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ ننگی کرتا ہے اپنی زین کی لکڑی پر سوتا ہے۔ اس قوم کا سونا غلبہ حال سے

فاقة کلامهم ضرورة الخرس دابهم وانما قدر بهم ینطقهم فعل الله ینطقهم ویحرک

انکا طعام فاقہ ہی انکا کلام ضرورۃً ہی اونکا طریقہ گونگا پن ہے۔ اون کو تقدیر ربی اور فعل الٰہی ہی گویا کرتا ہے اور وہ دنیا مین اون کی

منطقهم فی الدنیا کما ینطق الجوارح غدا یوم القیمة ینطقهم الله عز وجل الذی ینطق

گویائی کو ویسی ہی حرکت دیتا ہے جیسے اعضا کو کل قیامت کے دن گویائی دیگا۔ ان کو وہی اللہ عز وجل جو ہر بولنے والے کو گویائی

کل ناطق ینطقهم کما ینطق الجماد یهیئ لهم اسباب النطق فینطقون اذا

دیتا ہے گویائی دیتا ہے جیسے وہ پتھرون وغیرہ جمادات کو گویا کر دیتا ہے انکو بھی طاقت گویائی بخشتا ہے گویائی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے

اراد هم الامر هیاهم له اراد ان یبلغ الخلق النذارة والبشارة لارتکاب الحجة علیهم فانطق

پس یہ بولنے لگتے ہین جب اون سے کوئی کام لینا چاہتا ہے پس اللہ تعالےٰ اون کو اوسکے واسطے تیار کر دیتا ہے۔ ارادۂ الٰہی ہوا کہ مخلوق کو خوشخبری و خوف و ہدایت کی اونپر حجت قائم کرنے کے لئے تبلیغ ہو

الانبیاء والمرسلین فلما قبضهم الیه اقام العلماء العمال بعلمهم فنطقهم

پس نبی اور رسولون کو (علیہم السلام) گویائی دیدی اونھون نے تبلیغ فرمائی جب اونکو وفات دی اون کا نیابتہً علماء عاملین کو قائم مقام کیا

بما یصلح الخلق نیابة عنهم قال النبی صلی الله علیه وسلم العلماء ورثة الانبیاء

پس اونکو ایسی گویائی دی جس سے مخلوق کی اصلاح ہوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم انبیا کے وارث ہین علیہم السلام

یا قوم اشکروا الله عز وجل علی نعمه وانظروها منه فانه قال وما بکم من نعمة فمن الله

اے اہل جماعت تم اللہ عز و جل کی نعمتون پر شکر کرو اور نعمتون کو اوسی کا عطیہ سمجھو پس بہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اور جو کچھ تمہارے

این الشکر منکم یا متقلبین فی نعمه یا من یری نعمه من غیره تارة یرون نعمه

پاس نعمت ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے الآیہ۔ ای خدا کی نعمتون مین تصرف کرنیوالو تم سے اون کا شکر کہان ہے۔ ای خدا کی نعمتون کو غیر کی طرف سے خیال کرنیوالو کبھی تم اوس کو غیر خدا کی طرف سے خیال کرتے ہو

مِنْ غَيْرِهِ وَتَارَةً تَسْتَقِلُّونَهَا وَتَنْظُرُونَ اِلٰى مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ وَتَارَةً تَسْتَعِيْنُوْنَ بِهَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ

اور کبھی تم اون کو قلیل سمجھکر اون چیزون کا انتظار کرتے ہو جو تمہارے پاس موجود نہین ہین ۔ اور کبھی تم اوسکی نعمتون سے اوسکے گناہون پر مدد لیتے ہو

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ فِيْ خَلْوَتِكَ اِلٰى وَرَعٍ يُخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَمُرَاقَبَةٍ تُذَكِّرُكَ نَظَرَ

اے غلام تو اپنی خلوت مین ایسے تقوے پرہیزگاری کا محتاج ہے کہ وہ تجھ کو گناہون اور لغزشون سے نکالدے اور ایسے مراقبہ کا ضرورتمند

الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْكَ اَنْتَ مُحْتَاجٌ مُضْطَرٌّ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا مَعَكَ فِيْ خَلْوَتِكَ ثُمَّ

کہ وہ تجھ کو خدا کی شفقت و توجہ کو جو تیری طرف ہے یاد دلائے ۔ تو محتاج و مضطر ہے اس بات کا کہ وہ تیری خلوت مین تیرا ساتھی ہو ۔ پھر تو

تَحْتَاجُ اِلٰى مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالشَّيَاطِيْنِ خَرَابُ مُعْظَمِ النَّاسِ مَعَ الزَّلَّاتِ وَخَرَابُ

مقابلۂ نفس و خواہشات و شیاطین کی طرف محتاج ہے کہ تو اون کو زیر کرسکے بڑے آدمیون کی خرابی و ہلاکت ساتھ لغزشون کے ہے اور

الزُّهَّادِ مَعَ الشَّهَوَاتِ وَخَرَابُ الْاَبْدَالِ مَعَ الْفِكْرِ وَالْخَوَاطِرِ فِي الْخَلَوَاتِ وَخَرَابُ الصِّدِّيْقِيْنَ فِي

زاہدون کی خرابی خواہشات نفسانیہ کے ساتھ ٹھہرنے مین ہے اور ابدال کی ہلاکت و خرابی خلوتون مین ساتھ فکر و خطرات کے ہی اور خرابی صدیقین کی

اللَّحَظَاتِ شُغْلُهُمْ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ لِاَنَّهُمْ نِيَامٌ عَلٰى بَابِ الْمَلِكِ هُمْ قِيَامٌ فِيْ مَقَامِ الدَّعْوَةِ لِلْقُلُوْبِ

ادھر ادھر نگاہ کرنے مین ہے ۔ انکی مشغولی انکا کام تو اپنے قلوب کی حفاظت ہے وہ تو بادشاہ کے دروازے پر سونیوالے ہین ۔ وہ قلوب کو معرفت

اِلٰى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزَالُوْنَ يَدْعُوْنَ الْقُلُوْبَ يَقُوْلُوْنَ يَا اَيَّتُهَا الْقُلُوْبُ يَا اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ

حق عز وجل کی طرف پکارنے کی جگہ مین کھڑے ہونے والے ہین وہ ہمیشہ قلوب کو دعوت دیتے رہتے ہین پکارتے رہتے ہین کہتے رہتے ہین اے قلبون اے روحو

يَا اِنْسُ وَيَا جِنُّ يَا مُرِيْدِيْنَ الْمَلِكَ هَلُمُّوْا اِلٰى بَابِ الْمَلِكِ اِسْعَوْا اِلَيْهِ بِاَقْدَامِ قُلُوْبِكُمْ

اے آدمیون اے جنون اے بادشاہ کے ارادہ کرنیوالون حقیقی بادشاہ و مالک کے دروازہ کی طرف آؤ تم اوسکی طرف اپنے قلبون کے

بِاَقْدَامِ تَقْوَاكُمْ وَتَوْحِيْدِكُمْ وَمَعْرِفَتِكُمْ وَوَرَعِكُمُ السَّامِيْ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قدمون اور تقوی و توحید و معرفت کے قدمون سے بڑھو اور اپنے اعلے پرہیزگاری اور دنیا و آخرت مین زہد اور ترک ماسوی اللہ

وَفِيْمَا سِوَى الْمَوْلٰى هٰذَا شُغْلُ الْقَوْمِ هِمَمُهُمْ اِصْلَاحُ الْخَلْقِ هِمَمُهُمْ تَعُمُّ السَّمَاءَ وَ

کے قدمون سے دوڑو ۔ یہ ان جماعتون کا مشغلہ ہے ۔ انکی ہمتین خلق کی اصلاح ہے انکی ہمتین آسمان و زمین کو

الْاَرْضَ مِنَ الْعَرْشِ اِلٰى تَحْتِ الْهَوٰى يَا غُلَامُ دَعْ عَنْكَ النَّفْسَ وَالْهَوٰى كُنْ اَرْضًا تَحْتَ

عرش عظیم سے لیکر زیر زمین تک کو شامل ہین ۔ اے غلام تو اپنے نفس و خواہشات سے علیحدہ ہوجا اور قوم والون کے قدمون کے

اَقْدَامِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ تُرَابًا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

نیچے کی مٹی و زمین بنجا ان کے سامنے خاک بنجا اوسی مین کمال ہے ۔ حق تعالی عز وجل زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے ۔

وَاَخْرَجَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَبَوَيْهِ الْمَوْتٰى بِالْكُفْرِ اَلْمُؤْمِنُ حَيٌّ وَالْكَافِرُ مَيِّتٌ

اور نکالے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو بہ سبب کفر کے مُردہ تھے۔ مومن زندہ ہے اور کافر مُردہ

اَلْمُوَحِّدُ حَيٌّ وَالْمُشْرِكُ مَيِّتٌ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ بَعْضِ كَلَامِهٖ اَوَّلُ مَنْ مَّاتَ

وحدانیت کا اقرار کرنیوالا زندہ ہے اور شرک کرنے والا مردہ۔ اسی معنے کر اللہ عزوجل نے اپنے بعض کلام میں فرمایا۔ میری مخلوقات سے

مِنْ خَلْقِيْ اِبْلِيْسُ يَعْنِيْ عَصَانِيْ فَمَاتَ بِالْمَعْصِيَةِ هٰذَا اٰخِرُ الزَّمَانِ قَدْ ظَهَرَ سُوْقُ النِّفَاقِ

پہلا مرنیوالا ابلیس لعین ہے یعنی اوسنے میری نافرمانی کی پس بوجہ معصیت مردہ ہوگیا مرگیا (یعنی گناہ کرنا ہی موت ہے) یہ آخری زمانہ ہے نفاق اور

وَسُوْقُ الْكَذِبِ لَا تَقْعُدُوْا مَعَ الْمُنَافِقِيْنَ الْكَذَّابِيْنَ الدَّجَّالِيْنَ وَيْحَكَ نَفْسُكَ

جھوٹ کا بازار گرم ہوگیا ہے۔ تم منافقوں جھوٹوں دجالوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ تجھ پر افسوس ہے تیرا نفس

مُنَافِقَةٌ كَاذِبَةٌ كَافِرَةٌ فَاجِرَةٌ مُشْرِكَةٌ كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَهَا خَالِفْهَا وَلَا تُوَافِقْهَا

منافق جھوٹا کفر کرنیوالا فاسق شرک کرنیوالا ہے۔ تو اوسکے ساتھ کیسے بیٹھتا ہے۔ تو اوسکی مخالفت کر اور اوسکی موافقت نہ کر

قَيِّدْهَا وَلَا تُطْلِقْهَا اُسْجُنْهَا وَاَجْرِ عَلَيْهَا حَقَّهَا الَّذِيْ لَابُدَّ لَهَا مِنْهُ اِقْمَعْهَا بِالْمُجَاهَدَاتِ

اوسکو پابزنجیر کردے آزاد نہ چھوڑ نفس کو قید کردے اور اوسپر اوسکا ضروری حق جاری کر نفس کو مجاہدوں کے ساتھ قمع قمع کردے۔

وَاَمَّا الْهَوٰى فَارْكَبْهُ وَلَا تُخَلِّ يَرْكَبُكَ وَالطَّبْعُ فَلَا تَصْحَبْهُ فَاِنَّهٗ طِفْلٌ صَغِيْرٌ لَا

خواہشات نفس پر تو سوار رہ اون کو ایسے حال پر نہ چھوڑ کہ وہ تجھ پر سوار ہوجائیں اور تو طبیعت کا ساتھ نہ دے بہ تحقیق طبیعت چھوٹا سا

عَقْلَ لَهٗ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ صَبِيٍّ صَغِيْرٍ وَتَقْبَلُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ فَهُوَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ اَبِيْكَ

بچہ ہی جسکو عقل نہیں۔ تو چھوٹے بچے سے کیسے علم سیکھ سکتا ہے اور اوس کے قول کو کیسے قبول کرسکتا ہے شیطان تیرے اور تیرے باپ

اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ تَسْكُنُ اِلَيْهِ وَتَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَكَ دَمٌ وَعَدَاوَةٌ قَدِيْمَةٌ

آدم علیہ السلام کا دشمن ہے تو اوسکے ساتھ کیسے سکونت کرتا ہے اور اوس کے کلام کو تو کیسے قبول کرتا ہے حالانکہ اوسکے اور تیرے درمیان خون ہوچکا ہے اور قدیمی دشمنی ہے

لَا تَاْمَنْ اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ قَاتِلُ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ فَاِذَا تَمَكَّنَ مِنْكَ قَتَلَكَ كَمَا قَتَلَهُمَا اِجْعَلْ

اوس کی طرف امن نہ لے بہ تحقیق وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے پس جب تجھ پر قابو پائیگا تجھے بھی مثل تیرے والدین کے قتل کردیگا۔ تو تقوے

التَّقْوٰى سِلَاحَكَ وَالتَّوْحِيْدَ لِلّٰهِ وَالْمُرَاقَبَةَ لَهٗ وَالْوَرَعَ فِي الْخَلَوَاتِ وَالصِّدْقَ وَالْاِسْتِعَانَةَ

کو اپنا ہتھیار بنا اور توحید الٰہی اور مراقبہ اور خلوت گز اور سچائی اور اللہ عزوجل سے مدد چاہنے کو اپنا

بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جُنْدَكَ فَهٰذَا السِّلَاحُ وَهٰذَا الْجُنْدُ هُمُ الَّذِيْنَ يَهْزِمُوْنَهٗ وَيَهْدِمُوْنَهٗ

لشکر بنا۔ پس یہ ہتھیار اور لشکر ایسے ہیں جو شیطان کو شکست دیدینگے اور اوسکی عمارت کو ڈھا دینگے اور اوس کے لشکر کو

ويكسرون جيشه كيف لا يهزمونه والحق معك يا غلام اقرن بين الدنيا و

توڑ دینگے کیونکر یہ شیطان کو ہزیمت وشکست نہ دینگے حالانکہ حق تیرے ساتھ ہے۔ اے غلام دنیا و آخرت کو ملا کر تو ان

الآخرة واجعلهما في موضع واحد وانفرد بمولاك عز وجل عريانا من حيث قلبك

دونوں کو ایک جگہ کر دے اور تو دنیا و آخرت سے خالی ہو کر اپنے مولیٰ عز وجل کے ساتھ تنہائی اختیار کر

بلا دنيا ولا آخرة لا تقبل عليه إلا مجردا عما سواه لا تتقيد بالخلق عن الخالق

اور خلوت گزین بن اللہ تعالیٰ کی طرف بغیر اسکے کہ تو اوسکے ماسوا سے علیحدہ ہو جائے متوجہ نہ ہو۔ خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق میں

اقطع هذه الأسباب واخلع هذه الأرباب فإذا تمكنت فاجعل الدنيا لنفسك

گرفتار نہ ہوجا۔ ان سب سببوں سے قطع تعلق کر لے اور ان سب ارباب کو چھوڑ دے پس جب تو اسپر قدرت پالے پس دنیا کو اپنے نفس کیلئے

والآخرة لقلبك والمولى لسرك يا غلام لا تكن مع النفس ولا مع الهوى ولا مع الدنيا

اور آخرت کو اپنے قلب کیلئے اور مولیٰ تعالیٰ کو اپنے باطن کیلئے اختیار کر لے۔ اے غلام تو نفس اور خواہشات نفسانیہ اور دنیا و

ولا مع الآخرة ولا تتابع سوى الحق عز وجل وقد وقعت بالكنز الذي لا يفنى أبدا

آخرت کا ساتھی مت بن۔ اور سوا حق عز وجل کے کسی کی پیروی و متابعت نہ کر حالانکہ تو نے ایسا خزانہ پالیا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا۔

فحينئذ تجيئك الهداية من الحق عز وجل التي لا ضلال بعدها تب عن

جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے اللہ عز وجل کی طرف سے ایسی ہدایت آئیگی جسکے بعد گمراہی نہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کر

ذنوبك وهرول عنها إلى مولاك عز وجل إذا تبت فليتب ظاهرك وباطنك التوبة

اور گناہوں سے علیحدہ ہو کر اپنے مولیٰ عز وجل کی طرف دوڑ جا جب تو توبہ کرے تو اپنے ظاہر وباطن دونوں سے توبہ کر۔ توبہ

قلب ثياب قلبك قلب رداءه واخلع ثياب المعاصي بالتوبة الخالصة والحياء من

تیرے قلب کے لباس کا پلٹ دینا ہے تو اپنے قلب کی چادر کو پلٹ دے۔ اور گناہوں کے لباس کو خالص توبہ سے اور اللہ عز وجل سے شرما کر

الله عز وجل حقيقة لا مجازا هذا من أعمال القلوب بعد طهارة الجوارح بأعمال

حقیقۃً اوتار دے نہ مجازاً محض زبانی توبہ نہ ہو توبۃ النصوح ہو حقیقی توبہ قلب کے عملوں سے ہے جو اسے پاک کر لینے اعضاء ظاہری کے

الشرع القالب له عمل والقلب له عمل القلب إذا خرج من بين الأسباب والتعلق

ساتھ اعمال شروع کے جو قالب (یعنی بدن) کیلئے بھی ایک عمل ہے اور قلب کیلئے بھی عمل۔ قلب جب سببوں کے میدان سے اور مخلوق

بالخلائق ركب بحر التوكل المعرفة بالله عز وجل والعلم به وترك السبب و

کے ساتھ تعلقات سے نکل جاتا ہے تو توکل اور معرفت کے دریا میں سوار ہوتا ہے اور علم الٰہی کے دریا میں غوطہ زنی کرتا ہے اور سبب کو چھوڑ دیتا ہے

طَلَبَ الْمُسَبِّبَ فَإِذَا تَوَسَّطَ فِي هٰذَا الْبَحْرِ فَهُنَالِكَ يَقُولُ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ

اور مسبب اللہ تعالےٰ کو طلب کرتا ہے۔ جب ایسا شخص اس دریا کے وسط مین پہنچ جاتا ہے پس اوسوقت کہنے لگتا ہے جسنے مجھ پیدا فرمایا

فَيَهْدِيهِ مِنْ سَاحِلٍ إِلَى سَاحِلٍ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ حَتّٰى يَقِفَ عَلَى الْجَادَّةِ الْمُسْتَقِيمَةِ

ہے وہی میری ہدایت رہنمائی کریگا پس ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ کی طرف ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہدایت پاتا ہے۔
یہان تک کہ صراط مستقیم پر جا کر ٹھہر جاتا ہے

فَكُلَّمَا ذَكَرَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَلَّتْ جَادَّتُهُ وَانْكَشَفَ الدَّغَلُ عَنْهَا قَلْبُ

پس جب وہ اپنے رب کا جتنا بھی ذکر کرتا ہے اوسکا راستہ روشن ہوتا جاتا ہے اور اوس راہ کی خرابی گرد وغبار دور ہوتی چلی جاتی ہے

الطَّالِبِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَاتِ وَيُخَلِّفُ الْكُلَّ وَرَاءَهُ فَإِذَا خَافَ فِي بَعْضِ

راستہ صاف کھل جاتا ہے طالب الٰہی کا قلب تمام مسافتون منزلون کو قطع کرتا ہے اور کل ماسوی اللہ کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے پس جب کبھی

الطَّرِيقِ مِنَ الْهَلَاكِ بَرَزَ إِيمَانُهُ فَشَجَّعَهُ فَتَخْمُدُ نِيرَانُ الْوَحْشَةِ وَالْخَوْفِ وَ

اوسکو بعض راہ مین ہلاکت کا خوف ہونے لگتا ہے وہین اوسکا ایمان ظاہر ہوکر اوس طالب حق کو بہادر بنا دیتا ہے پس وحشت و خوف کی

يَأْتِي بَدَلَهَا نُورُ الْأُنْسِ وَالْفَرَحِ بِالْقُرْبِ يَا غُلَامُ إِذَا جَاءَكَ الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ

آگ بجھ جاتی ہے اور اوسکے بدلے مین انس کی روشنی اور قرب الٰہی کی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اے غلام جب تجھ کو کوئی بیماری لاحق ہو پس تو

بِيَدِ الصَّبْرِ وَاسْكُنْ حَتّٰى يَجِيءَ الدَّوَاءُ فَإِذَا جَاءَ الدَّوَاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِيَدِ الشُّكْرِ فَإِذَا

اوس بیماری کا صبر کے ہاتھون سے استقبال کر اور جب تک مولیٰ تعالےٰ کی طرف اوسکی دوا آئے ٹھہرا رہ۔ پس جب دوا آجائے

كُنْتَ عَلٰى هٰذَا الْحَالِ كُنْتَ فِي الْعَيْشِ الْعَاجِلِ الْخَوْفُ مِنَ النَّارِ يَقْطَعُ أَكْبَادَ

تو اوس دوا کا شکر کے ہاتھون سے استقبال کر (کہ مصیبت پر صبر نعمت پر شکر کا حکم ہے) پس جب تو اس حالت پر پہنچ جائے گا تجھے فوری عیش حاصل ہوجائے گا۔ جہنم کی آگ کا خوف مسلمانون کے دلون کو پاش پاش ٹکڑہ ٹکڑہ کر دیتا ہے۔

الْمُؤْمِنِينَ وَيُصَفِّرُ وُجُوهَهُمْ وَيُحْزِنُ قُلُوبَهُمْ فَإِذَا تَمَكَّنَ هٰذَا مِنْهُمْ صَبَّ

اور اون کے چہرون کو زرد کر دیتا ہے اور اون کے دلون کو غمگین بنا دیتا ہے پس جب وہ اس مقام پر قرار پکڑتے ہین یہ
امور اون کے دلون مین بیٹھ جاتے ہین

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهِ وَلُطْفِهِ وَفَتَحَ لَهَا بَابَ الْآخِرَةِ فَيَرَوْنَ مَا مِنْهَا فَإِذَا سَكَنُوا

تو اللہ عزوجل اون کے قلوب پر اپنے رحمت و لطف کے دریا سے پانی برساتا ہے اور اون کے لئے آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے پس وہ اپنے امن و

وَاطْمَأَنُّوا وَارْتَاحُوا قَلِيلًا فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَلَالِ فَقَطَّعَ قُلُوبَهُمْ وَأَسْرَارَهُمْ وَكَثَّرَ خَوْفَهُمْ

امان کی جگہ دیکھ لیتے ہین۔ جب وہ طالب حق سکون پکڑتے ہین اور مطمئن ہو جاتے ہین اور تھوڑی راحت لے لیتے ہین تو رب تعالیٰ اون کے
واسطے جلال کا دروازہ کھولتا ہے پس یہ جلال اون طالبون کے قلوب کو پاش پاش اور اون کے باطن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور پہلے سے

أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِذَا أَتَمَّ لَهُمْ فَتَحَ لَهُمْ بَابَ الْجَمَالِ فَسَكَنُوا وَاطْمَأَنُّوا وَتَنَبَّهُوا وَ

بہت زیادہ اون کے خوف و دہشت کو بڑھا دیتا ہے پھر جب اونکی یہ حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے تب اون کے لئے جمال کا دروازہ کھولتا ہے
پس وہ وہان سکون پکڑتے ہین اور مطمئن ہو جاتے ہین اور ہوشیار ہو جاتے ہین اور

تَبَيَّنُوا تَبَوُّءُ وَادْرَجَاتٍ هِيَ طَبَقَاتٌ شَيْءٌ بَعْدَ شَيْءٍ يَا غُلَامُ لَا يَكُوْنُ هَمُّكَ مَا تَاكُلُ

لوروکے لئے ایسے طبقے درجات ظاہر ہوتے ہیں جنمین وہ قرار پکڑتے ہیں جو یکے بعد دیگرے ہیں۔ اے غلام تیرا ارادہ قصد محض کھانا پینا

وَمَا تَشْرَبُ وَمَا تَلْبَسُ وَمَا تَنْكِحُ وَمَا تَسْكُنُ وَمَا تَجْمَعُ كُلُّ هٰذَا هَمُّ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ فَاَيْنَ

لباس پہننا نکاح شادی کرنا اور ٹھہرنا جمع کرنا ہی نہ ہو کہ یہ کل نفس و طبیعت کے مقاصد ہین۔ پس کہان ہین

هَمُّ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ وَهُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَمُّكَ مَا اَهَمَّكَ فَلْيَكُنْ هَمُّكَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ

مقاصد قلب و باطن جو کہ حق عز و جل کی سچی طلب ہے تیرے مقاصد نے تجھے کسقدر غمگین بنا رکھا ہے تیرا مقصد تو صرف رب عز و جل

وَمَا عِنْدَهُ اَلدُّنْيَا لَهَا بَدَلٌ وَهُوَ الْاٰخِرَةُ وَالْخَلْقُ لَهُمْ بَدَلٌ وَهُوَ الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ

اور وہ چیز جو اوس کے پاس ہے ہونا چاہیے۔ دنیا کے لئے بدل ہے اور وہ آخرت ہے خلق کیلئے عوض و بدل ہے اور وہ خالق عز و جل ہے

كُلَّمَا تَرَكْتَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْعَاجِلِ اَخَذْتَ عِوَضَهُ وَخَيْرًا مِّنْهُ فِي الْاٰجِلِ قَدِّرْ اَنْ

جب تو ان عجلت والی (دنیا) کی چیزون مین سے کسی چیز کو چھوڑ دیگا تو اوسکا عوض و بدل اوس سے بہتر و عمدہ آخرت مین پا لیگا۔ تو یہ گمان اندازہ کر

قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ هٰذَا الْيَوْمُ نَحْسَبُ تَهَيَّأْ لِلْاٰخِرَةِ تَهَدَّفْ لِمَجِيْءِ مَلَكِ الْمَوْتِ۔ اَلدُّنْيَا

کہ تیری عمر مین سے یہی آج کا دن صرف باقی ہے۔ تو آخرت کیلئے مستعد ہو جا ملک الموت کے آنے کے لئے نشانہ بنجا۔ دنیا قوم

طُبَاخَةٌ لِلْقَوْمِ وَالْاٰخِرَةُ مَعْمَرَةٌ لَهُمْ فَاِذَا جَآءَتِ الْغَيْرَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَالَتْ

کیلئے سرجوش دیگ ہے (ذراسی دیر مین ختم ہونیوالی) اور آخرت اونکا آبادی کا گھر پس جب غیرت الٰہی آتی ہے۔ وہ غیرت الٰہی ان لوگون اور

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا وَيُقَامُ التَّكْوِيْنُ مَقَامَ الْاٰخِرَةِ فَلَا يَحْتَاجُوْنَ لَا اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اِلَى الْاٰخِرَةِ

آخرت کے درمیان مین حائل ہو جاتی ہے۔ اور تکوین[1] آخرت کے قائم مقام کر دیجاتی ہے پس اس مقام پر پہنچکر یہ طالبان حق نہ دنیا کے حاجتمند رہتے ہین نہ آخرت کے۔

يَا كَذَّابُ اَنْتَ تُحِبُّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَالَةِ النِّعْمَةِ فَاِذَا جَآءَ الْبَلَآءُ هَرَبْتَ كَاَنْ لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحْبُوْبَكَ

اے کذاب طالب دنیا تو حالت نعمت مین اللہ عز و جل کو دوست سمجھتا ہے اوسکی محبت کا دعوی کرتا ہے پس جب اوسکی طرف سے بلا آتی ہے تو تو ایسا بھاگتا ہے کہ گویا اللہ عز و جل تیرا محبوب ہی نہ تھا

---

[1] غیرت الٰہی اپنے سچے طالب کو آخرت کا طالب بناکر نہین چھوڑتی اوس سے جدا کرکے مقام تکوین مین پہنچا دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی اذا تقرب الي عبدي بالنوافل الحدیث سے ظاہر و باہر ہے اس مرتبہ پر پہنچکر خدائی جلوے اوس پر ظاہر ہونے لگتے ہین کن فیکون کا مرتبہ اون کو حاصل ہو جاتا ہے جو چاہتے ہین اوسکا ظہور ہوتا ہے یہی مرتبہ و مقام تکوین ہے۔ وہ فنا سے گزر کر مقام بقا مین پہنچ جاتا ہے اونکا ہر قول و عمل دوسرا جامہ پہن لیتا ہے۔ ؎
گفتہ او گفتہ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود ۔ اولیا را ہست قدرت از الٰہ ۔ تیر جستہ باز می آرد ز راہ ۔
اسی وجہ سے اون سے طلب و استعانت ندا، و استغاثہ اونکی طلب خداوند جل مجدہ ہی سے طلب و استغاثہ خدا ہی کے حکم کے تحت ہوتی ہے۔ وہ باذن اللہ قادر و مختار ہو جاتے ہین۔ رسل و انبیا ہون علیہم السلام یا اولیا و اصفیا فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَلْبَابِ
قادری بدایونی غفرلہٗ

اِنَّمَا یَتَبَیَّنُ الْعَبْدُ عِنْدَ الْاِخْتِبَارِ اِذَا جَاءَتِ الْبَلَایَا مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْتَ ثَابِتٌ خَالَفْتَ

بندگی عبد ہونے کا اظہار امتحان ہی کے وقت ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلائیں آئیں اور تو اونپر ثابت قدم رہے پس تو

مُحِبٌّ وَاِنْ تَغَیَّرْتَ بَانَ الْکِذْبُ وَانْتَقَضَ الْاَوَّلُ وَقَدْ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بندہ اور خدا کا دوست دار ہے اور اگر اوس وقت تو بدلجائے تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائیگا اور پہلا دعویٰ جاتا رہیگا اور ٹوٹ جائیگا۔ ایک شخص حضور نبی کریم

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ اِسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں آپکو دوست رکھتا ہوں آپنے ارشاد فرمایا تو فقر ومحتاجی کیلئے مستعد ہوجا اور فقر کی چادر اوڑھ لے دوسرا اور شخص حاضر خدمت ہوا

فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ اتَّخِذْ لِلْبَلَاءِ جِلْبَابًا مَحَبَّۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِہٖ

پس عرض کیا بہ تحقیق میں اللہ عزوجل کو محبوب رکھتا ہوں ارشاد نبوی ہوا تو بلاء ومصیبت کیلئے چادر بنالے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے

مَقْرُوْنَتَانِ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ وَلِھٰذَا قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِیْنَ وُکِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ کَیْلَا

رسول پاک کی محبت دونوں فقر وبلا کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور اسی واسطے بعض بزرگان دین نے فرمایا دعویٰ محبت کے ساتھ بلا مسلط کردی گئی ہے تاکہ اگر

تَدَّعِیَ لَوْ لَمْ تَکُنْ کَذٰلِکَ وَالْاَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ یَدَّعِیْ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَجُعِلَ الثَّبَاتُ عَلَی الْبَلَاءِ وَالْفَقْرِ بَیِّنَۃَ ھٰذِہِ الْمَحَبَّۃِ

تجھ میں کہیں یہ بات موجود نہ ہو تو تو دعویٰ محبت نہ کرنے لگے۔ ورنہ ہر ایک محبت الٰہی کا دعوے کرنے لگتا پس محبت کی بنیاد بلا وفقر پر ثابت قدمی قرار دیدی گئی۔ (اللہم ارزقنا بالکمال)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے ہمیں دنیا وآخرت میں نکوئی وبھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہم سب کو بچا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْمَدْرَسَۃِ خَامِسَ شَوَّالٍ

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ۵ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ قادریہ

سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ

بغداد معلّٰی میں ارشاد فرمایا

غِرَّتُکَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تُنَحِّیْکَ وَغَیَّبَتْکَ عَنْہُ اِرْجِعْ عَنْ غِرَّتِکَ قَبْلَ اَنْ تُضْرَبَ

اے بندہ خدا اللہ تعالیٰ کی ساتھ تیری ناتجربہ کاری غفلت وبھولاپن تجھ کو خدا سے دور کررہی ہے اور تجھ کو اوسنے اللہ سے غائب کر رکھا ہے تو اپنی

وَتُھَانَ وَتُسَلَّطَ عَلَیْکَ حَیَّاتُ الْبَلَایَا وَعَقَارِبُھَا مَا ذُقْتَ طَعْمَ الْبَلَاءِ فَلَاجَرَمَ تَغْتَرُّ لَا تَفْرَحْ

ناتجربہ کاری وغفلت سے قبل اسکے کہ تجھے پیٹا جائے اور تو ذلیل کیا جائے اور تیرے اوپر بلاؤں کے اژدہے اور بچھو مسلط کردئے جائیں رجوع کرلے۔ تونے ابھی لقمہ بلا نہیں چکھا ہے اسوجہ سے تو دھوکہ میں پڑ رہا ہے۔

بِجَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ فَهُوَ شَيْءٌ زَائِلٌ عَنْ قَرِيبٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَا

تو دنیا کی معیشت کی جن تمام چیزوں میں گھرا ہوا ہے اور پر خوش نہ ہو وہ سب عنقریب زائل ہونیوالی ہیں۔ اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا حتی اذا فرحوا الآیہ

هُمْ بَغْتَةً إِنَّمَا يَظْهَرُ بِمَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّبْرِ وَلِهٰذَا أَكَّدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَ الصَّبْرِ

یہانتک کہ جب وہ لوگ (پہلے قوم والے) اللہ کی عطیہ نعمتوں پر اترانے لگے ہمنے اون کو اچانک پکڑ لیا۔ اللہ کے پاس جو مرتبہ ہیں اوسپر فتحمندی صبر کرنے سے دیجاتی ہے اسی واسطے رب تعالے نے تاکید کے ساتھ صبر کا حکم صادر فرمایا۔

اَلْفَقْرُ وَالصَّبْرُ لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِ وَالْمُحِبُّونَ يُبْتَلُونَ فَيَصْبِرُونَ وَيُلْهَمُونَ

فقر و صبر دونوں کسی غیر میں سوا مسلمان کے جمع نہیں ہوسکتے۔ اور محبوبان خدا کی بلا سے آزمائش کیجاتی ہے پس وہ اوسپر صبر کرتے ہیں اور باوجود

بِفِعْلِ الْخَيْرَاتِ مَعَ بَلَائِهِمْ وَيَصْبِرُونَ عَلَى مَا يَتَجَدَّدُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ

بلاؤں اور آزمائش کے اون کو نیک کاموں کے کرنے کا الہام کیا جاتا ہے۔ اور وہ اون جدید بلا و مصیبتوں پر جو اون کو رب تعالے کی طرف سے پہنچتی ہیں صبر کرتے رہتے ہیں۔

لَوْلَا الصَّبْرُ لَمَا رَأَيْتُمُونِي بَيْنَكُمْ قَدْ جُعِلْتُ شَبَكًا تُصَادُ بِي الطُّيُورُ مِنْ

اگر صبر نہ ہوتا تو تم ہرگز مجھکو اپنے درمیان میں نہ دیکھتے۔ میں ایک جال بنادیا گیا ہوں جسکے ذریعہ سے پرندوں کا شکار کیا جاتا ہے

لَيْلِهَا الْحَالِي يُفْتَحُ عَنْ عَيْنِي وَيُخَلّٰى عَنْ رِجْلِي بِالنَّهَارِ مُغْمَضُ الْعَيْنَيْنِ وَرِجْلِي مَشْدُودَةٌ

رات سے انتہاء رات تک میری آنکھ کھولدیجاتی ہے اور میرے پاؤں سے بندش علیحدہ کردیجاتی ہے (وقت خلوت میں) دن میں آنکھ بند کئیہوا ہوں اور میرا پاؤں جال میں بندھا ہوا ہوتا ہے

فِي الشَّبَكَةِ فُعِلَ ذٰلِكَ لِمَصْلَحَتِكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ لَوْلَا مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

(دن میں تمہارے ساتھ مشغول رہتا ہوں) یہ سب تمہاری مصلحت کیلئے کیا گیا ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اگر توفیق الٰہی رہنما نہ ہوتی تو

ذَا لَا عَاقِلٌ يَقْعُدُ فِي هٰذِهِ الْبَلْدَةِ وَيُعَاشِرُ أَهْلَهَا قَدْ عَمَّ فِيهَا الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ

کوئی عقلمند ایسے شہر میں بیٹھتا اور اوس شہر کے رہنے والوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا جسمیں مکاری و نفاق و ظلم عام

وَكَثُرَتِ الشُّبْهَةُ وَالْحَرَامُ قَدْ كَثُرَ كُفْرُ نِعَمِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتِعَانَةٌ بِهَا

اور شبہ و حرام کی کثرت ہو اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری بڑھ جائے اور اون سے فسق و فجور نافرمانیوں پر مدد لیجائے

عَلَى الْفُسُوقِ وَالْفُجُورِ قَدْ كَثُرَ الْفَاجِرُ فِي بَيْتِهِ الْمُتَّقِي فِي دُكَّانِهِ الزِّنْدِيقُ فِي سُرْدَابِهِ

آہ۔ اور ایسے لوگ زیادہ ہوجائیں جو اپنے گھروں میں فاسق و فاجر ہوں اور دوکان میں آکر پرہیزگار بنجائے والے اپنے تہ خانہ میں

الصِّدِّيقُ عَلَى كُرْسِيِّهِ لَوْلَا الْحُكْمُ لَتَكَلَّمْتُ بِمَا فِي بُيُوتِكُمْ وَلٰكِنْ لِي أَسَاسٌ يَحْتَاجُ إِلَى

زندیق ہوں کرسی پر جلوہ نما ہو کر صدیق بنیں اگر حکمتیں نہ ہوتیں تو میں جو کچھ تمہارے گھروں کے اندر ہوتا ہے بیان کردیتا اور لیکن میرے لئے بنیادیں ہیں جو تعمیر کی حاجتمند ہیں

بِنَاءٍ لِي أَطْفَالٌ يَحْتَاجُونَ إِلَى تَرْبِيَةٍ لَوْ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِي كَانَ ذٰلِكَ سَبَبُ

اور میرے بچے ہیں جو تربیت کی طرف محتاج ہیں (یعنی تم سب) اگر میں وہ بعض امور کھولدوں جو مجھے معلوم ہیں تو یہ میرے اور تمہارے

الْفِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ أَحْتَاجُ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ الَّتِي أَنَا فِيهَا إِلَى قُوَّةِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

مجھ میں اور تم لوگوں میں جدائی کا سبب ہو جائے گا۔ میں بحالت موجودہ (تمہاری ہدایت کیلئے) انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی قوت کا محتاج ہوں۔

أَحْتَاجُ إِلَى صَبْرِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى زَمَانِي أَحْتَاجُ إِلَى قُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ۔

اور آدم علیہ السلام سے لیکر میرے زمانہ تک جو اگلے لوگ گزر چکے اون کے صبر کا محتاج ہوں۔ قوت ربانی کا محتاج ہوں۔

اَللّٰهُمَّ لُطْفًا وَعَوْنًا وَمُوَافَقَةً وَرِضًا آمِينَ يَا غُلَامُ مَا خُلِقْتَ لِلْبَقَاءِ فِي الدُّنْيَا

اے اللہ میں تجھ سے لطف و مدد توفیق و رضا کا طلبگار ہوں دیدے قبول کرلے۔ اے غلام تو دنیا میں باقی رہنے اور اوس کے

وَالتَّمَتُّعِ فِيهَا فَغَيِّرْ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنْ مَكَارِهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ طَاعَةِ الْحَقِّ

نفع حاصل کرنے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہے پس تو اون کاموں کو جو خدائے تعالےٰ کو ناپسند ہیں اور تو اون میں مبتلا ہے بدل ڈال۔

بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ هٰذَا لَا يَنْفَعُكَ حَتّٰى تُضِيفَ إِلَيْهِ شَيْئًا آخَرَ الْإِيمَانُ

اطاعت الٰہی میں تیرا محض کلمہ پڑھ لینے پر قناعت کرنا جسپر تو قانع ہے تجھ نفع نہ دیگا تا وقتیکہ اوسکی طرف تو دوسری چیزوں کو نہ ملائیگا ایمان

قَوْلٌ وَعَمَلٌ لَا يُقْبَلُ مِنْكَ وَلَا يَنْفَعُكَ إِذَا أَتَيْتَ بِالْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَمُخَالَفَةِ الْحَقِّ

قول و عمل دونوں کا نام ہے جب تو گناہ کرتا رہیگا لغزشوں اور خدائے تعالیٰ کی مخالفت میں مبتلا رہیگا اور ان سب

عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْرَرْتَ عَلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ وَالزَّكٰوةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ وَ

امور پر اصرار کریگا گناہ کئے جائے گا اور نماز روزہ زکوٰۃ حج و صدقہ اور افعال خیر چھوڑ دیگا تو تیرا یہ دعوےٰ

أَفْعَالَ الْخَيْرِ فَأَيُّ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ الشَّهَادَتَانِ إِذَا قُلْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ

ایمان نہ قبول کیا جائیگا نہ وہ تجھے نفع دیگا محض کلمہ شہادت بغیر عمل تجھے کیا نفع دیگا جبتونے لا الٰہ الا اللہ کہا پس بیشک

ادَّعَيْتَ يُقَالُ أَيُّهَا الْقَائِلُ أَلَكَ بَيِّنَةٌ مَا الْبَيِّنَةُ إِمْتِثَالُ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءُ عَنِ

تو مدعی بن گیا تجھ سے کہا جائیگا اے مدعی آیا تیرے پاس دعوے کے ثبوت کے گواہ ہیں کون گواہ ہیں؟۔ اک دعوے کے گواہ خدا کے

حکموں کا بجالانا اور ممنوعات و منہیات سے باز رہنا

النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ وَالتَّسْلِيمُ إِلَى الْقَدَرِ هٰذَا هُوَ بَيِّنَةُ هٰذِهِ الدَّعْوٰى

اور آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر کے سامنے سر جھکانا ہیں یہی اس دعوے کے گواہ ہیں و بس۔ اور ان

إِذَا عَمِلْتَ هٰذِهِ الْأَعْمَالَ مَا تُقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا يَقْبَلُ

عملوں کی قبول ہونے کے لئے اخلاص الٰہی کی شرط ہے (کہ بغیر اخلاص کوئی عمل درجۂ قبولیت نہیں پاتا) اللہ تعالےٰ

قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَعَمَلًا بِلَا إِخْلَاصٍ وَإِصَابَةِ الْبَيِّنَةِ وَاسُوا الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِنْ

کسی قول کو بغیر عمل کے اور کسی عمل کو بغیر اخلاص اور سچے گواہوں کے قبول نہیں فرماتا ہے۔ کسی قدر مال سے فقیروں کے ساتھ

انفسکم لا تردوا سائلاً وانتم تقدرون ان تعطوه شيئاً قليلاً كان او كثيراً

بھلائی کرتے رہو۔ جبکہ تم تھوڑے یا بہت مال کے دینے پر قدرت رکھو تو سائل کو محروم نہ پھیرو۔ خدائے تعالیٰ اعطا کو محبوب رکھتا

وافقوا الحق عز وجل في حبه للعطاء واشكروه كيف اهّلكم واقدركم على

ہے اوس میں تم اوس کی موافقت کرو۔ اور اوس کا شکر کرو کہ اوس نے تمہیں کیسے اوسکا اہل بنا دیا اور تم کو عطاءِ مال

العطاء ويحك اذا كان السائل هدية الله عز وجل وانت قادر على عطائه كيف ترد هديته

پر قدرت دیدی۔ تجھ پر افسوس جبکہ سائل اللہ عز وجل کا ہدیہ ہے اور تو مال دیدینے پر قادر بھی ہے پس تو اس ہدیہ کو بھیجے

على مهديها عندي تسمع وتبكي واذا جاءك الفقير يقسو قلبك فدل على

اور بھیجنے والے کی طرف واپس کرتا ہے۔ تو میری طرف متوجہ ہوتا ہے وعظ سنتا ہے اور روتا ہے اور جب تیرے پاس فقیر آتا ہے تو

ان سماعك وبكاءك ما كان خالصاً لله عز وجل السماع عندي اولاً بالسر ثم

تیرا قلب سخت ہو جاتا ہے۔ اسنے یہ بتا یا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ عز وجل کیلئے نہیں۔ میرے پاس بیٹھکر تیرا وعظ سننا

بالقلب ثم بالجوارح في الخير اذا دخلت علي فادخل وقد عزلت علمك وعملك و

اولاً ساتھ باطن کے ہو پھر ساتھ قلب کے پھر ساتھ اعضاء ظاہری کے کہ وہ بھلائی نیکی میں مشغول رہیں۔ تو جب میرے پاس آئے تو ایسی حالت

لسانك ونسبك وحسبك مع نسيان مالك واهلك قف بين يدي عريان القلب عما

میں آ کہ تو اپنے علم اپنے عمل اپنی زبان اور نسب و حسب سب سے قطع نظر کئے ہوئے اور اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کو بھلائے ہوئے ہو
دیکھا بندہ ہونے کے لئے اسی کی ضرورت ہے) میرے سامنے ماسوائے اللہ سے برہنہ ہو کر کھڑا ہوا کر۔

سوى الحق عز وجل حتى يكسوه بقربه وفضله ومنّه اذا فعلت هذا عند

تاکہ اللہ عز وجل اوس کو اپنے قرب و فضل و احسان سے خلعت عطا فرماوے۔ جب تو میرے پاس آنے وقت

دخولك علي صرت كالطائر يغدو خماصاً ويروح بطاناً نور القلب من نور

ایسا کیا کرے گا تو تو مثل پرندہ کی ہو جائے گا کہ وہ اپنے گھونسلہ سے صبح کو بھوکا نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوا واپس ہوتا ہے۔

الحق عز وجل ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم اتقوا فراسة المؤمن فانه

قلب کی نورانیت حق تعالیٰ کے نور سے ہے اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مومن کی دانائی اور فراست سے

ينظر بنور الله عز وجل ايها الفاسق اتق المؤمن ولا تدخل عليه وانت ملوث

ڈرو وہ تو اللہ عز وجل کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے فاسق تو سچے ایماندار سے ڈر اور اوس کے پاس ایسی حالت میں نہ جا کہ تو اپنی

بنجاسة معاصيك فانه يرى بنور الله عز وجل ما انت فيه يرى شركك ونفاقك

گناہوں کی نجاست میں لتھڑا ہوا ہو۔ کیونکہ وہ اللہ عز وجل کے نور سے بری اوس حالت کو جسمیں تو مبتلا ہے دیکھتا ہے اور مومن تیرے
شرک اور نفاق کو دیکھتا ہے

يَرىٰ عِلَّتَكَ مَخْفِيَّةً تَحْتَ ثِيَابِكَ يَرىٰ فَضَائِحَكَ وَهَتَائِكَ. مَنْ لَا يَرىٰ

وہ تیری اندرونی حالت کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے پوشیدہ ہے دیکھتا ہے وہ تیری رسوائیوں و برائیوں کو دیکھتا ہے جو اوس سے شرماتا ہے

مُفْلِحًا لَا يُفْلِحُ اَنْتَ هَوَسٌ وَمُخَالَطَتُكَ لِاَهْلِ الْهَوَسِ سَائِلٌ سَائِلٌ هٰذَا الْعَمىٰ

جو شخص اہل فلاح و بزرگ آدمی کو نہیں دیکھتا فلاح نہیں پاتا تو سراپا ہوس بنا ہوا ہے اور تیرا میل جول اہل ہوس ہی سے ہے کسی سائل نے

اِلىٰ مَتىٰ فَقَالَ اِلىٰ اَنْ تَقَعَ بِالطَّبِيْبِ وَتَتَوَسَّدَ بِعَتَبَتِهِ وَتُحْسِنَ ظَنَّكَ فِيْهِ وَتُزِيْلَ

سوال کیا یہ اندھا پن کبتک پس جواب پایا کہ اوسوقت تک کہ تو کسی طبیب کے پاس جائے اور تو اوسکے آستانہ پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائے

مِنْ قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهٗ وَتَاْخُذَ اَوْلَادَكَ وَتَقْعُدَ عَلىٰ بَابِهٖ وَتَصْبِرَ عَلىٰ مَرَارَةِ دَوَاءِهٖ

اور نیز ظن اوس کے بارے میں اچھا ہو اور تو اپنے دل سے اوس کی تہمت دور کردے اور اپنی اولاد کو لیکر تو اوسکے دروازہ پر بیٹھ جائے
اور پھر اوس کی دوا کی کڑواہٹ پر صبر کرے

فَحِيْنَئِذٍ يَزُوْلُ الْعَمىٰ مِنْ عَيْنَيْكَ ذُلَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْزِلْ حَوَائِجَكَ بِهٖ وَلَا تَعُدَّ

پس جبکہ تو یہ کر لیگا تیری دونوں آنکھوں سے اندھا پن جاتا رہیگا۔ تو اللہ عزوجل کے سامنے ذلیل ہو جا اپنی کی اوسکے رو برو جھکا دے اور اپنی

لِنَفْسِكَ عَمَلًا اَلْقِهٖ عَلىٰ قَدَمِ الْعُدْمِ اَغْلِقْ اَبْوَابَ الْخَلْقِ وَافْتَحِ الْبَابَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ وَ

حاجتوں کو اوسی پر پیش کر اور کسی عمل کو اپنے نفس کیلئے شمار نہ کر۔ اوس سے قدم افلاس پر جا کر ملاقات کر اپنے اوپر خلق کے دروازن کو بند
کرلے۔ اور اپنے خدا کے درمیان میں دروازہ کھولے۔ اور

وَاعْتَرِفْ بِذُنُوْبِكَ وَاعْتَذِرْ اِلَيْهِ مِنْ تَقْصِيْرِكَ وَتَيَقَّنْ اَنْ لَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُعْطِيَ

اپنے گناہوں کا اقرار کر اور اوس کی طاعت میں اپنی قصور داری کا عذر پیش کر اور اس بات کا یقین کرلے کہ خدا کے سوا کوئی ضرر پہنچانے والا

وَلَا مَانِعَ اِلَّا هُوَ فَحِيْنَئِذٍ يَزُوْلُ عَمىٰ عَيْنَيْ قَلْبِكَ وَتَتَحَرَّكُ الْبَصَرُ وَالْبَصِيْرَةُ يَا غُلَامُ

فائدہ دینے والا عطا فرمانے والا منع کرنے والا نہیں۔ پس اوسوقت تیری قلب کی آنکھوں کا اندھا پن جاتا رہیگا اور تیری بصر و بصیرت
حرکت کرنے لگیگی اے غلام

لَيْسَ الشَّاْنُ فِيْ خُشُوْنَةِ ثِيَابِكَ وَمَاْكُوْلِكَ اَلشَّاْنُ فِيْ زُهْدِ قَلْبِكَ اَوَّلُ مَا يَلْبَسُ الصَّادِقُ فِي

شان فقر موٹے کپڑوں کے پہننے اور بُرے کھانا کھانے میں نہیں ہے۔ شان فقر تو زہد قلب میں ہے۔ اوّلاً سچا عاشق صوف (یعنی

لُبْسِهٖ اَلصُّوْفَ عَلىٰ بَاطِنِهٖ ثُمَّ يَتَعَدّىٰ اِلَى الظَّاهِرِ يَلْبَسُ الصُّوْفَ سِرَّهٗ ثُمَّ قَلْبَهٗ ثُمَّ نَفْسَهٗ ثُمَّ جَوَارِحَهٗ

جامہ تصوف) اپنے باطن کو پہناتا ہے پھر وہ اوس کے ظاہر کی طرف بڑھتا ہے۔ اولاً وہ اپنی باطن کو صوف پہناتا ہے پھر قلب کو پھر اپنے نفس کو پھر

حَتّىٰ اِذَا صَارَ كُلُّهٗ مُسْتَحْسَنًا جَاءَتْ يَدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمِنَّةِ غَيَّرَتْ عَلَيْهِ تَغْيِيْرًا

اپنے اعضائے ظاہری کو۔ پھر جب وہ سراپا صوف پوش بنکر نیک بن جاتا ہے تو اوس کی طرف رافت و رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا ہے

عَلىٰ هٰذَا الْمُصَابِ يَخْلَعُ عَنْهُ ثِيَابَ السَّوَادِ وَيَنْقُلُهٗ اِلىٰ ثِيَابِ الْفَرَحِ تَتَبَدَّلُ النِّقْمَةُ

اور اس مرد خدا مصیبت زدہ پر بڑا تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے غم کے کپڑے اوتار لیتے ہیں اور جامہ فرحت پہنا دیتے ہیں تکلیف

إِلَى النِّعْمَةِ وَالْبُغْضَةُ إِلَى الْفَرْحَةِ وَالْخَوْفُ إِلَى الْأَمْنِ وَالْبُعْدُ إِلَى الْقُرْبِ وَالْفَقْرُ

غم نعمت سے بدل جاتا ہے اور بغض و غم فرحت سے اور خوف امن سے اور دوری قرب سے اور فقر و محتاجی

إِلَى الْغِنَا يَا غُلَامُ تَنَاوَلِ الْأَقْسَامَ بِيَدِ الزُّهْدِ لَا بِيَدِ الرَّغْبَةِ لَيْسَ مَنْ يَأْكُلُ

امیری سے۔ اے غلام اپنے رزق و حصوں کو زہد کے ہاتھوں سے کھا نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے۔ جو شخص کہ کھائے

وَيَبْكِي كَمَنْ يَأْكُلُ وَيَضْحَكُ كُلِ الْأَقْسَامَ وَقَلْبُكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّكَ تَسْلَمُ

اور روئے وہ اوس شخص کی مانند نہیں ہوتا جو کہ کھائے اور ہنسے۔ تو اپنے مقسوم رزق کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے قلب کو مشغول رکھ کر کھا تو

مِنْ شَرِّهَا إِذَا أَكَلْتَ مِنْ يَدِ الطَّبِيبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَنْ تَأْكُلَ وَحْدَكَ مَا لَا تَعْلَمُ

اس حالت میں بہ تحقیق رزق کی خرابی سے محفوظ رہیگا۔ تیرا طبیب کے ہاتھ سے اوس چیز کو کھانا جسکی اصل تجھ کو معلوم نہیں تیری تنہا کھانے سے

أَصْلَهُ مَا أَقْسَى قُلُوبَكُمْ الْأَمَانَةُ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِكُمُ الرَّحْمَةُ قَدْ ذَهَبَتْ

بہتر ہے اے سامعین تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے تمہارے درمیان میں سے امانت چلی گئی آپس کی شفقت و مہربانی

فِيمَا بَيْنَكُمْ أَحْكَامُ الشَّرْعِ أَمَانَةٌ عِنْدَكُمْ وَقَدْ تَرَكْتُمُوهَا وَخُنْتُمْ فِيهَا وَيْحَكَ إِنْ لَمْ

بالکل نابود ہو گئی۔ تمہارے نزدیک احکام شرعیہ امانت ہیں تم نے اون سب کو چھوڑ دیا اور تم اون سب میں خیانت کرنے لگے۔ تجھ پر

تَلْزَمِ الْأَمَانَةَ وَالْأَعْنَ قَرِيبٌ يَنْزِلُ الْمَاءُ إِلَى عَيْنَيْكَ وَالشَّلَلُ فِي يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

افسوس ہے اگر تو نے اس امانت کو لازم نہ پکڑا (احکام شرعیہ بجا لایا) ورنہ عنقریب تیری آنکھوں میں پانی اوتر آئیگا۔ اور تیرے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں شل ہو جائینگے

وَيُغْلِقُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بَابَ رَحْمَتِهِ عَنْكَ وَيُلْقِي فِي قُلُوبِ خَلْقِهِ الْقَسَاوَةَ عَلَيْكَ

اور حق عز وجل تجھ سے اپنی رحمت و مہربانی کا دروازہ بند کر لیگا اور اپنے مخلوق کے قلبوں میں تیری طرف سے سختی ڈال دیگا

وَيَمْنَعُهُمْ عَنْ عَطَائِكَ احْفَظُوا رُءُوسَكُمْ مَعَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ احْذَرُوا مِنْهُ فَإِنَّ أَخْذَهُ

اور تجھ پر جو اون کی طرف سے احسان ہوتے اوس سے اون کو روک دیگا اپنے سروں کی اپنے رب عز وجل کے ساتھ حفاظت کرو۔ اوسی سے ڈرتے رہو۔ پس بہ تحقیق اوس کی پکڑ سخت

لَلِيمٌ شَدِيدٌ يَأْخُذُكُمْ مِنْ مَأْمَنِكُمْ مِنْ عَافِيَتِكُمْ مِنْ أَشَرِكُمْ مِنْ بَطَرِكُمْ

دردناک تکلیف دہ ہے۔ وہ تمکو تمہاری جائے امن سے تمہاری عافیت تمہاری شادمانی حرص ناقربانی سے پکڑ لیگا

خَافُوا مِنْهُ فَهُوَ إِلٰهُ السَّمَاءِ وَإِلٰهُ الْأَرْضِ احْفَظُوا نِعَمَهُ بِالشُّكْرِ قَابِلُوا أَمْرَهُ وَ

اوس سے ڈرو پس وہی آسمانوں اور زمینوں کا معبود۔ اوس کی نعمتوں کی شکر کیساتھ حفاظت کرو۔ اوس کی امر و

نَهْيَهُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ قَابِلُوا الْعُسْرَةَ بِالصَّبْرِ وَالْيُسْرَ بِالشُّكْرِ هٰكَذَا كَانَ مَنْ

نہی کا سمع دینے اور اطاعت سے مقابلہ کرو۔ اور اوسکی سختی کا صبر سے اور آسانی کا شکر سے مقابلہ کرو۔ وہ لوگ کہ جو تم سے

تَقَدَّمَكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَشْكُرُوْنَ عَلَى النِّعَمِ وَيَصْبِرُوْنَ

پہلے انبیاء و مرسلین اور صلحاء و عابدین گزر گئے اون کا یہی طریقہ رہا۔ وہ نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کیا کرتے

عَلَى النِّقَمِ قُوْمُوْا مِنْ مَوَائِدِ مَعَاصِيْهِ وَكُلُوْا مِنْ مَوَائِدِ طَاعَاتِهِ اِلْزَمُوْا طَاعَاتِهِ

تھے تم گناہوں کے دستر خوانوں سے کھڑے ہوجاؤ اور اطاعت و بندگی الٰہی کے دستر خوانوں سے کھانا کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طاعتوں کو لازم پکڑو

وَاحْفَظُوْا حُدُوْدَهٗ اِذَا جَاءَكُمُ الْيُسْرُ فَاشْكُرُوْهُ وَاِذَا جَاءَكُمُ الْعُسْرُ فَتُوْبُوْا مِنْ ذُنُوْبِكُمْ

اور حدود الٰہی کی حفاظت کرو۔ جب خدا کی طرف سے نرمی و آسانی آئے پس اون کا شکر کرو اور جب تنگدستی آئے پس تم اپنے گناہوں سے توبہ کرو

وَنَاقِشُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اُذْكُرُوا الْمَوْتَ وَمَا وَرَاءَهٗ وَ

اور اپنے نفوس سے جھگڑا کرو۔ اللہ عزوجل بتحقیق بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ موت اور اوس کے بعد آنے والے حالات کو اور

اُذْكُرُوا الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِسَابَهٗ وَنَظَرَاتِهٖ اِلَيْكُمْ اَمَا تَنْتَبِهُوْنَ اِلٰى مَتٰى هٰذَا النَّوْمُ اِلٰى

رب عزوجل اور اوس کے حساب و مہربانیوں کو جو تمہارے ساتھ ہیں یاد کیا کرو۔ کیا تم نہ جاگوگے کب تک یہ نیند رہے گی۔

مَتٰى هٰذَا الْجَهْلُ وَالتَّرَدُّدُ فِي الْبَاطِلِ وَالْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوٰى وَالْعَادَةِ لِمَ لَمْ

یہ جہالت اور باطل میں آمد و رفت اور نفس و خواہشات کے ساتھ قیام اور عادت کی پیروی کب تک رہے گی۔

تَتَاَدَّبُوْا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمُتَابَعَةِ شَرْعِهٖ اَلْعِبَادَةُ تَرْكُ الْعَادَةِ لِمَ لَمْ تَتَاَدَّبُوْا

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شریعت کی متابعت سے ادب آموز کیوں نہیں ہوتے۔ عادت کا چھوڑ دینا عبادت ہے۔ احکام

بِاٰدَابِ الْقُرْاٰنِ وَكَلَامِ النُّبُوَّةِ يَا غُلَامُ لَا تُخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعَمٰى مَعَ الْجَهْلِ مَعَ الْغَفْلَةِ

قرآن و حدیث سے درس لیکر اوس کے مطابق کیوں نہیں چلتے ادب سیکھو۔ اے غلام تو آدمیوں کے میل جول اندھاپن جہالت خواب

وَالنَّوْمِ خَالِطْهُمْ بِالْبَصِيْرَةِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقْظَةِ فَاِذَا رَاَيْتَ مِنْهُمْ مَا تَحْمَدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَاِذَا

و غفلت کے ساتھ مکر بلکہ اون سے تیرا میل جول بصیرت و علم و بیداری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ پس جب تو اون سے اچھا قابل ستائش کوئی کام

رَاَيْتَ مِنْهُمْ مَا يَسُوْءُكَ فَاجْتَنِبْهُ وَرُدَّهُمْ عَنْهُ اَنْتُمْ فِيْ غَفْلَةٍ كُلِّيَّةٍ عَنِ الْحَقِّ

دیکھے تو بھی اون کا ساتھ دے اور جب تو اون سے کوئی برا فعل قابل نفرت و خلاف شرع دیکھے تو تو اوس سے بچ اور اون کو اوس سے روک دے

تم حق سبحانہ تعالیٰ سے غفلت کلیہ میں ہو۔

سُبْحَانَهٗ عَلَيْكُمْ بِالْيَقْظَةِ لَهٗ عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اپنے اوپر اوس کے واسطے بیداری ہوشیاری لازم پکڑو تم التزام کے ساتھ مسجدوں کی حاضری اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ قَالَ لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ مَا نَجَا مِنْهَا اِلَّا اَهْلُ الْمَسَاجِدِ اِذَا تَوَاَيْتُمْ فِيْ

درود خوانی کو لازم پکڑو۔ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ اترے تو سوائے اہل مساجد کے اوس سے کوئی

الصَّلٰوۃِ انْقَطَعَتْ صَلٰوتُکُمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِھٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

کا ثبات نیا ہے جب تم ادائے نماز میں سستی کرنے لگو گے تو تمہاری نماز بین حق عزوجل سے منقطع ہو جائیگی اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰہِ اِذَا کَانَ سَاجِدًا وَیْحَکَ لِمَ تَتَأَوَّلُ وَتَتَرَخَّصُ اَلْمُتَأَوِّلُ

زیادہ نزدیکی بندہ کی اللہ تعالیٰ سے اوس حالت میں ہوتی ہی جب وہ سجدہ گزاری میں ہوتا ہے تجھ پر افسوس تو کیوں تاویل کرتا ہی اور رخصت کا پہلو ڈھونڈھتا ہے

غَادِرٌ لَیْتَنَا اِذَا رَکِبْنَا الْعَزِیْمَۃَ وَتَعَلَّقْنَا بِالْاِجْمَاعِ وَاَخْلَصْنَا فِیْ اَعْمَالِنَا

تاویل کرنے والا دھوکہ باز ہے کاش کہ جب ہم محض عزیمت ہی پر عمل کرتے اور ہم اجماع امت سے متعلق ہوتے اور اپنے عملوں میں اخلاص کرتے

تَخَلَّصْنَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَکَیْفَ اِذَا تَأَوَّلْنَا وَتَرَخَّصْنَا اَلْعَزِیْمَۃُ ذَھَبَتْ وَذَھَبَ

اور اوسیوقت ہم اللہ تعالیٰ کے احکام سے نجات پا لیتے (تو بھی غنیمت تھی) پس کیا حالت ہوگی جبکہ ہم تاویل کرینگے اور رخصت کا پہلو ڈھونڈینگے عزیمت اور اہل عزیمت چلے گئے

اَھْلُھَا ھٰذَا زَمَانُ الرُّخَصِ لَا زَمَانُ الْعَزَائِمِ ھٰذَا زَمَانُ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَاَخْذِ

یہ زمانہ تو رخصتوں کا ہی رہ گیا ہے نہ عزیمتوں کا یہ زمانہ مکاری دکھاوے اور نفاق اور بلا کسی حق کے دوسروں کے

الْاَمْوَالِ بِغَیْرِ حَقٍّ قَدْ کَثُرَ مَنْ یُّصَلِّیْ وَیَصُوْمُ وَیَحُجُّ وَیُزَکِّیْ وَیَفْعَلُ اَفْعَالَ

مال لے لینے کا ہے۔ ایسے لوگ بہت ہو گئے ہیں جو خلق کیلئے نماز پڑھتے روزہ رکھتے حج کرتے زکوٰۃ دیتے اور تمام کار خیر کرتے ہیں نہ خالق

الْخَیْرِ لِلْخَلْقِ لَا لِلْخَالِقِ فَقَدْ صَارَ مُعْظَمُ ھٰذَا الْعَالَمِ خَلْقًا فِیْ خَلْقٍ بِلَا خَالِقٍ

کے واسطے (ہر کام دکھلاوے کا کر رہے ہیں) اس زمانہ کے لوگوں کا بڑا کام خلق کی طرف متوجہ ہونا بغیر خالق کے رہ گیا ہی خلق کی خوشنودی

کُلُّکُمْ مَوْتَی الْقُلُوْبِ اَحْیَاءُ النُّفُوْسِ وَالْاَھْوِیَۃِ طَالِبُوْنَ الدُّنْیَا حَیَاۃُ

مطلوب ہے۔ تم سب کے قلب مردہ ہیں نفس اور خواہشات نفسانیہ زندہ تم سب طالب دنیا ہو۔ حقیقۃً

الْقُلُوْبِ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْقِیَامِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَیْثُ الْمَعْنٰی

زندہ دلی مخلوق سے جدا ہو جانا اور حق عزوجل کے ساتھ قائم ہونا ٹھہرتا ہے

ــہ شرعی احکام دو قسم پر منقسم ہیں ایک رخصت ایک عزیمت۔ رخصت میں آسانی و نرمی کا پہلو ہے اور عزیمت میں سختی و مشقت کا لحاظ مثلاً رمضان المبارک میں ہر بالغ عاقل پر روزہ فرض ہوتا ہے لیکن مریض اور مسافر کو نہ رکھنے کی اجازت ہے بعد کو قضا کر لیں اگرچہ نہ رکھنا رخصت ہی اور یہ دونوں اگر رکھ لیں تو عزیمت پر عامل ہونگے اور زیادہ ثواب پائیں گے۔ تہجد پڑھنا تمام نفلیں کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہی تہجد کی نماز نہ پڑھنا اور نفل کا بیٹھ کر پڑھنا رخصت ہی اور یہ ظاہر کہ جتنی نفس پر تکلیف عبادت میں زیادہ برداشت کی جائے گی زیادہ اجر کا استحقاق ہوگا مردان خدا عزیمت ہی پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی مثالیں شرع مقدس میں بہت ہیں فافہم قادری عفی لہٗ

لِاَنَّ الصُّوْرَةَ لَا اِعْتِبَارَ بِهَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِامْتِثَالِ اَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

کیونکہ اس مقام پر صورت ظاہری کا اعتبار نہیں ہے حقیقت کا اعتبار ہے جسکے تم تارک ہو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اوسکے منہیات سے باز

وَالْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَهْيِهٖ وَالصَّبْرِ مَعَهٗ عَلٰى بَلَايَاهُ وَاَقْضِيَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ يَا غُلَامُ

رہنے اور اوس کی بلاؤں پر صبر کرنے قضاء و قدر کے سامنے سر جھکا دینے میں قلب کی زندگی ہے۔ اے غلام

سَلِّمْ اِلَيْهِ فِيْ مَقْدُوْرِهٖ ثُمَّ قُمْ مَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ يَحْتَاجُ اِلَى اَسَاسٍ ثُمَّ

اولا تو اپنے آپ کو امور تقدیریہ میں خدا کی طرف حوالہ کردے پھر تو اوس کے ساتھ قیام کر۔ ہر امر اولا بنیاد کا محتاج ہے بعدہ عمارت کا

بِنَاءٍ وَدَوَامٍ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ اَوْقَاتِ فِيْ لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ وَيْحَكَ تَفَكَّرْ فِيْ اَمْرِكَ

اور رات دن ہر وقت اوسپر ہمیشگی کرنا کا ہمیشگی ضروری ہے (عمل نیک و عبادت علے الدوام ہونا چاہیے) کبھی کبھی یا تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنے ہر معاملہ میں

اَلتَّفَكُّرُ مِنْ اَمْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا رَاَيْتَ لَكَ حَسَنَةً فَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَيْتَ لَكَ

غور و فکر کیا کر جو کہ ایک قلبی امر ہے۔ پس جب تو اوس میں اپنے لیے بہتری دیکھے تو تو اوسپر شکر گزار ہو کہ شکر نعمت اللہ کیلیے ضروری ہے اور جب اوسمیں

سَيِّئَةً فَتُبْ مِنْهَا بِهٰذَا التَّفَكُّرِ يَحْيٰى دِيْنُكَ وَيَمُوْتُ شَيْطَانُكَ وَلِهٰذَا

تجھ اپنے لیے برائی معلوم ہو تو تو اوس سے توبہ کرلے۔ اس غور و فکر سے تیرا دین زندہ ہو جائے گا اور تیرا شیطان مرجائے گا اور اسی واسطے

قِيْلَ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اُشْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

فرمایا گیا ہے ایک ساعت کا تفکر ساری رات کے قیام سے بہتر ہے۔ اے امت محمدی علیہ السلام۔ تم اللہ عزوجل کا شکر کرو۔

فَاِنَّهٗ قَدْ قَنَعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ بِالْاِضَافَةِ اِلَى الْعَمَلِ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ اَنْتُمُ الْاٰخِرُوْنَ

اوس نے تمہارے ایسے عمل پر جو بہ نسبت امم ماضیہ کے قلیل ہے قناعت فرمائی ہے۔ دنیا میں تم پچھلے ہو بعد کے آنے والے ہو

وَاَنْتُمُ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَحِيْحًا فَلَا صَحِيْحَ مِثْلُهٗ اَنْتُمُ الْاُمَرَاءُ

اور تم قیامت کے دن پہلے ہو دخول جنت رحمت الٰہی میں۔ تم میں سے جو صحیح و تندرست ہے پس اوسکے برابر کوئی دوسرا نہیں تم امیر و سردار ہو

وَغَيْرُكُمْ مِنَ الْاُمَمِ الرَّعِيَّةُ مَادُمْتَ مُنَازِعًا لِلْخَلْقِ فِيْمَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مُتَجَلِّبًا لَهٗ

اور دوسری امتیں تمہاری رعیت۔ جبتک تو خلق سے اون چیزوں میں جو اون کے قبضہ و تصرف میں ہیں جھگڑتا رہے گا اور اون کو اپنے ریاؤ

بِرِيَائِكَ وَنِفَاقِكَ لَا صِحَّةَ لَكَ مَادُمْتَ رَاغِبًا فِي الدُّنْيَا فَلَا صِحَّةَ لَكَ مَادُمْتَ وَاقِفًا بِقَلْبِكَ مَعَ

نفاق سے کھینچتا رہیگا صحت حاصل نہ ہوگی۔ جبتکہ تو دنیا میں رغبت کرنیوالا رہیگا تجھ کو صحت و تندرستی نہ ملیگی۔ جب تک تو اپنے قلب سے

سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صِحَّةَ لَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

غیر خدا پر بھروسہ کرنے والا رہیگا خدا پر بھروسہ نہ کریگا تو صحیح و تندرست نہ رہیگا۔ اے اللہ تو ہمکو اپنی معیت کی صحت و تندرستی عطا فرما۔ اور ہمکو دنیا و آخرت کی نیکو بیاں دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔ آمین۔

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ

جمعہ کے دن بوقت صبح ۸ شوال سنہ ۵۴۵ھ کو مدرسہ شریف میں ارشاد فرمایا

الْمَعْمُوْرَةِ ثَامِنَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اَيُّهَا الْفَقِيْرُ لَا تَتَمَنَّ الْغِنٰى فَلَعَلَّهٗ سَبَبُ هَلَاكِكَ وَاَنْتَ اَيُّهَا الْمَرِيْضُ لَا تَتَمَنَّ الْعَافِيَةَ

اے فقیر تو غنا (امیری) کی آرزو مت کر ہو سکتا ہے کہ وہ غنا تیری ہلاکت کا سبب ہو اور اے بیمار تو عافیت و صحت کی آرزو مت کر ہو سکتا ہے کہ وہ

فَلَعَلَّهَا سَبَبُ هَلَاكِكَ كُنْ عَاقِلًا اِحْفَظْ ثَمَرَكَ يَحْمَدُ اَمْرُكَ اِقْنَعْ بِهٰذَا الْقَدْرِ الَّذِيْ

صحت تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ عاقل بن۔ اپنے ثمر نتیجہ کی حفاظت کر انجام محمود ہوگا جو امر مقدور تیرے ساتھ ہے اوسی قدر

مَعَكَ وَلَا تَطْلُبْ زِيَادَةً عَلَيْهِ كُلَّمَا يُعْطِيْكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤَالِكَ فَيَكُوْنُ نَكِدًا اَوْ

پر کفایت کر لے اور اوسپر زیادتی طلب نہ کر راضی برضا رہ ہر وہ چیز جو تیرے سوال پر حق تعالیٰ کی طرف سے ملیگی ضرور مکدر اور ناپسندیدہ

بُغْضَةً قَدْ جَرَّبْتُ هٰذَا اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ الْعَبْدُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِهٖ بِالسُّؤَالِ فَاِذَا اُمِرَ

ہوگی تحقیق میں نے اسکو آزمایا ہے مگر جب بندہ کو اوسکے قلب کی جانب سے سوال کا حکم کیا جاوے اور اوسپر سوال ہو تو اوسمیں

بِالسُّؤَالِ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْمَا سَاَلَ وَاُزِيْلَتِ الْاَكْدَارُ عَنْهُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ سُؤَالِكَ الْعَفْوَ

برکت دیجاوے گی اور اوس سے خرابیاں دور کر دی جاوے گی۔ تیرا اکثر سوال عفو

وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْنَعْ بِهٰذَا فَحَسْبُ لَا تَتَخَيَّرْ عَلَى اللّٰهِ

وعافیت و الٰہی صحت و سلامتی دارین کا ہو۔ اور فقط اسی پر تیرا اکتفا و قناعت ہو اللہ عز و جل پر

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَتَجَبَّرْ فَاِنَّهٗ يَقْصِمُكَ لَا تَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلٰى خَلْقِهٖ

کسی تو ہم چیز کو پسند نہ کر اور نہ اوسپر جبر کر ایسا کرنا تجھے ہلاک کر دیگا۔ تو خدائے تعالیٰ اور اوسکی مخلوق پر

بِشَبَابِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ فَاِنَّهٗ يَبْطِشُ بِكَ وَيَاْخُذُكَ مِنْ اَخْذِهٖ فَاِنَّ اَخْذَهٗ

اپنی جوانی و قوت و مال کی وجہ سے جبر گردن کشی نہ کر۔ بہ تحقیق وہ تجھ پر حملہ کرے گا اور اپنی پکڑ سے پکڑ لیگا اوس کی پکڑ

اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ وَيْحَكَ لِسَانُكَ مُسْلِمٌ وَاَمَّا قَلْبُكَ فَلَا قَوْلُكَ مُسْلِمٌ اَمَّا

سخت مصیبت میں ڈالنے والی ہے تجھ پر افسوس تیری زبان مسلم ہے اور لیکن تیرا قلب مسلم نہیں۔ تیرا قول مسلمان ہے

فِعْلُكَ فَلَا أَنْتَ فِي جَلْوَتِكَ مُسْلِمٌ أَمَّا فِي خَلْوَتِكَ فَلَا أَمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ

فعل مسلمان نہین تو جلسون مین انجمنون مین مسلمان ہے خلوت مین مسلمان نہین کیا تو نہین جانتا کہ تحقیق جب تو نماز پڑھے گا

وَصُمْتَ وَفَعَلْتَ جَمِيعَ أَفْعَالِ الْخَيْرِ وَلَمْ تُرِدْ بِهٰذَا الْأَعْمَالِ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ مُنَافِقٌ

اور روزہ رکھے گا اور تمام افعال خیر کرے گا اور یہ تیرے اعمال خدا کے لئے نہ ہون گے - پس تو منافق ہے

بَعِيدٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُبِ الْآنَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعِ أَفْعَالِكَ وَأَقْوَالِكَ وَمَقَاصِدِكَ

اللہ عزوجل کی رحمت سے دور ہونیوالا - ابھی تو اپنے تمام افعال تمام اقوال اور خراب و ناکارہ مقاصد سے توبہ کر لے -

الدَّنِيَّةِ الْقَوْمُ لَيْسَ فِي أَعْمَالِهِمْ نِفَاقٌ مُلَوَّنٌ هُمُ الْفَائِزُونَ هُمُ الْمُوقِنُونَ الْمُوَحِّدُونَ

مردان خدا کے عملون مین رنگ برنگ کا نفاق نہین ہوتا ہے - وہ اعلیٰ مرتبون پر پہنچے والے یقین کرنے والے خدا کو ایک جاننے والے

الْمُخْلِصُونَ الصَّابِرُونَ عَلَى بَلَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآفَاتِهِ الشَّاكِرُونَ عَلَى

اخلاص والے - اللہ تعالےٰ کی بلاؤن اور آفتون پر صبر کرنے والے اوسکی نعمتون اور کرامتون پر شکرگزار ہین -

نَعْمَائِهِ وَكَرَامَاتِهِ يَذْكُرُونَهُ بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ بِقُلُوبِهِمْ ثُمَّ بِأَسْرَارِهِمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ

وہ اولا اللہ تعالےٰ کا ذکر اپنی زبانون سے کرتے ہین پھر اپنے قلوب سے پھر ساتھ باطن کے - جب اون کو مخلوق کی طرف سے بلائین

الْبَلَايَا الْأَذَايَا مِنَ الْخَلْقِ تَبَسَّمُوا فِي وُجُوهِهِمْ مُلُوكُ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ مَعْزُولُونَ

تکلیفین آتی ہین تو وہ اون کے روبرو اوسپر تبسم کرتے مسکراتے رہتے ہین - اون کے نزدیک دنیا کے بادشاہ معزول ہین - تمام

جَمِيعُ مَنْ فِي الْأَرْضِ عِنْدَهُمْ مَوْتَى عَجْزَى مَرْضَى فُقَرَاءُ الْجَنَّةُ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ كَأَنَّهَا

زمین مین بسنے والے اون کے نزدیک مردے و عاجز بیمار محتاج ہین ان کے اعتبار سے جنت گویا ویرانہ ہے

خَرَابٌ النَّارُ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ مَخْمُودَةٌ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ وَلَا سَاكِنَ فِيهِمَا يَتَّحِدُ جِهَاتُهُمْ

اور دوزخ باعتبار انکے گویا بجھی ہوئی ہے - انکی نظر مین نہ زمین ہے نہ آسمان نہ اون دونون کے رہنے والے انکی جہتین متحد ہو کر ایک جہت

فَتَصِيرُ جِهَةً وَاحِدَةً كَانُوا مَعَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا ثُمَّ صَارُوا مَعَ الْأُخْرَى وَأَهْلِهَا ثُمَّ صَارُوا

ہوگئی ہین - اول دنیا و اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر آخرت و اہل آخرت کی طرف رجوع ہوئے پھر رب دنیا و آخرت کے

مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْتَحَقُوا بِهِ وَبِالْمُحِبِّينَ لَهُ سَارُوا مَعَهُ بِقُلُوبِهِمْ حَتَّى وَصَلُوا

ساتھ رجوع ہو کر اوس سے اور اوس کے محبوبون سے مل گئے - دلون سے خدا کے ساتھ سیر کرتے رہے یہانتک کہ واصل بحق ہوگئے - اور

إِلَيْهِ وَحَصَّلُوا الرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ افْتَحُوا الْبَابَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ بِذِكْرِهِمْ مَا زَالُوا

رفیق کو قبل رستہ چلنے کے حاصل کر لیا - اے سامعین تم اپنے اور خدا کے درمیان مین انکے ذکر سے دروازہ کھول لو - مردان خدا

يَذْكُرُونَهُ حَتَّى حَطَّ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَوْزَارَهُمْ فَقَدُوهُمْ مَعَ غَيْرِهِ وَجُودُهُمْ بِهِ سَمِعُوا قَوْلَهُ

ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں یہانتک کہ ذکر الہٰی ان سے ان کے بوجھوں کو دور کر دیتاہے۔ انکا غیر اللہ سے مفقود رہنا اللہ کے ساتھ موجود

عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ فَلَازَمُوا الذِّكْرَ لَهُ طَمَعًا

ہونا ہے۔ انھوں نے ارشاد الہٰی سُنا فاذکرونی الآیہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اور تم میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔ پس

فِي ذِكْرِهِ لَهُمْ سَمِعُوا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي

انھوں نے اس طمع سے کہ خدا اون کا ذکر کرے خدا کے ذکر کو لازم پکڑ لیا ہے انھوں نے احادیث[1] قدسیہ میں اللہ عز وجل کا قول سنا انا جلیس الخ

فَهَجَرُوا مَجَالِسَ الْخَلْقِ وَتَفَرَّغُوا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَحْصُلَ لَهُمُ الْمُجَالَسَةُ لَهُ يَا قَوْمُ

میں اون کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے پس اس خیال سے کہ ان کو خدا کے ساتھ ہمنشینی کا شرف ملجائے انھوں نے مخلوق کی مجلسوں کو چھوڑ دیا اور ذکر الہٰی پر قانع ہو گئے۔ اے قوم

لَا تَتَهَوَّسُوا أَنْتُمْ هَوَسٌ هٰذَا الْعِلْمُ لَا يَنْفَعُكُمْ بِلَا عَمَلٍ تَحْتَاجُونَ أَنْ تَعْمَلُوا

تم ہوسناک نہ بنو۔ تم بوالہوس ہو۔ یہ علم بغیر عمل کے تمہیں نفع نہ دیگا۔ تم اس بات کے حاجتمند ہو کہ اس سیاہی پر جو

بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَهُوَ حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُونَ بِهِ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَسَنَةً

سپیدی پر ہے یعنی احکام الہٰی پر عمل کرتے رہو۔ اون پر تمہارا عمل برابر روزانہ و سالانہ رہے

بَعْدَ سَنَةٍ حَتَّى تَقَعَ بِأَيْدِيكُمْ ثَمَرَتُهُ يَا غُلَامُ عِلْمُكَ يُنَادِيكَ أَنَا حُجَّةٌ عَلَيْكَ

تاکہ اوس کا پھل تمہارے ہاتھوں میں آئے نتیجہ ملے۔ اے غلام تیرا علم تجھ کو ندا دیتا ہے پکارتا ہے کہ اگر تو نے میرے موافق

إِنْ لَمْ تَعْمَلْ بِي وَحُجَّةٌ لَكَ إِنْ عَمِلْتَ بِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

عمل نہ کیا تو میں تیرے اوپر حجت ہوں اور اگر عمل کیا تو تیرے واسطے حجت[2] ہوں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے

يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ تَرْتَحِلُ بَرَكَتُهُ وَتَبْقَى حُجَّتُهُ

کہ بہ تحقیق علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر عالم نے اوسکو قبول کیا عامل بنا تو بہتر ورنہ علم چلا جاتا ہے۔ اوس کی برکت چلی جاتی ہے اور اوسکی حجت

تَرْتَحِلُ شَفَاعَتُهُ لَكَ مِنْ مَوْلَاهُ وَيَنْقَطِعُ دُخُولُهُ عَلَيْكَ فِي حَوَائِجِكَ ارْتَحَلَ

باقی رہتی ہے مولی تعالیٰ سے علم کا تیرے لئے شفاعت کرنا چلا جاتا ہے اور تیری حاجتوں میں علم کا تم سے کام دینا منقطع ہو جاتا ہے۔

لُبُّهُ وَبَقِيَ قِشْرُهُ فَإِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ لَا يَصِحُّ مُتَابَعَتُكَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسکا مغز چلا جاتا ہے اور چھلکا باقی رہجاتا ہے۔ اسلئے کہ مغز علم عمل ہے۔ تیری پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] حدیث قدسی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ رب تعالیٰ نے فرمایا اور وہ علاوہ آیات قرآن مجید کے ہو۔ قادری غفرلہ۔
[2] تیرے واسطے حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھ کو نافع ہو۔ اور تیرے اوپر حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھے نقصان پہنچائے زبان عرب میں (علی) ضرر پر دلالت کرتا ہے (لام) نفع پر۔ قادری غفرلہ

تتی تعمل بما قال اذا عملت بما امرك به استقبل قلبك وسرك وادخلهما على

کے ساتھ بغیر اسکے کہ تو حضور کے تمام اقوال پر عمل کرے صحیح نہ ہوگی۔ جب تو حضور کے تمام حکموں پر عمل کرے گا تو تیرا قلب و باطن تیرا

ربهما عز وجل علمك ينا ديك ولكنك لا تسمعه لانه لا قلب لك اسمعه

استقبال کرے گا اور علم ان دونوں کو انکے رب کے پاس داخل کر دیگا۔ تیرا علم تجھ کو پکارتا ہے اور لیکن تو اوس کو نہیں سنتا اسلئے کہ تیرے قلب ہی

باذن قلبك وسرك واقبل قوله فانك تنتفع به العلم بالعمل يقربك الى

نہیں ہے ایسا سامع تو علم کی آواز کو قلب و باطن کے کان سے سن اور اوس کے قول کو قبول کر تو اسی سے نفع حاصل کر سکتا ہے علم والا علم تجھ کو اوس

العالم المنزل للعلم اذا عملت بهذا الحكم الذي هو العلم الاول نبعت عليك عين

عالم سے نزدیک کر دیگا جو علم کا اوتارنے والا ہے۔ جب تو اس حکم پر جو علم اول ہے عمل کرے گا تو تیرے اوپر دوسرے علم کا چشمہ

العلم الثاني يصير عندك عينان تجريان يحشي قلبك الحكم والعلم الظاهر

ابلنے لگے گا اور تیرے پاس دو چشمہ والے ہو جائینگے تیرا قلب حکم و علم ظاہر و باطن سے پُر ہو جائے گا

والباطن حينئذ تجب عليك زكوة ذالك تواسي به الاخوان والمريدين

اوس وقت تیرے اوپر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگی کہ تو اپنے بھائیوں اور مریدوں کی اوس کے ساتھ

زكوة العلم نشره ودعوة الخلق الى الحق عز وجل يا غلام من صبر قدر

غمخواری کرے۔ علم کی زکوٰۃ علم کا پھیلانا اور مخلوق الٰہی کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔ اے غلام جسنے صبر کیا اوسنے قدرت

قال الله تعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب كل بكسبك ولا تاكل

پالی جب قدر و قادر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انما یوفی الآیہ صابر بے شمار اجر پائینگے تو اپنے کسب سے کھا دین فروشی کر کر نہ کھا

بدينك اكتسب وكل وواسِ منه غيرك اكساب المؤمنين اطباق الصديقين

کسب کر اور کھا اور اوس سے دوسروں کی غمخواری کر مسلمانوں کی کمائی صدیقوں کے مطابق ہے۔

لاحظ لهم فيهم بالاضافة الى الفقراء والمساكين يتمنون ايصال الراحة

اون کے پیشوں محنت مزدوری کی غرض صرف خدمت فقرا و مساکین ہوتی ہے وہ خلق کو راحت پہونچانے کے متمنی رہتے ہیں

الى الخلق يطلبون بذالك رضى الحق عز وجل ومحبته لهم سمعوا قول النبي

اور اوس سے حق عز و جل کی رضامندی اور محبت طلب کرتے ہیں او نھوں نے نبی علیہ السلام

صلى الله عليه وسلم الناس عيال الله عز وجل

ارشاد سنا ہے۔ آدمی اللہ عز وجل کی عیال ہیں۔

٭ عیال زن اولاد کو بھی کہتے ہیں نیز اون کو جنکی نگہداشت ذمہ میں واجب اور نفقہ لازم ہو یہاں یہی آخر معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام خلق کا متکفل ہے ۱۲ قادری غفرلہ

وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَالْاَبْدَالُ اِلْتِفَاتُهُمْ اِلَى الْخَلْقِ صُمٌّ

اور محبوب تر آدمیوں کا طرف اللہ کی وہ ہے جو لوگوں کے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ اولیاء و ابدال خلق کی طرف نگاہ سے بہرے

بُكْمٌ عُمْيٌ لَمَّا قَرُبَتْ قُلُوْبُهُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُوْنَ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يُبْصِرُوْنَ

گونگے اندھے ہیں جب انکے قلوب حق عزوجل سے نزدیک ہو جاتے ہیں وہ غیر خدا کا کلام نہیں سنتے نہ غیر کو دیکھتے ہیں۔

يَحْجُبُهُمُ الْقُرْبُ وَيَغْشَاهُمُ الْهَيْبَةُ وَتُقَيِّدُهُمُ الْمَحَبَّةُ عِنْدَ مَحْبُوْبِهِمْ فَهُمْ

اون کو قرب الٰہی سے شرمت کا رونا آتا ہے اور اون کو ہیبت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور محبت الٰہی اون کے محبوب کے پاس اون کو مقید کر

بَيْنَ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ لَا يَمِيْلُوْنَ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا لَهُمْ اَمَامٌ بِلَا وَرَاءٍ يَخْدُمُهُمُ الْاِنْسُ

دیتی ہے پس وہ مقام جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں بائیں و دائیں متوجہ نہیں ہوتے اون کے لئے اگلا ہی رخ ہے بغیر پیچھے کے۔

وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ وَاَنْوَاعُ الْمَخْلُوْقَاتِ يَخْدُمُهُمُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ يُغَذِّيْهِمُ الْفَضْلُ

اون کی آدمی جن فرشتہ اور تمام مخلوقات خدمت کرتے ہیں اونکے حکم و علم خادم بنجاتے ہیں فضل الٰہی اون کو غذا دیتا ہے

وَيُرْوِيْهِمُ الْاُنْسُ مِنْ طَعَامِ فَضْلِهٖ يَاْكُلُوْنَ وَمِنْ شَرَابِ اُنْسِهٖ يَشْرَبُوْنَ

اور انس اون کو سیراب کرتا ہے وہ فضل الٰہی کے طعام سے کھانا کھاتے ہیں اور اوس کے شراب انس سے سیراب ہوتے ہیں۔

عِنْدَهُمْ شُغْلٌ مِنْ سَمَاعِ كَلَامِ الْحَقِّ فَهُمْ فِيْ وَادٍ وَالْخَلْقُ فِيْ وَادٍ يَاْمُرُوْنَ الْخَلْقَ

اون کے پاس کلام الٰہی کا سننا ایسا مشغلہ ہے کہ وہ دوسری طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے پس مردان خدا ایک جنگل و میدان میں ہیں

بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَوْنَ عَنْ نَهْيِهٖ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ

اور دوسری مخلوق دوسری میدان میں۔ مردان خدا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نیابت مخلوق الٰہی کو خدائی احکام بتانے منہیات سے روکتے ہیں

الْوَارِثُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ شُغْلُهُمْ رَدُّ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَرْكَبُوْنَ حُجَّتَهٗ

امر بالمعروف نہی عن المنکر انکا کام ہے حقیقۃ سرکار رسالت کے یہی وارث ہیں۔ انکا کام مخلوق کو خالق کے دروازہ کی طرف لوٹا لانا ہے

عَلَيْهِمْ يُوْقِعُوْنَ الْاَشْيَاءَ فِيْ مَوَاقِعِهَا يُعْطُوْنَ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ لَا يَاْخُذُوْنَ

یہی اللہ تعالیٰ کی حجت لوگوں پر قائم کر دیتے ہیں اور تمام چیزوں کو اون کے مقام پر لاکر رکھدیتے ہیں۔ ہر صاحب فضل کو اوسکا حصہ

حُقُوْقَهُمْ وَلَا يَسْتَوْفُوْنَ لِنُفُوْسِهِمْ وَطِبَاعِهِمْ يُحِبُّوْنَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

فضل دیتے رہتے ہیں وہ دوسروں کے حقوق نہیں لیتے اور اون پر اپنے نفوس و طبائع کیلئے قبضہ نہیں کرتے ہیں اونکی محبت

يُبْغِضُوْنَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّهُمْ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ فِيْهِمْ نَصِيْبٌ

اون کا بغض و دشمنی صرف اللہ عز و جل کے ہی لئے ہوتی ہے۔ یہ سرتا پا محو عشق الٰہی رہتے ہیں کسی غیر کا

ان میں حصہ نہیں۔

مَنْ تَمَّ لَهُ الْيَقِينُ تَمَّتْ لَهُ الصِّحَّةُ وَحَصَلَتْ لَهُ الْمَحَبَّةُ مِنَ الْخَلْقِ مِنَ الْإِنْسِ

جس کو بتمام خوبیاں یقین اور اس کو کامل صحت حاصل ہوئی نیز خلقت کو محبت ہو جاتی ہے اور تمامی انس و جن و فرشتے زمین و آسمان

وَالْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَالْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ يَا مُنَافِقُ يَا عَابِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ نَاسِيًا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

اور ان سے محبت کرنے لگتے ہیں اور مطیع ہو جاتے ہیں اے منافق اے خلق و اسباب کے پجاری حق عز و جل کے بھول جانے والے

تُرِيدُ أَنْ يَقَعَ بِيَدِكَ هٰذَا مَعَ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا عِزَّةَ أَسْلِمْ ثُمَّ

باوجود ان حالات کے جن میں تو مبتلا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ یہ مراتب اولیا تیرے قبضہ میں آ جائیں۔ دربار الٰہی میں تیری کوئی عزت و کرامت

تُبْ ثُمَّ تَعَلَّمْ ثُمَّ تَعْمَلْ وَأَخْلِصْ وَإِلَّا فَلَا تُهْدَى وَيْحَكَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَدَاوَةٌ غَيْرَ

نہیں اول تو اسلام لا پھر علم پڑھ پھر عمل کر پھر توبہ اخلاص کے ساتھ کر ورنہ تجھے ہدایت نہ ملیگی تیرے اوپر افسوس میرے اور تیرے درمیان میں کوئی عداوت

أَنِّي أَقُولُ الْحَقَّ وَلَا أُحَابِيكَ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَرَبَّيْتُ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِ

نہیں بجز اس کے کہ میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور کوئی فروگذاشت دین الٰہی کے معاملہ میں تجھ سے نہیں کرتا۔ میں نے مشائخین کرام کی سخت کلامی

الْمَشَايِخِ وَخُشُونَةِ الْغُرْبَةِ وَالْفَقْرِ إِذَا ظَهَرَ مِنِّي إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور مسافرت و فقر کی سختی میں تربیت پائی ہے جب میں تجھ سے کچھ کلام کروں تو تو اسکو اس حالت میں سن اور قبول کر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے

فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي أَنْطَقَنِي بِهِ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ فَادْخُلْ عُرْيَانًا عَنْ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ

بیلئے کہ اسی نے اس کلام کے ساتھ مجھ کو گویا کیا ہے جب تو میرے پاس آئے تو اپنے نفس و خواہشات سے برہنہ ہو کر آ۔

لَوْ كَانَ لَكَ بَصِيرَةٌ لَرَأَيْتَنِي أَيْضًا عُرْيَانًا وَلٰكِنْ آفَةُ فَهْمِكَ السَّقِيمِ يَا مُرِيدُ

اگر تجھے بصیرت ہوتی تو تو مجھے بھی ان چیزوں سے برہنہ دیکھتا لیکن تیری خراب سمجھ کی آفت ہے اے میرے مرید

صُحْبَتِي وَالْاِنْتِفَاعِ بِي حَالَتِي لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ فَمَنْ يَتُوبُ عَلَى

صحبت اور مجھ سے نفع لینے کے خواہشمند میری ایسی حالت ہے کہ جسمیں خلق ہے نہ دنیا اور نہ آخرت پس جو شخص میرے ہاتھ پر توبہ کرے

يَدَيَّ وَيَصْحَبُنِي وَيُحْسِنُ ظَنَّهُ فِيَّ وَيَعْمَلُ بِمَا أَقُولُ هٰكَذَا يَكُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ

اور میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ حسن ظن رکھے اور جو کچھ میں کہوں اوسپر عمل کرے وہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا۔

عَزَّ وَجَلَّ الْأَنْبِيَاءُ يُرَبِّيهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ وَالْأَوْلِيَاءُ يُرَبِّيهِمْ بِالْحَدِيثِ

ر۔ تعالٰی جل مجدہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تربیت اپنے کلام و وحی سے فرماتا ہے اور اولیاء اللہ کی (رحمۃ اللہ علیہم) تربیت اپنی

الْحَدِيثُ هُوَ الْإِلْهَامُ لِقُلُوبِهِمْ لِأَنَّهُمْ أَوْصِيَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَخُلَفَاؤُهُمْ وَغِلْمَانُهُمْ

حدیث سے جو کہ الہام قلبی ہے بتحقیق اولیاء اللہ انبیاء کرام کے وصی اور خلیفہ اور غلام ہیں۔

اَللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَکَلِّمٌ کَلَّمَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ھُوَ کَلِمَۃٌ لَا مَخْلُوْقٌ کَلِمَۃُ الْخَالِقِ کَلَّمَہٗ

اللہ عزوجل کلام کرنے والا ہے کلام اوس کی صفت ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے خود خالق و علام الغیوب نے ہی کلام کیا

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کَلَّمَہٗ بِکَلَامٍ فَھِمَہٗ وَبَلَغَ اِلٰی عَقْلِہٖ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَکَلَّمَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا

نہ مخلوق نے اور بلا واسطے خالق تعالیٰ نے موسیٰ ع سے ایسا کلام کیا جس کو وہ سمجھ گئے اور وہ کلام اونکی عقل تک پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَا وَاسِطَۃٍ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ ھُوَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ کلام فرمایا۔ یہ قرآن مجید ہمارے تمہارے درمیان میں اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جس کو

اَنْزَلَہٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَہٗ اِلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جبریل علیہ السلام نے اللہ کے پاس سے لاکر اوس کے رسول پاک پر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نازل کر دیا

کَمَا قَالَ وَاَخْبَرَ لَا یَجُوْزُ اِنْکَارُ ذٰلِکَ وَجُحُوْدُہٗ اَللّٰھُمَّ اھْدِ الْکُلَّ وَتُبْ عَلَی الْکُلِّ وَارْحَمِ

جیسا کہ اوسنے فرمادیا اور خبر دیدی جسکا انکار جائز نہیں اے اللہ تعالیٰ تو کل کو ہدایت دے اور کل پر توبہ ڈالدے اور کل پر رحمت بھیج

الْکُلَّ حُکِیَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُعْتَصِمِ بِاللّٰہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّہٗ قَالَ وَقْتَ حُضُوْرِ

امیر المومنین معتصم باللہ رح سے حکایت کی گئی ہے - کہ اوسنے وقت موت کہا تھا قسم بخدا میں

وَفَاتِہٖ وَاللّٰہِ اِنِّیْ تَائِبٌ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا فَعَلْتُ فِیْ حَقِّ اَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ مَعَ

اللہ کی طرف اوس فعل سے جو میں نے احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا ہے باوجود اسکے کہ میں

کَوْنِیْ مَا تَقَلَّدْتُ مِنْ اَمْرِہٖ شَیْئًا وَغَیْرِیْ کَانَ الْمُتَقَلِّدُ لِذٰلِکَ یَا مِسْکِیْنُ دَعِ الْکَلَامَ

خود اوسکا بانی نہ تھا میرے سوا دوسرے لوگ اوسکا سبب بنے تھے البتہ توبہ کرتا ہوں[1] اے مسکین ایسے امر میں کہ تجھے مفید

فِیْمَا لَا یَنْفَعُکَ اُتْرُکِ التَّعَصُّبَ فِی الْمَذْھَبِ وَاشْتَغِلْ بِشَیْءٍ یَّنْفَعُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

نہ ہو کلام اور گفتگو چھوڑ دے اور مذہبی امور میں تعصب[2] کو چھوڑ دے اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تجھے دنیا و آخرت میں نافع ہو۔

---

[1] مختصر اصل واقعہ یہ ہے کہ معتصم باللہ کے زمانہ میں اوس کے دربار میں چند معتزلہ نے دخل پا لیا تھا انھوں نے یہ خراب عقیدہ پھیلایا کہ قرآن مخلوق و حادث ہے امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے دلائل شرعیہ سے اون سے اختلاف کیا معتصم پر معتزلہ کا رنگ چڑھا ہوا تھا اس وجہ سے امام حنبل علیہ الرحمہ کے درّے لگوا کر مقید کر دیا لیکن آپ نے حق گوئی نہ چھوڑی اور آخر تک یہی فرماتے رہے کہ قرآن مجید کلام الٰہی غیر مخلوق ہے ۱۲ - قادری عفی لہٗ -

[2] یعنی اگر کوئی امر خلاف حق ہو اور تجھے معتبر ذرائع سے اوس کا باطل ہونا معلوم ہو جاوے تو وہ قابل ترک ہے اوس کا چھوڑ دینا چاہیے اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ مذہب کو مضبوطی کے ساتھ لازم نہ پکڑے دین میں شدید نہ بنے جیسا کہ بعض نادان کہہ اوٹھتے ہیں ۱۲ - قادری عفی لہٗ -

سَتَرٰی عَنْ قَرِیْبٍ خَبَرَكَ وَتَذْكُرُ كَلَامِیْ سَوْفَ تَرٰی عِنْدَ الطِّعَانِ وَلَیْسَ عَلٰی

عنقریب تو اپنی حالت و نتیجہ کو دیکھیگا اور میرے کلام کو یاد کریگا تو عنقریب معرکوں میں نیزہ بازی کے وقت ایسی حالت میں کہ تیرے سر پر خود

رَأْسِكَ خُوْذَةٌ اَیْشٍ یَدُوْرُ عَلَیْكَ الْجِرَاحَاتُ اَفْرِغْ قَلْبَكَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْیَا فَاِنَّكَ مَاْخُوْذٌ

نہوگا معلوم ہوگا کہ کتنے زخم کاری اوسپر کس وجہ سے پورے ہونگے۔ تو اپنے قلب کو دنیا کے مقاصد و غموں سے خالی کرلے بہ تحقیق تو اون کی وجہ سے

مِنْهَا عَنْ قَرِیْبٍ لَا تَطْلُبْ طِیْبَةَ الْعَیْشِ فِیْهَا فَمَا یَقَعُ بِیَدِكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عنقریب ماخوذ ہونیوالا ہے (زیادہ دنیا سے کوچ کرنے والا ہے) دنیا میں اچھا عیش و آرام طلب کر وہ تیرے ہاتھ نہ لگیگا۔ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

اَلْعَیْشُ عَیْشُ الْاٰخِرَةِ قَصِّرْ اَمَلَكَ وَقَدْ جَاءَكَ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا لِاَنَّ الزُّهْدَ كُلَّهٗ

عیش بس آخرت کا عیش ہے۔ اپنی امید و آرزو کو کوتاہ کر کہ تجھ کو دنیا میں زہد ملجائے بہ تحقیق سارا زہد یہی امید کا کوتاہ کردینا

قَصْرُ الْاَمَلِ اُهْجُرْ اَقْرَانَ السُّوْءِ وَاقْطَعِ الْمَوَدَّةَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهُمْ وَاَوْصِلْهَا

ہے۔ برے ہمنشینوں کو چھوڑدے تیرے اور اون کے درمیان میں جو دوستی ہے اوس سے قطع تعلق کرلے۔ اور

بَیْنَكَ وَبَیْنَ الصّٰلِحِیْنَ اُهْجُرِ الْقَرِیْبَ مِنْكَ اِذَا كَانَ مِنْ اَقْرَانِ السُّوْءِ وَاَوْصِلِ الْبَعِیْدَ

اپنے اور صالحین کے درمیان دوستی جوڑلے۔ جو تیرا قرابت دار برے ہمنشینوں سے ہو اوس کو چھوڑدے اور جو دور والا اچھے ہمنشینو

مِنْكَ اِذَا كَانَ مِنْ اَقْرَانِ الْخَیْرِ كُلُّ مَنْ وَادَدْتَهٗ صَارَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ قَرَابَةٌ

ہو اوس کے ساتھ دوستی جوڑ جس سے تو دوستی کریگا اوس کا اور تیرے درمیان میں قرابت ہوجائے گی جس سے تو دوستی کرے اوس کو

فَانْظُرْ لِمَنْ تُوَادِدُ وَقِیْلَ لِبَعْضِهِمْ مَا الْقَرَابَةُ قَالَ الْمَوَدَّةُ دَعْ عَنْكَ طَلَبَ مَا قُسِمَ

اولاً آزمالے۔ بعض لوگوں سے سوال کیا گیا قرابت کیا چیز ہے جواب ملا باہمی دوستی۔ مقسوم (جو قسمت میں لکھا ہوا ہے) اور غیر مقسوم

وَمَا لَمْ یُقْسَمْ فَاِنَّ طَلَبَكَ لِمَا قَدْ قُسِمَ تَعَبٌ وَطَلَبَكَ لِمَا لَمْ یُقْسَمْ مَقْتٌ

کی طلب چھوڑدے تیرا مقسوم کو طلب کرنا بیکار و مشقت میں پڑنا ہے وہ تو ملے ہی گا۔ اور تیرا غیر مقسوم کو طلب کرنا عذاب جانی

وَخِذْلَانٌ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ عُقُوْبَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور رسوائی ہے اور اسی معنے کر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بندہ کے واسطے ایسی چیز کا طلب کرنا جو اوس کے لئے قسمت

لِعَبْدِهٖ طَلَبُهٗ مَا لَمْ یُقْسَمْ لَهٗ یَا غُلَامُ اِسْتَدِلَّ بِصَنْعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ تَفَكَّرْ فِی

میں نہیں لکھی گئی منجملہ عقوبات الہی کے ہے۔ اے غلام اللہ تعالے کی مصنوعات سے اوس کے وجود پر دلیل پکڑ اور اوس کی صنعت و

الصَّنْعَةِ وَقَدْ وَصَلْتَ اِلَی الصَّانِعِ اَلْمُؤْمِنُ الْمُوْقِنُ الْعَارِفُ لَهٗ عَیْنَانِ

کاریگری میں تفکر کر بیشک تو اوس کے صانع بنانیوالے کی طرف پہنچ جائیگا۔ یقین والے مسلمان عارف باللہ کے دو ظاہری

ظاهرتان وعينان باطنتان فيرى بالعينين الظاهرتين ما خلق الله عز وجل

ہوتی ہیں اور دو باطنی آنکھیں۔ پس وہ اپنی ظاہری آنکھوں سے زمین والی مخلوق کو دیکھتا ہے۔

في الأرض ويرى بالعينين الباطنتين ما خلق الله عز وجل في السموات ثم يرفع الحجب

اور باطنی آنکھوں سے آسمان والی مخلوق کو دیکھتا ہے پھر اوس کے قلب سے

عن قلبه فيراه بلا تشبيه ولا تكييف فيصير مقربا محبوبا والمحبوب

پردہ اٹھ جاتا ہے پس وہ اللہ عز وجل کو بلا تشبیہ و بلا کیفیت کے دیکھتا ہے اور وہ مقرب الٰہی اور محبوب خدا ہو جاتا ہے اور محبوب سے

لا يكتم عنه شيء إنما يرفع الحجب عن قلبه إذا تعرى عن الخلق وعن النفس

کوئی شے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ جب یہ اپنے نفس طبیعت خواہشات و شیاطین و خلق سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

والطبع والهوى والشياطين وألقى مفاتيح كنوز الأرض من يده واستوى عنده

اور اپنے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پھینک دیتا ہے اور اوس کے نزدیک پتھر مٹی یکساں ہو جاتے ہیں تو اس کے قلب سے حجاب دور کر دیے جاتے ہیں

الحجر والمدر كن عاقلا تدبر ما أقول وتفهم فإني نلت الكلام أتكلم

تو عقلمند بنجا جو کچھ میں کہتا ہوں اوسپر غور کر اور سمجھ۔ بہ تحقیق میں نے کلام پا لیا ہے میں اوس کے مغز و باطن کے ساتھ

بجوهره بباطنه نسيجه بمبانيه يا غلام لا تشك من الخالق إلى الخلق بل

کلام کرتا ہوں اور اوس کے حقیقی معنے ظاہر کر دیتا ہوں۔ ای غلام خالق کی شکایت خلق کی طرف نہ لیجا بلکہ جو گلہ شکوہ ہو

اشك إليه هو الذي يقدر وأما غيره فلا من كنوز البر كتمان المصائب والأمراض و

اوسی کی طرف لیجا وہی قدرت والا ہے اوس کے غیر کو قدرت نہیں مصیبتوں اور بیماریوں اور صدقہ کا مخفی رکھنا منجملہ نیکیوں کے خزانوں کے ہے

الصدقة تصدق بيمينك واجتهد أن لا تعلم شمالك أخذ من بحر الدنيا

اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ اوس کو تیرا دایاں ہاتھ بھی نہ جانے۔ دنیا کے سمندر سے بچ اوس میں

فقد غرق فيه خلق كثير ما ينجو منه إلا آحاد الخلق هو بحر عميق يغرق الكل غير

کثرت سے مخلوق ڈوب چکی ہے۔ کوئی کوئی ہی اوس سے نجات پاتا ہے۔ وہ بہت گہرا دریا ہے وہ ہر ایک کو ڈبو دیتا ہے

أن الله عز وجل ينجي منه من يشاء من عباده كما ينجي المؤمنين يوم القيمة من

البتہ اللہ عز وجل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نجات دیدیتا ہے جیسے کہ مسلمانوں کو قیامت کے دن دوزخ سے نجات دیگا۔

النار إن الكل يعبرون عليها وينجي الله عز وجل من يشاء من عباده قال الله عز وجل وإن

بہ تحقیق دوزخ پر ہر ایک کو عبور کرنا ہے (پل صراط اوس پر قائم ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیگا دوزخ سے نجات دیدیگا اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

بحکم الآیۃ واردھا کان علی ربک حتما مقضیا. یقول اللہ عز وجل للنار کونی بردا و

وان منکم الا واردھا تم میں کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر نہ آئے خدا کا حتمی وعدہ پورا کیا گیا ہے دوزخ سے فرمان الٰہی ہوگا تو سلامتی کے ساتھ

سلاما حتی یجوز عبادی المؤمنین بی المخلصون لی الراغبون فی الزاھدون

ٹھنڈی ہو جانا کہ تجھ پر سے میرے ایماندار بندے جو میرے لئے اخلاص کرنے والے میری طرف رغبت کرنے والے اور میرے غیر سے نفرت کرنے والے

فی غیری یقول لھا ذلک کما قال لنار نمرود التی اوقد بھا حتی یحرق فیھا

بلا ضرر گزر جائیں یہ ارشاد الٰہی دوزخ سے ویسا ہی ہوگا جیسے کہ نار نمرود سے جو ابراہیم علیہ السلام کے جلا دینے کے واسطے

ابراھیم علیہ السلام. یقول اللہ عز وجل یا بحر الدنیا اما انا لا تغرق ھذا العبد

ارشاد ہوا تھا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم۔ جب نیل کے سمندر سے کسی کو نجات دینا مقصود ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے سمندر

المراد المحبوب فینجو منہ ویصیر علی الیبس کما نجی موسی علیہ السلام وقومہ

میرے اس محبوب و مقصود بندے کو امان دے غرق نہ کرنا پس یہ محبوب بندہ اوس سے نجات پالیتا ہے اور خشکی پر سیر کرتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور اون کی قوم کو

من ذلک البحر یؤتی فضلہ من یشاء ویرزق من یشاء بغیر حساب

دریائے نیل سے نجات دی تھی۔ رب تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

الخیر کلہ بیدہ والعطاء والمنع بیدہ والغنی والفقر بیدہ والعز والذل بیدہ

کل بھلائیاں اور عطائیں دینا منع کرنا امیر بنانا فقیر کر دینا اوسی کے ہاتھ ہے عزت و ذلت بھی اوس کے ہاتھ میں ہے

ما لاحد معہ شیء فالعاقل من یلزم بابہ ویعرض عن باب غیرہ یا مدبر اراک

اوس کے ساتھ میں کسی غیر کے قبضہ میں کچھ نہیں۔ پس عقلمند وہی ہے جو اوس کے دروازہ کو لازم پکڑ لے اور غیر کے دروازہ سے منھ پھیر لے۔ اے بدبخت

ترضی الخلق وتسخط الخالق تخرب آخرتک بعمارۃ دنیاک عن قریب انت ما

میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو خلق کو راضی کرتا ہے اور خالق کو ناراض تو دنیا کی عمارت بنا کر اپنی آخرت کو برباد و ویران کر رہا ہے۔ تو عنقریب پکڑا جائیگا

خوذ یاخذک الذی اخذہ الیم شدید اخذہ الوان کثیرۃ یاخذک بالعزل

تجھ کو وہی پکڑے گا جس کی پکڑ سخت دردناک ہے جس کی پکڑ رنگ برنگ مختلف طریقوں کی ہے۔ وہ کبھی تجھے تیری حکومت سے

عن ولایتک یاخذک بالمرض والذل والفقر یاخذک بتسلیط الشدائد والغموم

موقوف کر کے پکڑیگا کبھی بیماری اور ذلت و محتاجی سے۔ کبھی تیرے اوپر سختیوں اور غموں کو مسلط کر کر۔ کبھی مخلوق کی

والھموم یاخذک بتسلیط السنۃ الخلق وایدیھم علیک کل مخلوقاتہ یسلطھا علیک

زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے اوپر مسلط کر کر۔ وہ اپنی کل مخلوقات کو تیرے اوپر مسلط کر دے گا۔

تنبہ یا نائم اللہم یقظنا بک و معک آمین یا غلام لا تکن فی جمعک الدنیا کحاطب

اے غافل ہوشیار ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لئے اور اپنے ساتھ بیدار رکھ آمین۔ اے غلام تو دنیا حاصل کرنے میں رات کے لکڑہارے کی طرح جمع

اللیل لا یدری ما یقع بیدہ الی آلتک فی تصرفاتک کحاطب لیلۃ فی لیلۃ

کرنے والے نہ ہو جو نہیں جانتا کہ اوس کے ہاتھ میں کیا آتا ہے۔ اپنے تصرفات میں رات کے لکڑہارے کی طرح نہ ہو جو اندھیری رات میں لکڑیاں جمع کرتا ہے

ظلماء لا قمر فیہا ولا ضوء معہ ہو فی دخلہ کثیرۃ الدغل والحشرات

کہ جس میں چاند نہ ہو اور نہ اوس کے ساتھ روشنی ہو وہ ایسے بن میں جس میں گھنی جھاڑیاں اور ہلاک کرنے والے موذی جانور ہیں

القاتلۃ فیوشک ان یقتلہ شیء منہا علیک بالاحتطاب نہارا فان ضوء الشمس

قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شے اوسے ہلاک کر دے۔ تو دن میں لکڑیاں جمع کرنے والا بن (یعنی غفلت چھوڑ کر ہوشیاری سے کام کر) پس بہ تحقیق آفتاب کی

یمنعک ان تاخذ ما یضرک کن فی تصرفاتک مع شمس التوحید والشرع والتقوی

روشنی تجھے ضرر رساں چیزوں کے حملے سے روک دیگی۔ تو اپنے تصرفات کاروبار میں توحید و شرع اور تقویٰ و پرہیزگاری کے آفتاب کے ساتھ رہ

فان ہذہ الشمس تمنعک عن الوقوع فی شبکۃ الہوی والنفس والشیطان والشرک

بہ تحقیق یہ آفتاب تجھے خواہشات نفسانیہ اور نفس و شیطان شرک کے جال و پھندے سے روک دیگا

بالحق تمنعک عن العجلۃ فی سیرک ویحک لا تعجل فان من استعجل اخطأ او کاد

اور تیری چال و سیر میں عجلت ہے اوس سے تجھے منع کریگا۔ تجھ پر افسوس جلدی نہ کر۔ جو کام میں عجلت کرتا ہے خطا کرتا ہے یا اوس کے قریب ہو جاتا ہے

ومن تانی اصاب او کاد ای قارب ان یصیب العجلۃ من الشیطان والتؤدۃ

اور جو تاخیر سے سمجھ کر کام کرتا ہے صائب ہوتا ہے یا قریب بصواب۔ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور تاخیر و آہستگی

من الرحمن اکثر ما یحملک علی العجلۃ الحرص علی جمع الدنیا اقنع فان القناعۃ

رحمان کی جانب سے۔ اکثر جو چیز کہ تجھے عجلت جلد بازی پر برانگیختہ کرتی ہے دنیا کے جمع کرنے کی حرص ہے۔ قناعت کر۔ بہ تحقیق قناعت

کنز لا ینفد کیف تطلب ما لا یقسم لک ولا یقع بیدک قط اقنع بما

ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ اوس چیز کو جو تیرے لئے مقسوم نہیں اور کبھی تیرے قبضہ میں نہ آسکے گی کیوں طلب کرتا ہے۔ جو چیز

یعنیہ لک وارض بہ وازہد فی غیرہ الزم حتی تصیر عارفا باللہ

تیرے لئے کار آمد ہے اور ضروری اوس پر راضی ہو جا اور قناعت کر لے اور اوس کے ماسوا میں بے رغبتی کر۔ اسی امر کو لازم پکڑ تاکہ تو

عز وجل فحینئذ تصیر غنیا عن کل شیء تتفقہ قلبک ویصفو سرک یعلمک ربک عز وجل

عارف باللہ ہو جائے۔ اس حالت میں تو ہر چیز سے بے پروا ہو جائیگا تیرا قلب اسرار معرفت سمجھنے لگیگا اور تیرا اسرار باطن صاف ہو جائیگا اور تیرا رب تعالیٰ تجھے تعلیم دیگا۔

فَتَكُونُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِ رَأْسِكَ وَالْآخِرَةُ فِي عَيْنِ قَلْبِكَ وَمَا سِوَى الْحَقِّ

پس دنیا تیری سر کی آنکھوں میں اور آخرت تیرے قلب کی آنکھوں میں اور ماسوے اللہ تیری سر کی آنکھوں میں

عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْنِ سِرِّكَ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

ذلیل معلوم ہونگے تیرے نزدیک سوا حق تعالے کے اشیا سے کوئی شے بڑی عظمت والی نہ رہے گی۔

فَحِينَئِذٍ تُعَظَّمُ عِنْدَ كُلِّ الْخَلْقِ يَا غُلَامُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ لَا يَبْقَى بَيْنَ يَدَيْكَ

اور تو اس حالت میں تمام مخلوق کے نزدیک معظم و محترم کر دیا جائے گا۔ اے غلام اگر تیرا ارادہ و مقصود یہ ہے کہ تیرے روبرو کوئی

بَابٌ مُغْلَقٌ فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ مِفْتَاحٌ لِكُلِّ بَابٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

دروازہ بند نہ رہے پس تو تقوی اختیار کر بہ تحقیق تقوی ہر دروازہ کی کنجی ہے اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا ہے ومن یتق الخ

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ لَا تُعَارِضِ الْحَقَّ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تقوی کرتا ہے اللہ تعالے اوس کے نکلنے کا دروازہ بنا دیتا ہے اور اوسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جسکا گمان بھی نہیں ہوتا

عَزَّ وَجَلَّ فِي نَفْسِكَ وَلَا فِي أَهْلِكَ وَلَا فِي مَالِكَ وَأَهْلِ زَمَانِكَ مَا تَسْتَحْيِي

تو حق تعالے سے اپنے نفس اپنے اہل اپنے مال اپنے اہل زمانہ کے بارے میں معارضہ جھگڑا نہ کر۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو

تَأْمُرُهُ يُغَيِّرُ وَيُبَدِّلُ أَنْتَ أَحْكَمُ مِنْهُ وَأَعْلَمُ مِنْهُ وَأَرْحَمُ مِنْهُ۔ أَنْتَ وَ

خدا کو تغیر و تبدل کا حکم دیتا ہے۔ کیا تو اوس سے بڑا حاکم اور زیادہ علم والا اور زیادہ رحمت والا ہے۔ تو اور

الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادُهُ هُوَ مُدَبِّرُكَ وَمُدَبِّرُهُمْ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَتَهُ

تمام مخلوق اوس کے بندے ہیں وہ تیرا اور تمام خلق کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اگر تو دنیا و آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُوتِ وَالْخَرَسِ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَأَدِّبُونَ

خدائے تعالی کی مصاحبت چاہتا ہے تو اپنے اوپر سکوت و گونگے پن کو لازم پکڑ چپ ہو جا اولیاء اللہ اوس کے روبرو ادب کرنے

بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَتَحَرَّكُونَ حَرَكَةً وَلَا يَخْطُونَ خَطْوَةً إِلَّا بِإِذْنٍ صَرِيحٍ مِنْهُ لِقُلُوبِهِمْ

والے ہیں۔ وہ اوس کے سامنے کسی قسم کی حرکت نہیں کرتے اور نہ ایک قدم اوٹھاتے ہیں جب تک اون کے قلبوں کو خدا کی

لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُبَاحَةِ وَلَا يَلْبَسُونَ وَلَا يَتَصَرَّفُونَ فِي جَمِيعِ

طرف سے صریح اجازت نہ ملے۔ نہ وہ مباح چیزوں میں سے کوئی چیز کھاتے ہیں نہ پہنتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ تمام سببوں میں سے

أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنٍ صَرِيحٍ لِقُلُوبِهِمْ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِيَامٌ مَعَ مُقَلِّبِ

کسی سبب میں تصرف کرتے ہیں جب تک کہ اونکے قلبوں کو خدا کی طرف سے صریح اجازت نہیں ملتی۔ اونکا قیام حق عز و جل کے ساتھ رہتا ہے

الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ وَلَا قَرَارَ لَهُمْ إِلَّا مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَلْقَوْنَهُ بِقُلُوبِهِمْ فِي

جو کہ قلوب اور آنکھوں کا لوٹ پوٹ کرنے والا ہے اون کو بغیر اپنے رب عزوجل کے قرار ہی نہیں سو دنیا میں وہ خدائے تعالیٰ سے

الدُّنْيَا وَبِأَجْسَادِهِمْ فِي الْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَائَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ملاقات اپنے قلوب سے کرتے ہیں اور آخرت میں اوس سے اپنے جسموں کے ساتھ ملیں گے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمکو دنیا و آخرت میں اپنی ملاقات

لَذِّذْنَا بِقُرْبٍ مِنْكَ وَالرُّؤْيَةِ لَكَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْضَى بِكَ عَمَّا سِوَاكَ

نصیب کر اور اپنے قرب و دیدار پاک سے لذت دینا اور اون لوگوں سے کر دے جو تیرے ماسوا کو چھوڑ کر تجھسے رضامند ہیں۔

وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ يَوْمِ الْأَحَدِ بِالرِّبَاطِ

اتوار کے دن صبح کے وقت ۱۰ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا

عَاشِرَةَ شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَإِنَّهُ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا جس کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولدیا جائے پس وہ اوس کو

لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ يَا قَوْمِ انْتَهِزُوا وَاغْتَنِمُوا بَابَ الْحَيَاةِ مَا

بسا غنیمت سمجھے تحقیق وہ نہیں جانتا کہ وہ دروازہ اوس سے کب بند کر دیا جائے گا۔ اے جماعت جبتک زندگی کا دروازہ کھلا

دَامَ مَفْتُوحًا عَنْ قَرِيبٍ يُغْلَقُ عَنْكُمْ اغْتَنِمُوا أَفْعَالَ الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ

ہوا ہے اوس کو غنیمت سمجھو وہ عنقریب بند کر دیا جائے گا جب تک تم قدرت رکھو اوس میں نیک کاموں کو غنیمت جانو

قَادِرِينَ عَلَيْهَا اغْتَنِمُوا بَابَ التَّوْبَةِ وَادْخُلُوا فِيهِ مَا دَامَ مَفْتُوحًا لَكُمُ اغْتَنِمُوا

غفلت نہ کرو توبہ کے دروازہ کو غنیمت جانو اور جب تک وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے اوس میں گھس جاؤ نیک صالح

بَابَ مُزَاحَمَةِ إِخْوَانِكُمُ الصَّالِحِينَ فَهُوَ مَفْتُوحٌ لَكُمْ يَا قَوْمِ

بھائیوں کے اجتماع کے دروازے کو غنیمت سمجھو وہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔ اے جماعت والون

اِبْنُوا مَا نَقَضْتُمْ اِغْسِلُوا مَا نَجَّسْتُمْ اَصْلِحُوا مَا اَفْسَدْتُمْ صَفُّوا مَا كَدَّرْتُمْ

جو عمارت تم نے توڑ ڈالی تھی اوسکو بنا لو۔ جو چیز تمنے ناپاک کرلی تھی اوسکو دھو ڈالو جسکو تم نے فاسد کردیا ہے اوسکی اصلاح کرلو

صَفُّوا مَا كَدَّرْتُمْ رُدُّوا مَا قَدْ اَخَذْتُمْ اِرْجِعُوْا اِلٰى مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

جسکو تم نے گدلا کرلیا ہے اوسے صاف کرلو۔ پھر وہ چیزیں جو تمنے دوسرے سے لیلی ہیں اون کو واپس کردو۔ پھر اپنے مولا عزوجل

مِنْ اِبَاقِكُمْ وَهَرَبِكُمْ يَا غُلَامُ مَا هٰهُنَا اِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ اَوِ الْخَلْقُ فَاِنْ

کی طرف یعنی گریز و نافرمانی سے رجوع کرلو۔ اسے غلام یہاں سوا خلق و خالق کے کوئی اور نہیں ہے پس اگر تو خالق کے

كُنْتَ مَعَ الْخَالِقِ فَاَنْتَ عَبْدُهٗ وَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَلْقِ فَاَنْتَ عَبْدُهُمْ لَا كَلَامَ

ساتھ ہوگیا پس تو اوسکا بندہ ہے اور اگر تو مخلوق کا ساتھی ہوا پس تو اون کا بندہ ہے۔ تیرا کلام جبتک کہ

لَكَ حَتّٰى تَقْطَعَ الْفَيَافِيَ وَالْقِفَارَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَتُفَارِقَ الْكُلَّ مِنْ حَيْثُ

تو اپنے قلب کے اعتبار سے میدانوں اور جنگلوں کو قطع کرے اور بحیثیت باطن ہر شے سے جدا ہوجائے معتبر و قابل

سِرِّكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْحَقِّ مُفَارِقُ الْكُلِّ قَدْ تَيَقَّنَ

قبول نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالےٰ کا طالب اوسکا ساتھی ہے اور ہر ایک شے سے جدا۔ اوس نے یقین کرلیا ہے

اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ

کہ مخلوقات میں سے ہر چیز اوسکے اور حق تعالےٰ کے درمیان میں ایک حجاب و پردہ ہے وہ جس کسی چیز کے ساتھ بھی ٹھہر

وَقَفَ اُحْتُجِبَ بِهٖ يَا غُلَامُ لَا تَكْسَلْ فَاِنَّ الْكَسْلَانَ يَكُوْنُ اَبَدًا مَحْرُوْمًا

جائیگا وہ اوسکے لئے خدا سے باعث حجاب ہوجائے گی۔ اسے غلام کاہل نہ بن کاہل آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

وَالنَّدَامَةُ فِي رِبْقَتِهٖ جَوِّدْ اَعْمَالَكَ وَقَدْ جَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ بِالدُّنْيَا

اور اوسکے گریبان میں ندامت ہوتی ہے تو اپنے اعمال کو اچھا بنا حق عزوجل نے تیرے اوپر دنیا و آخرت میں سخاوت و

وَالْاٰخِرَةِ كَانَ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْعَجَمِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا جَيِّدِيْنَ

اچھائی کی ہے۔ ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے اللہم اجعلنا جیدین (اے اللہ ہمیں اچھا کردے)

كَانَ يُرِيْدُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا جِيَادًا فَلَا يُطَاوِعُهٗ لِسَانُهٗ مَنْ ذَاقَ

اللہم اجعلنا جیادًا کہنے کا ارادہ فرماتے تھے کہ یہ لفظ صحیح تھا اول غلط لیکن اون کی زبان اون کی موافقت

فَقَدْ عَرَفَهٗ حُسْنُ الْعِشْرَةِ مَعَ الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ مَعَ حُدُوْدِ

نہ کرتی تھی۔ جو شخص اس کا مزہ چکھ لیتا ہے لذت پالیتا ہے تحقیق وہ معرفت الٰہی حاصل کرلیتا ہے اچھی عادت ہے جو اون کی

الشَّرْعِ وَرِضَاهُ حَسَنٌ مُبَارَكٌ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ذَالِكَ مَعَ خَرْقِ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِهِ

شرعی اور رضاء الٰہی کے ساتھ ہو مبارک و اچھی ہے اور لیکن جب یہ میل حدود شرعی مین سے کسی حد کو توڑ کر اور بغیر

وَعَدَمِ رِضَاهُ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ لَهُمْ لِقُبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَرَدِّهَا عَلَامَاتٌ

رضاء الٰہی کے ہو پس اوسمین بھلائی اور بزرگی نہین عبادتون کے مقبول و نامقبول ہونے کی اولیاء اللہ کے نزدیک علامتین

عِنْدَ اَهْلِ الصَّفَاءِ وَالْاِجْتِبَاءِ يَا غُلَامُ اِنْصَبْ شَبَكَةَ الدُّعَاءِ وَارْجِعْ اِلَى الرِّضَا

ہین۔ اے غلام۔ تو دعا کا جال بچھا دے دعا کر اور مرضی الٰہی کی طرف رجوع کر ؎

لَا تَدْعُوْا بِلِسَانِكَ وَقَلْبُكَ مُعْتَرِضٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا فَعَلَ فِي الدُّنْيَا

ایسی حالت مین زبانی دعا سے کیا نتیجہ جب قلب معترض ہو زبان و قلب دونون کو متوجہ کر کر دعا مانگ قیامت کے دن جو بھلائی برائی

مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَالنَّدَامَةُ هُنَاكَ لَا تَنْفَعُ وَالذِّكْرُ ثَمَّ لَا يَنْفَعُ الشَّانُ فِي تَذَكُّرِ الْيَوْمِ

دنیا مین کی ہے انسان یاد کریگا وہان شرمندگی اور یاد کچھ نفع نہ دے گی شان تو آج ہی کے یاد کرنے مین ہے

قَبْلَ الْمَوْتِ ذِكْرُ الْحَرْثِ وَالْبَذْرِ وَقْتَ حَصَادِ النَّاسِ لَا يَنْفَعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

قبل موت کے۔ کھیت کاٹتے وقت کھیتی اور بیج کا یاد کرنا سود مند نہین ہوتا۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ

مروی ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہان اچھا کھیت بوئیگا بھلائی کرے گا وہ قابل رشک ہوگا

غِبْطَةً وَّمَنْ زَرَعَ شَرًّا حَصَدَ نَدَامَةً اِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ اِنْتَبَهْتَ وَقْتًا لَا يَنْفَعُكَ

اور جو برائی کرے گا وہان ندامت اوٹھائیگا وقت موت اگر تو بیدار ہوا تو کیا فائدہ اوس وقت کی بیداری تجھ کو

الْاِنْتِبَاهُ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ نَّوْمِ الْغَافِلِيْنَ عَنْكَ الْجَاهِلِيْنَ بِكَ اٰمِيْنَ يَا غُلَامُ

فائدہ نہ دے گی اے اللہ تعالیٰ تو ہمین اپنے سے غافلون اور جاہلون کی نیند سے ہوشیار و بیدار کر دے آمین۔ اے غلام

صُحْبَتُكَ لِلْاَشْرَارِ تُوْقِعُكَ فِيْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ اِمْشِ تَحْتَ ظِلِّ

بردن کے ساتھ تیری صحبت تجھ کو اچھون سے بدگمانی مین ڈال دیگی تو قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَفْلَحْتَ يَا قَوْمُ

کی حدیثون قول و فعل کے سایہ مین چل تو تو نجات پائے گا۔ اے جماعت والو۔

؎ کیونکہ تیرا کام تو مانگنا ہے دینا نہ دینا اون کا اختیار دعا سے غافل نہ ہو۔

[illegible] کرد، بست دیس در بند آن مباش کہ شنید یا نشنید۔ قادری غفرلہ۔

اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ لَا تَغْفُلُوا زَمَانُكُمْ يَضِيعُ قَدِ اشْتَغَلْتُمْ

اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا و شرم کرو جو حیا کا حق ہے۔ تم غفلت نہ کرو تمہارا زمانہ ضائع ہو رہا ہے تم ایسی چیزوں کے جمع کرنے

بِجَمْعِ مَا لَا تَأْكُلُونَ وَتَأْمُلُونَ مَا لَا تُدْرِكُونَ وَتَبْنُونَ مَا لَا تَسْكُنُونَ كُلُّ

میں مشغول ہو جسے کھا نہ سکوگے اور ایسی چیزوں کی آرزو کر رہے ہو جسے پا نہ سکوگے اور ایسی عمارتیں بنا رہے ہو جس میں رہ نہ سکوگے

هٰذَا يَحْجُبُكُمْ عَنْ مَقَامِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ فَخَيَّمَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي قُلُوبِ الْعَارِفِينَ

یہ سب چیزیں تمہیں مقام رب عزوجل میں قیام کرنے سے تمہیں روک رہی ہیں۔ اللہ عزوجل کے ذکر نے عارفوں کے قلوب میں

وَيُحِيطُ بِهَا وَيُنْسِيهَا ذِكْرَ كُلِّ مَذْكُورٍ فَإِذَا تَمَّ هٰذَا فَالْجَنَّةُ هِيَ الْمَأْوٰى

ڈیرے ڈال دیئے ہیں ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ان کا یہ ذکر کل کے ذکر کو بھلا رہا ہے پس جب یہ امور کامل ہو جائیں

اَلْجَنَّةُ الْمَوْعُودَةُ الْمَنْقُودَةُ فِي الدُّنْيَا هِيَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقُرْبُ الْقَلْبِ مِنَ اللّٰهِ

تو جنت ہی جائے قرار ہے جو کہ موعود ہے۔ اور نقد جنت دنیا میں احکام تقدیری پر راضی رہنا اور قلب کی اللہ عزوجل

عَزَّوَجَلَّ وَمُنَاجَاتُهُ لَهُ وَرَفْعُ الْحِجَابِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَيَصِيرُ صَاحِبُ هٰذَا الْقَلْبِ

سے نزدیکی اور اوس سے مناجات اور حائل پردوں کا درمیان سے اوٹھا دینا ہے پس ایسے قلب والے کو اپنی تمام

فِي خَلْوَتِهِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيفٍ وَّلَا تَشْبِيهٍ

حالتوں میں بغیر بیان کیفیت اور بغیر تشبیہ خلوت میں معیت الٰہی حاصل رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَالْمَوْعُودَةُ هِيَ الَّتِي وَعَدَهَا

کا مثل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَّلَا شَكٍّ

مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے اور بغیر کسی حجاب و شک کے دیدار الٰہی سے مشرف ہونا ہے اور کل بھلائیاں

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالشَّرُّ عِنْدَ غَيْرِهِ الْخَيْرُ فِي الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ وَالشَّرُّ فِي الْإِدْبَارِ عَنْهُ

اللہ کی طرف سے ہیں اور برائی غیر اللہ کی طرف سے بھلائی و خوبی اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے اور برائی اوس سے روگردانی

كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ عَلَيْهِ عِوَضًا فَهُوَ لَكَ عَمَلٌ تُرِيدُهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ لَهُ إِذَا

میں ہر عمل جس پر تو بدلہ کا خواہشمند ہو وہ تیرے لئے ہیں اور ہر عمل جس سے تیرا مقصود ذات الٰہی ہو وہ اللہ کے لئے۔ جب تو

عَمِلْتَ وَطَلَبْتَ الْعِوَضَ كَانَ جَزَاءُكَ بِمَخْلُوقٍ وَإِذَا عَمِلْتَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ جَزَاءُكَ

عمل کر کر اوس کا بدلہ مانگے گا تو تیرا بدلا ایسی چیز ہوئی جو کہ مخلوق ہے اور جب تو عمل خالصاً لوجہ اللہ کریگا تو تیرا بدلہ

قُرْبِهِ لَكَ مِنْهُ وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ لَا تَطْلُبِ الْعِوَضَ عَلَى أَعْمَالِكَ فِي الْجُمْلَةِ آثِرِ

قرب الٰہی و دیدار الٰہی ہوگا۔ اپنے اعمال کا بدلہ مت مانگ۔ فی الجملہ بمقابلہ مولےٰ تعالےٰ کے

الدُّنْيَا وَآثِرِ الْآخِرَةِ وَآثِرِ مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِ أُطْلُبِ

دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کیا چیز ہے سب ہیچ ہے کچھ بھی نہیں تو منعم کو طلب کر

الْمُنْعِمَ لَا تَطْلُبِ النِّعْمَةَ أُطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ

نعمت کی خواہش نہ کر گھر سے پہلے پڑوسی کی جستجو کر بعد جستجو کرنے فائدہ ہے اللہ تو ہر شے سے پہلے موجود

شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَ

اور ہر شی کا وجود میں لانے والا اور ہر شے سے بعد موجود رہنے والا ہے۔ تو موت کی یاد اور آفتوں پر صبر کو لازم پکڑ اور

الصَّبْرِ عَلَى الْآفَاتِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ إِذَا تَمَّتْ لَكَ

تمام حالتوں پر اللہ عز وجل پر بھروسہ رکھ۔ جب تمہیں یہ تینوں خصلتیں کامل طور سے

هٰذِهِ الثَّلٰثُ الْخِصَالُ جَاءَكَ الْمُلْكُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِحُّ

حاصل ہو جائیں گی تو تجھے سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ موت کی یاد سے تیرا زہد درست ہو

زُهْدُكَ وَبِالصَّبْرِ تَظْفَرُ بِمَا تُرِيدُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالتَّوَكُّلِ تَخْرُجُ

جائے گا اور صبر کرنے سے جن چیزوں کی کہ تو رب تعالےٰ سے خواہش کرتا ہے ان سب پر تو فتحمند ہو جائے گا اور

الْأَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَتَنَحَّى عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

توکل سے تمام چیزیں تیری قلب سے نکل جائیں گی اور ترا تعلق رب عز وجل سے ہو جائے گا اور تجھ سے دنیا و آخرت

وَمَا سِوَى الْمَوْلٰى يَأْتِيكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكِلَايَةُ وَالْحِمَايَةُ مِنْ كُلِّ

اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائیں گے ہر طرف سے تجھے راحت آئے گی اور ہر جانب سے تیری حفاظت و حمایت ہو گی۔

جَانِبٍ يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِكَ السِّتِّ لَا يَبْقٰى لِأَحَدٍ مِنَ

تیرا مولےٰ تعالےٰ چھوں جہتوں سے تیری حفاظت فرمائے گا خلق میں سے کسی کو تیرے اوپر راستہ نہ رہے گا کہ

الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيلٌ تُسَدُّ عَنْكَ الْجِهَاتُ وَتُغْلَقُ عَنْكَ الْأَبْوَابُ تَصِيرُ

تجھ پر کوئی غالب آ سکے تمام جہات تجھ سے روک دی جائیں گی اور تمام دروازے تیرے جانب سے بند کئے جائیں گے۔ تو

مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

منجملہ اون لوگوں کے ہو جائے گا جسکی نسبت ارشاد باری ہے کہ ان عبادی الآیہ اے شیطان میرے بندوں پر تجھے کچھ حکومت نہیں۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُوَحِّدِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَرَوْنَ الْخَلْقَ

شیطان لعین کی موحد و مخلص بندون پر جنکے عمل خدا ہی کے لئے ہوتے ہین حکومت کیونکر ہو سکتی ہے۔ زبان تو

فِيْ اَعْمَالِهِمْ اَلنُّطْقُ فِي النِّهَايَةِ يَكُوْنُ لَا فِي الْبِدَايَةِ اَلْبِدَايَةُ كُلُّهَا خَرَسٌ

انتہا مین کھلا کرتی ہے نہ کہ ابتدا کلام مین ابتدا تو کلیۃً گونگا پن ہے اور انتہا از سرتاپا گویائی مخلص کی

وَالنِّهَايَةُ كُلُّهَا نُطْقٌ اَلْمُخْلِصُ مُلْكُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ سُلْطَانُهٗ فِيْ سِرِّهٖ لَا اِعْتِبَارَ

بادشاہت دل مین حکومت و غلبہ باطن مین ہوتا ہے ظاہر کا اعتبار نہین

بِالظَّاهِرِ اَلنَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُلْكِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كُنْ اَبَدًا

ان مین وہ شاذ و نادر ہوتا ہے جو کہ جامع ہو درمیان ملک ظاہر و باطن کے۔ تو ہمیشہ اپنے حال

مُخْفِيًا لِحَالِكَ لَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَكْمُلَ وَيَصِلَ قَلْبُكَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

کو چھپاتا رہ۔ اور ہمیشہ ایسا رہ یہانتک کہ تو کامل ہو جاوے اور تیرا قلب واصل الی اللہ ہو جاوے۔

فَاِذَا كَمُلْتَ وَبَلَغْتَ لَا تُبَالِيْ حِيْنَئِذٍ كَيْفَ تُبَالِيْ وَقَدْ

پس جب تو اس درجۂ کمال پر پہنچ جاوے گا تو اوس وقت کسی کی پرواہ نہ کرے گا اور جب تو نے

تَحَقَّقْتَ حَالَكَ وَاَقَمْتَ فِيْ مَقَامِكَ وَاَحْدَقَ بِكَ حُرَّاسُكَ

اپنے حال کو درست کر لیا اور تو نے اپنے مقام پر قیام کر لیا اور تیرے نگہبانون نے تیرا احاطہ کر لیا

وَصَارَ الْخَلْقُ عِنْدَكَ كَالسَّوَارِيْ وَالْاَشْجَارِ وَاسْتَوٰى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ

اور تمام مخلوق تیری نگاہون مین مثل ستونون اور درختون کے ہو گئی اور مخلوق کی تعریف اور برائی کرنا

وَذَمُّهُمْ وَاِقْبَالُهُمْ وَاِدْبَارُهُمْ تَصِيْرُ بَانِيْهِمْ وَنَاقِضَهُمْ تَتَصَرَّفُ فِيْهِمْ

تیرے نزدیک برابر ٹھہرا اور اون کی توجہ و روگردانی یکسان ہوئی پھر تجھے پرواہ ہی کیون ہونے لگی ایسی حالت مین تو مخلوق

بِاِذْنِ خَالِقِهِمْ يُعْطِيْكَ الْحَلَّ وَالرَّبْطَ وَيَرِدُ التَّوْقِيْعُ اِلٰى يَدِ قَلْبِكَ وَ

کا بگاڑنے بنانے والا ہو جائے گا جس طور سے چاہے گا تو اپنے خالق کی اجازت سے اون مین تصرف کرنے

الْعَلَامَةُ اِلٰى يَدِ سِرِّكَ لَا كَلَامَ حَتّٰى يَصِحَّ هٰذَا وَاِلَّا فَكُنْ عَاقِلًا وَلَا تَتَهَوَّسْ اَنْتَ اَعْمٰى اُطْلُبْ

لگے گا خدائے تعالٰے تجھے حل و عقد کا منصب عطا فرماوے گا اور حکومت تیرے قلب کے ہاتھ
مین اور شناخت تیرے باطن کے ہاتھ مین آجائے گی۔ جب تک ایسی درست حالت نہ ہو گفتگو نہ کر
ورنہ عقل والا بن ہوسناکی نہ کر تو نابینا ہے اپنے لئے کور کش تلاش کر۔ تو جاہل ہے

مَنْ يَقُودُكَ أَنْتَ جَاهِلٌ اُطْلُبْ مَنْ يُعَلِّمُكَ فَإِذَا وَقَعْتَ بِهِ فَتَمَسَّكْ

اپنے لئے معلم ڈھونڈ۔ جب کوئی ایسا قابل تجھے مل جائے پس تو اوس کا دامن پکڑ لے اور

بِهِ وَاقْبَلْ قَوْلَهُ وَرَأْيَهُ وَاسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى الْجَادَّةِ فَإِذَا وَصَلْتَ إِلَيْهَا

اوس کے قول و رائے کو قبول کر۔ اور اوس سے سیدھا راستہ پوچھ۔ جب تو اوس کی رہنمائی سے سیدھی راہ پر پہنچ جائے

فَاقْعُدْ هُنَاكَ حَتَّى تُحَقِّقَ مَعْرِفَتَكَ لَهَا فَحِينَئِذٍ يَأْوِي إِلَيْكَ كُلُّ

پس وہاں جا کر بیٹھ جا تا کہ تو اوسے بخوبی پہچان لے۔ پس اس وقت میں ہر گم کردہ راہ تیری طرف رجوع کرے گا

ضَالٍّ وَتَصِيرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ مِنْ جُمْلَةِ الْفُتُوَّةِ حِفْظُ

اور تو فقراء و مساکین کا خوان بنجائے گا جو آئے وہ روحانی غذا کھائے۔ اللہ تعالےٰ کے اسرار کی حفاظت کرنا

سِرِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ طَلَبِ

اور مخلوق کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آنا منجملہ جوانمردی کے ہے۔ تو حق عز و جل کی تلاش اور ماسویٰ سے

الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالرِّضَاءِ بِهِ عَمَّا سِوَاهُ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ

کو چھوڑ کر محض خدا کی رضامندی کی تلاش سے کیوں جدا ہو رہا ہے کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا ؟

مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ

منکم من یرید الدنیا الخ تم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت کے متلاشی ہیں اور دوسری جگہ پر

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ إِنْ سَعِدَ بَخْتُكَ جَاءَتْكَ يَدُ الْغَيْرَةِ أَخْلَصَتْكَ مِنْ

فرمایا وہ اوسکی ذات کریمہ کی خواہش کرتے ہیں۔ اگر تیرا نصیبہ اچھا ہوتا تو تیرے پاس غیرت الٰہی کا ہاتھ آتا جو

يَدِ كُلِّ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخَذَتْ إِلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

تجھ کو ہر ایک ماسوی اللہ کے ہاتھ سے چھوڑا لیتا اور تجھ کو پکڑ کر قرب حق عز و جل کے دروازہ تک لیجاتا پس اوس جگہ

فَهُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ إِذَا تَمَّ لَكَ هٰذَا جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

اللہ کی ولایت ہے جو حق ہے اب بھی کوشش کر جب تجھے یہ کمال ملجائے گا دنیا و آخرت دونوں

خَادِمَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ أَطْلِقْ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاثْبُتْ عَلَى

بغیر ضرر و مشقت کے تیرے خادم بنجائیں گے ہاتھ جوڑے کھڑے رہیں گے۔ تو اللہ عز و جل کا دروازہ کھٹکھٹا اور اوسی پر

بَابِهِ فَإِنَّكَ إِذَا ثَبَتَّ هُنَاكَ أَتَتْ لَكَ الْخَوَاطِرُ فَتَعْرِفُ خَاطِرَ النَّفْسِ

ثابت قدم رہ پس جب تو وہیں ٹھہرا رہے گا تجھ پر سب خطرات ظاہر ہو جائیں گے تو نفس و خواہشات

وَخَاطِرَ الْهَوٰى وَخَاطِرَ الْقَلْبِ وَخَاطِرَ اِبْلِيْسَ وَخَاطِرَ الْمَلَكِ فَيُقَالُ
اور قلب اور شیطان اور فرشتہ اور حکم کے خطرات کو پہچاننے لگے گا اوسوقت تجھے کہا جائے گا یہ خطرات
لَكَ هٰذَا خَاطِرٌ حَقٌّ وَهٰذَا خَاطِرٌ بَاطِلٌ فَتَعْلَمُ كُلَّ وَاحِدٍ بِعَلَامَتِهٖ تَعْرِفُهَا
حق ہے اور یہ باطل پس تو ہر ایک کو اوس کی علامت سے دریافت کرلے گا۔ جب تو اس
اِذَا وَصَلْتَ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ اَتَاكَ خَاطِرٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَدِّبُكَ بِهٖ وَ
مقام تک پہنچ جائے گا تو تجھے حق عزوجل کی طرف سے خاطر آئے گی جو تجھے مودّب بنائے گی اور خبردار کردے گی
يُنَبِّئُكَ وَيُقِيْمُكَ وَيُقْعِدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَيَاْمُرُكَ وَيَنْهَاكَ يَا قَوْمُ
اور یہی تجھے کھڑا کرے گی اور بٹھلائے گی اور حرکت دے گی اور سکون بخشے گی نکوئی کا حکم دے گی اور برائی سے روکے گی۔ اے جماعت والوں
لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ وَلَا النُّقْصَانَ وَلَا التَّقَدُّمَ وَلَا التَّاَخُّرَ فَاِنَّ الْقَدَرَ قَدْ
تم زیادتی اور کمی اور تقدم و تاخر کو طلب نہ کرو۔ کیونکہ تقدیر علیحدہ علیحدہ تم میں سے ہر ایک کا احاطہ
اَحَاطَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ عَلٰى حِدَةٍ وَمَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ لَّهٗ كِتَابٌ وَتَارِيْخٌ يَخُصُّهٗ
کئے ہوئے ہے اور وہی ہونے والا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی کتاب و تاریخ مخصوص نہ ہو۔
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ رَبُّكَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْاَجَلِ
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تیرا رب مخلوق اور اوس کے خلق اور رزق اور اجل سے فارغ ہوچکا
جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ قَدْ فَرَغَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَضَاؤُهٗ سَابِقٌ وَلٰكِنْ جَاءَ
قلم تمام ہونیوالی چیزوں کو لکھ کر خشک ہوچکا بہ تحقیق ہر شے سے فارغ ہوگیا اوس کی قضا سابق ہے ولیکن حکم آیا اور
الْحُكْمُ وَسُتِرَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَالنَّهْيُ وَالْاِلْزَامُ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ عَلَى
اوس پر امر و نہی و الزام کا پردہ ڈالا گیا۔ پس کسی کو یہ حلال نہیں کہ وہ قضاء وقدر کے حکم پر حجت لائے جو
الْحُكْمِ بِمَا سَبَقَ بَلْ يَقُوْلُ لَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ يَا قَوْمُ
ہونا تھا ہوچکا بلکہ یوں کہے لا یسئل الایہ اللہ سے کسی فعل کا سوال نہ کیا جائے گا اور بندوں سے سوال کیا جائے گا اے جماعت والوں
اِعْمَلُوْا بِهٰذَا الظَّاهِرِ بِهٰذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ حَتّٰى يَحْكُمَ الْعَمَلُ بِبَاطِنٍ هٰذَا الْاَمْرُ
تم اس ظاہر پر عمل کرو جو سپیدی پر سیاہی ہے یعنی لکھی ہوئے ہے تاکہ تمہارا یہ عمل تمکو اس امر کے باطن کی طرف برانگیختہ
اِذَا عَمِلْتَ بِهٰذَا الظَّاهِرِ اَدَّاكَ اِلٰى فَهْمِ الْبَاطِنِ اَوَّلُ مَا يَفْهَمُ سِرُّكَ ثُمَّ يُمْلِيْ
کرے۔ جب تو اس ظاہر پر عمل کرلیگا تو یہ تیرا عمل باطن کے سمجھنے پر تجھے پہونچا دیگا تو باطن کو سمجھنے لگے گا اول

عَلٰی قَلْبِكَ وَ يُمْلِي قَلْبُكَ عَلٰی نَفْسِكَ وَتُمْلِي نَفْسُكَ عَلٰی لِسَانِكَ وَيُمْلِي

سمجھنے والی چیز تیرا اسرہے پھر اوس سے تیرے قلب پر اظہار ہوتا ہے بعدہٗ قلب سے تیرے نفس پر اور نفس سے

لِسَانُكَ عَلَی الْخَلْقِ يَتَعَدّٰی ذَالِكَ اِلَيْهِمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ

تیری زبان پر اور زبان سے مخلوق پر یہ امر مخلوق کی طرف ان واسطوں سے اون کی مصلحتوں اور بہبودی

يَا طُوْبٰی لَكَ اِنْ وَافَقْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ اَحْبَبْتَهٗ وَيْحَكَ قَدِ ادَّعَيْتَ

کے واسطے متعدی ہوتا رہتا ہے پہونچتا ہے مبارک ہو تجھی اگر تو حق عزوجل کی موافقت کر کر اوسکو اپنا محبوب

مَحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مِنْ شَرَآئِطِ مَحَبَّتِهٖ مُوَافَقَتُهٗ فِيْكَ وَ

سمجھنے لگے تجھ پر افسوس کہ تو تو خدا کی محبت کا دعویدار بن گیا آیا تجھ کو اس کی خبر نہیں کہ محبت کے لئے چند شرطیں ہیں

فِيْ غَيْرِكَ وَمِنْ شَرْطِهَا اَنْ لَّا تَسْكُنَ اِلٰی غَيْرِهٖ وَاَنْ تَسْتَاْنِسَ بِهٖ وَلَا

اپنے اور غیر کے معاملات میں خدا کی موافقت کرنا ماسوی اللہ کی طرف سکون نہ کرنا اور اللہ ہی سے انس

تَسْتَوْحِشَ مَعَهٗ اِذَا سَكَنَ حُبُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَ عَبْدٍ اَنِسَ بِهٖ وَ

پکڑنا اور اوس کے ساتھ رہنے سے وحشت نہ پکڑنا جب اللہ کی محبت کسی بندہ کے دل میں قرار پکڑ لی ہے وہ

اَبْغَضَ كُلَّ مَا يَشْغَلُهٗ عَنْهُ تُبْ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةِ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ

بندہ اوسی کے ساتھ انس پکڑ لیتا ہے اور ہر اوس چیز کو دشمن سمجھتا ہے جو اوس کو خدا کے انس سے روکے تو
اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر لے محبت الٰہی خلوت نشینی

بِالتَّخَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ وَالْكِذْبِ وَالنِّفَاقِ وَالتَّصَنُّعِ تُبْ وَاثْبُتْ

اور آرزو اور جھوٹ اور نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی ہے اس سے تائب ہو اور

عَلٰی تَوْبَتِكَ فَلَيْسَ الشَّاْنُ فِيْ تَوْبَتِكَ اَلشَّاْنُ فِيْ ثُبُوْتِكَ عَلَيْهَا لَيْسَ الشَّاْنُ

پھر توبہ پر قائم رہ محض توبہ کوئی شاندار چیز نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں شان ہے۔ تیرے درخت بو دینے میں

فِيْ غَرْسِكَ اَلشَّاْنُ فِيْ ثُبُوْتِهٖ وَتَغْصِيْنِهٖ وَثَمَرَتِهٖ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

کوئی شان نہیں شان تو اوس کے جمنے اور شاخوں کے پھوٹنے اور پھل لانے میں ہے حضور غوث الاعظم رضی اللہ

وَاَرْضَاهُ عَنَّا اَلْزِمُوْا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْفَقْرِ وَ

عنہ نے فرمایا حق عزوجل کی موافقت خوف اور نقصان فقیری اور امیری سختی اور نرمی بیماری اور

الْغِنٰی وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ فِي السُّقْمِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فِي الْعَطَاءِ وَ

عافیت خیر و شر ملنے نہ ملنے سب میں لازم پکڑو میرے خیال میں تمہارے لئے سوائے تسلیم اور

اَلْمَنْعِ مَا اَرٰی لَکُمْ دَوَآءً اِلَّا التَّسْلِیْمَ اِلَی الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قَضٰی عَلَیْکُمْ

راضی برضاء الٰہی رہنے کے کوئی دوا نہیں جب خدائے تعالیٰ تمہارے اوپر کوئی حکم جاری کرے اوس سے

بِشَیْءٍ لَا تَسْتَوْحِشُوْا مِنْہُ وَلَا تَتَنَازَعُوْا فِیْہِ وَلَا تَتَنَازَعُوْہُ فِیْہِ وَلَا تَشْکُوْا مِنْہُ

وحشت نہ کرو اور اوس میں جھگڑا نہ نکالو اور اوس کا گلہ اوس کے غیر سے نہ کرو تمہارا غیر سے خدا کا شکوہ گلہ تمہاری

اِلَی الْغَیْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِمَّا یَزِیْدُکُمْ بَلَآءً بَلْ سُکُوْتًا وَسُکُوْنًا وَخُمُوْلًا اُثْبُتُوْا بَیْنَ یَدَیْہِ

مصیبت و بلا کو اور بڑھا دیگا بلکہ سکوت و سکون اور گمنامی اختیار کرلو۔ اوس کے روبرو ثابت قدم رہو اور وہ جو

وَانْظُرُوْا مَاذَا یَعْمَلُ فِیْکُمْ وَبِکُمْ تَفْرَحُوْا عَلٰی تَغْیِیْرِہٖ وَتَبْدِیْلِہٖ اِذَا کُنْتُمْ مَعَہٗ ھٰکَذَا

کچھ تمہارے ساتھ اور تمہارے معاملات میں کرے اوس کو بخوشی دیکھے جاؤ اوس کی تبدیل و تغییر پر خوش رہو۔ جب تمہارا خدا کے ساتھ

لَاجَرَمَ یُغَیِّرُ الْوَحْشَۃَ بِالْاُنْسِ بِہٖ وَالتَّوَجُّدَ بِالْفَرْحَۃِ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ جَنَابِکَ

ایسا معاملہ ہو جائے گا یقیناً وہ تمہاری وحشت کو اُنس سے اور تمہارے غم کو خوشی سے بدل ڈالے گا۔ ای اللہ تعالےٰ تو

وَمَعَکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ہمیں اپنی حضوری میں اپنے ساتھ رکھ اور دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما۔

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الثُّلٰثَآءِ عَشِیَّۃً بِالْمَدْرَسَۃِ

۱۲ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسۂ قادریہ میں ارشاد فرمایا۔

ثَانِیْ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَۃَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ

یَا غُلَامُ اَیْنَ عُبُوْدِیَّۃُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ھَاتِ حَقِیْقَۃَ الْعُبُوْدِیَّۃِ وَخُذِ الْکِفَایَۃَ فِیْ

اے غلام اللہ تعالےٰ کی بندگی کہاں ہے تو حقیقی بندگی اور سچی غلامی حاصل کر اور اپنے تمام کاموں میں

جَمِیْعِ اُمُوْرِکَ اَنْتَ عَبْدٌ اٰبِقٌ مِّنْ مَّوْلَاکَ اِرْجِعْ اِلَیْہِ وَذُلَّ لَہٗ وَتَوَاضَعْ بِاَمْرِہٖ

کفایت اختیار کر خدا ہی کو کافی سمجھ۔ تو اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام ہے اوسی کی طرف واپس ہو اور اوسی کی طرف سر جھکا دے

بِالْاِمْتِثَالِ وَلِنَھْیِہٖ بِالْاِنْتِھَآءِ وَلِقَضَآئِہٖ بِالصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَۃِ اِذَا تَمَّ لَکَ

پست ہو جا۔ اوس کے حکم کی بجا آوری کے ساتھ اور اوس کے منع کیے ہوئے کام کے بازرہنے کے ساتھ اور اوس کے

هذا تمت عبوديتك لسيدك وجاءتك منه الكفاية قال الله عز وجل

مقدرات پر صبر و موافقت کے ساتھ تو واضح کر جب یہ کمال تجھ کو ملجائے گا تب تیری بندگی و غلامی تیرے آقا کے لیئے پوری ہو جائے گی اور اوس کی طرف سے تجھ کو کفایت نصیب ہو گی اللہ تعالے کا ارشاد ہی الیس اللہ الآیۃ

أليس الله بكاف عبده فاذا صحت عبوديتك له أحبك وقوى حبه في

کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کفایت کرنے والا نہیں۔ جب اللہ تعالے کے لئے تیری غلامی درست ہو جائے گی وہ تجھے اپنا محبوب

قلبك وانسك به قربك منه من غير تعب ولا طلب ولا تطيب لك صحبة

بنالے گا اور اپنی محبت تیرے قلب مین مضبوط کر دے گا اور اوس کے سبب سے بغیر مشقت و بغیر جستجو کے تجھے اپنا مونس بنالے گا اور تجھے اوس کے غیر کی صحبت اچھی نہ معلوم ہو گی

غيره فتكون راضيا عنه في جميع الاحوال فلو ضيق عليك الارض برحبها وسد

پس تو خدا سے تمام حالتوں مین راضی ہو جائے گا پس اگر وہ تجھ پر باوجود فراخی زمین کے زمین کو تنگ کر دے اور باوجود

عليك الابواب بسعتها لم تسخط عليه ولم تقرب باب غيره ولم تاكل

گنجائش و وسعت کے تیری اوپر دروازہ بند کر دے تو تو اوس پر غصہ نہ کر اور اوس کے غیر کے دروازہ کے قریب نہ جا اور اوس کے غیر کا

من طعام غيره تلتحق بموسى عليه السلام حيث قال الله عز وجل في حقه

کھانا نہ کھا۔ اوس وقت تو موسیٰ علیہ السلام سے ملجائے گا کہ اللہ تعالے نے اون کے حق مین فرمایا ہمنے اوپر پہلے ہی سے

وحرمنا عليه المراضع من قبل ربنا عز وجل عالم بكل شيء شاهد في كل شيء

دائیاں دودھ پلانے والی حرام کر دی تھین۔ ہمارا رب عز وجل ہر شے کا جاننے والا ہر شے مین گواہ ہے

حاضر على كل شيء رقيب مع كل شيء ومن كل شيء قريب لا غيبة لكم عنه ما

ہر شے پر حاضر ہے ہر شے کے ساتھ اور ہر شے سے قریب ہے تمہارے واسطے اوس سے غائب ہونا نہیں۔ تم

امر الانكار بعد المعرفة ويحك تعرف الله عز وجل وترجع تنكره لا

اوس سے غائب نہین ہو سکتے۔ معرفت کے بعد انکار کا کیا کام۔ تجھ پر افسوس کہ تو خدا کو پہچانتا ہے اور اوس سے رجوع کرتا

ترجع عنه فانك تحرم الخير كله اصبر معه ولا تصبر عنه اما علمت ان من

اور انکار کرتا ہے اوس سے رجوع نہ کر پس بہ تحقیق تو کل بھلائیوں سے محروم کر دیا جائے گا اوس کے ساتھ صبر کر اور اوس سے صبر نہ کر

صبر قدر وايش هذا الفعل ايش هذه العجلة قال الله عز وجل

کیا تجھے یہ معلوم نہین کہ جسنے صبر کیا قدرت والا ہو گیا ۔ اور یہ کیسا کام ہے یہ کیسی عجلت ہے سوچ غور کر۔ اللہ تعالے نے فرمایا

يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون ۵

یا ایہا الذین آمنوا اصبروا الخ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر دلاؤ اور دشمن کے گھاٹ پر مقیم رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ

وَفِي الصَّبْرِ اٰيَاتٌ كَثِيْرَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ تَدُلُّ عَلٰى مَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالنِّعَمِ وَحُسْنِ الْجَزَاءِ

اور صبر کے بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیتیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صبر میں کیا کیا خوبیاں اور نعمتیں اور اچھا بدلہ

وَالْعَطَاءِ وَالرَّاحَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُمُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا

اور عطائیں اور دین و دنیا کی راحت ہے صبر کو لازم پکڑو تم نے اوس کی خوبیاں دنیا و دین کی معلوم کر لی ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالْقَصْدِ اِلَى الصَّالِحِيْنَ وَفِعْلِ الْخَيْرِ وَقَدِ اسْتَقَامَ

تم زیارت قبور اور صلحا کی طرف آمد و رفت اور نیک کام کرنے کو لازم پکڑو یقیناً تمہارا کام درست و راست ہو جائے گا۔

اَمْرُكُمْ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا وُعِظُوْا لَمْ يَتَّعِظُوْا وَاِذَا سَمِعُوْا لَمْ يَعْمَلُوْا

تم اوس جماعت سے نہ ہو کہ جب اون کو نصیحت کیجائے نصیحت کو قبول نہ کرے اور جب سنے اوسپر عمل نہ کرے۔

ذِهَابُ دِيْنِكُمْ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ الْاَوَّلُ اَنَّكُمْ لَا تَعْمَلُوْنَ بِمَا تَعْلَمُوْنَ الثَّانِيْ

تمہارے دین کی بربادی چار چیزوں سے ہے اول یہ کہ تم علم پر جسے سیکھا ہے عمل نہیں کرتے دوسری

اَنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ بِمَا لَا تَعْلَمُوْنَ الثَّالِثُ اَنَّكُمْ لَا تَتَعَلَّمُوْنَ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

یہ کہ جس کا علم نہیں اوس پر عمل کرتے ہو۔ تیسرے یہ کہ جس کو تم جانتے نہیں ہو اوسے حاصل نہیں کرتے۔

فَتَبْقُوْنَ جُهَّالًا الرَّابِعُ اَنَّكُمْ تَمْنَعُوْنَ النَّاسَ مِنْ تَعْلِيْمِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ يَا قَوْمِ

پس جاہل کے جاہل رہتے ہو۔ چوتھے یہ کہ تم دوسروں کو تعلیم سے روکتے ہو۔ اے اہل جماعت

اَنْتُمْ اِذَا حَضَرْتُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ تَحْضُرُوْنَهَا لِلْفُرْجَةِ لَا لِلْمُدَاوَاةِ وَتُعْرِضُوْنَ

تم جب مجالس ذکر میں آتے ہو تو تمہاری حاضری صرف سیر و تفریح کیلئے ہوتی ہے نہ علاج کی غرض سے اور تم واعظ کے

عَنْ وَعْظِ الْمَوَاعِظِ وَتَحْفَظُوْنَ عَلَيْهِ الْخَطَاءَ وَالزَّلَلَ وَتَسْتَهْزِءُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ

پند و نصائح سے اعراض کرتے ہو اور اوس کی خطاؤں و لغزشوں پر نگاہ رکھتے ہو اور استہزا کرتے ہو اور ہنستے کھیلتے ہو۔

وَتَلْعَبُوْنَ اَنْتُمْ مُخَاطِرُوْنَ بِرُءُوْسِكُمْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تُوْبُوْا مِنْ هٰذَا لَا تَتَشَبَّهُوْا

تم اللہ عزوجل کے ساتھ اپنے سروں سے قمار بازی کرنے والے ہو سچی طور سے سر کو حرکت نہیں دیتے تم اس سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ

بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَانْتَفِعُوْا بِمَا تَسْمَعُوْنَ يَا غُلَامُ قَدْ تَقَيَّدْتَ بِالْعَادَةِ

کے دشمنوں سے مشابہت نہ کرو اور جو کچھ سنو اوس سے نفع لو نصیحت حاصل کرو اے غلام تو عادت کے ساتھ

قَدْ تَقَيَّدْتَ بِطَلَبِ الْاَقْسَامِ وَالْوُقُوْفِ مَعَ السَّبَبِ وَنِسْيَانِ الْمُسَبِّبِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ عَلَيْكَ

مقید ہو گیا ہے تو تو روزی طلب کرنے اور سبب کے ساتھ ٹھہر جانے اور سبب پیدا کرنے والے کے بھول جانے اور اوسپر

ترک توکل کے ساتھ مقید ہو گیا ہے

یا ستیناف العمل والاخلاص فیہ قال اللہ عزوجل وما خلقت الجن والانس

تو ازسر نو عمل کر اور اوسمین اخلاص کو لازم پکڑ ارشاد الہی ہے وما خلقت الجن والانس الآیۃ اور نہین پیدا کیا مین نے

الا لیعبدون ما خلقھم للھوس ما خلقھم للعب ما خلقھم للاکل

جن و انس کو مگر اپنی عبادت کیلئے۔ اون کو ہوسنا کی اور کھیل کود کھانے پینے سونے نکاح کیلئے پیدا نہین

والشرب والنوم والنکاح تنبھوا یا غفل من غفلاتکم یخطو قلبک الیہ خطوۃ و

کیا لے غافلون اپنی غفلتون سے چو کو تیرا قلب خدا کی طرف ایک قدم بڑھتا ہی اور اوس کی محبت تیری طرف بہت

یخطو احبتہ الیک خطوات ھو الی لقاء المحبین اشوق منھم یرزق من

قدم بڑھاتی ہی وہ اپنے محبوبون کی ملاقات کا بہ نسبت اون کے زیادہ مشتاق ہے جس کو چاہتا ہی بیشمار رزق دیتا ہی

یشاء بغیر حساب اذا اراد عبد الامر ھیاہ لہ ھذا شیء یتعلق بالمعانی

جب بندہ کسی امر کا ارادہ کرتا ہی وہ اوس کو اوس کے لئے مہیا کر دیتا ہی یہ ایسی شے ہے جو حقیقت سے تعلق رکھتی ہے نہ ظاہر سے

لا بالصور اذا تم لعبد ما ذکرت صح زھدہ فی الدنیا والاخرۃ وما سوی المولی

جب بندہ مین یہ باتین پوری اجاتی ہین تو اوس کا زہد دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے ساتھ درست ہو جاتا ہے۔

تحبہ الصحۃ یحبہ القرب یحبہ الملک والسلطنۃ والامارۃ

اوس کو صحت قرب بادشاہ سلطنت امارت سب دوست رکھنے لگتے ہین اوس کا ذرہ پہاڑ بن جاتا ہے۔

تحبہ تصیر ذرتہ جبلا قطرتہ بحرا کوکبہ قمرا و قمرہ شمسا قلیلہ

اوس کا قطرہ دریا اوس کا تارہ چاند اور اوس کا چاند سورج اوسکی تھوڑی چیز بہت اوس کا عدم۔ وجود اوس کی فنا بقا

کثیرا محوہ وجودا فناؤہ بقاء تحرکہ ثباتا تعلو شجرتہ و تشمخ الی

ہو جاتی ہی اور اوس کی حرکت ثبات و سکون ہو جاتی ہے اوس کا درخت بلند ہوتا ہی اور عرش تک اونچا ہو جاتا ہے اور

العرش و اصلھا الی الثری و تظل اغصانھا الدنیا والاخرۃ ما ھذہ الاغصان

جڑ زمین تک اور اوس کی شاخین دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہین۔ یہ شاخین ٹہنیان کیا ہین۔ حکم و علم۔

الحکم والعلم تصیر الدنیا عندہ کحلقۃ الخاتم لا دنیا تملکہ ولا اخری

اوس کے نزدیک دنیا مثل انگوٹھی کے حلقہ کے ہو جاتی ہے نہ دنیا اوس کو اپنا مملوک بنا سکتی ہی اور نہ آخرت اوس کو

تقیدہ لا یملکہ ملک ولا مملوک لا یحجبہ حاجب لا یاخذہ اخذ لا یکدرہ

مقید کر سکتی ہے کوئی بادشاہ اور کوئی غلام اوس کا مالک نہین ہوتا نہ کوئی دربان اوس کو روک سکتا ہے نہ کوئی.

كَدِرٌ فَاِذَا اَتَمَّ هٰذَا صَلَحَ الْعَبْدُ لِلْوُقُوْفِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْاَخْذِ بِاَيْدِيْهِمْ وَ

پکڑانے والا اوسکو پکڑ سکتا ہے نہ کوئی کدورت اوس کو مکدر کر سکتی ہے پس جب یہ مرتبہ کامل ہو جاتا ہے تو یہ بندہ مخلوق کے ساتھ

تَخْلِيْصِهِمْ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا فَاِنْ اَرَادَ الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا جَعَلَهٗ دَلِيْلَهُمْ وَ

ٹہرنے اور اون کا ہاتھ پکڑنے (بیعت لینے) اور اون کو بحر دنیا سے چھوڑانے کے قابل و صالح بنجاتا ہے پس اگر حق تعالی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس بندہ کو خلوق کا رہبر اور طبیب

طَبِيْبَهُمْ وَمُؤَدِّبَهُمْ وَمُدَارِيْهِمْ وَتَرْجُمَانَهُمْ وَسَارِجَهُمْ وَ

اور مؤدب اور تہذیب سکھانے والا اور ترجمان اور تیرانے والا اور نگہبان اور اون کا مہتاب و آفتاب بنا دیتا ہے

شَحْنَتَهُمْ وَسِرَاجَهُمْ وَشَمْسَهُمْ فَاِنْ اَرَادَ مِنْهُ ذَالِكَ كَانَ وَاِلَّا

اگر خدا کا ایسا ارادہ ہوتا ہے ایسا ہو جاتا ہے ورنہ اس بندہ کو اپنے پاس چھپا لیتا ہے اور اوس کو

حَجَبَهٗ عِنْدَهٗ غَيَّبَهٗ عَنْ غَيْرِهٖ اٰحَادُ اَفْرَادٍ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ يَرُدُّهُمْ

اپنے غیر سے غائب کر دیتا ہے اس جنس کے افراد سے (یعنی مردان خدا سے) کوئی کوئی ہی ایسا ہوتا ہے جسکو مولی تعالی

اِلَى الْخَلْقِ مَعَ الْحِفْظِ الْكُلِّيِّ وَالسَّلَامَةِ الْكُلِّيَّةِ يُوَفِّقُهُمْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ

حفاظت و سلامت کلی کے ساتھ مخلوق کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اوس کو خلق کی مصیبتوں اور ہدایت کے لئے

وَهِدَايَتِهِمْ اَلزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا يُبْتَلٰى فِي الْاٰخِرَةِ وَالزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا وَ

توفیق دیتا ہے (ورنہ اکثر تو مخفی و مستور ہی رہتے ہیں) دنیا کا زاہد آخرت سے آزمایا جاتا ہے اور دنیا و آخرت کا

الْاٰخِرَةِ يُبْتَلٰى بِرَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَدْ غَفَلْتُمْ كَاَنَّكُمْ لَا تَمُوْتُوْنَ

زاہد دنیا و آخرت کے رب کے ساتھ آزمایا جاتا ہے اور تم تو ایسے غافل ہو گئے ہو گویا مرو گے ہی نہیں

وَكَاَنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا تُحْشَرُوْنَ وَبَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَاسَبُوْنَ

اور گویا تم قیامت کے دن اوٹھائے ہی نہیں جاؤ گے اور نہ حق عز و جل کے رو برو حساب لئے جاؤ گے۔

وَعَلَى الصِّرَاطِ لَا تَجُوْزُوْنَ هٰذَا صِفَاتُكُمْ وَاَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ

اور نہ پل صراط پر ہو کر تم گزرو گے۔ تمہاری یہ کیفیتیں ہیں ادہر تم اسلام و ایمان کا دعوے کرتے ہو۔ (ہوشیار ہو جاؤ)

هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ اِذَا لَمْ تَعْمَلُوْا بِهِمَا اِذَا حَضَرْتُمْ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

یہ قرآن و علم جب تم اون دونوں پر عمل نہ کرو گے تم پر حجت بنیگے جب تم علماء کے پاس حاضر ہو گے اور اون کے قولوں کو

وَلَمْ تَقْبَلُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ لَكُمْ كَانَ حُضُوْرُكُمْ عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ

قبول نہ کرو گے تو اون کے پاس کی تمہاری یہ حاضری تم پر حجت بنیگی اور تمہارے اوپر اسکا گناہ ویسا ہی ہوگا۔

انہم کذلک کانوا لقیتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ولم تقبلوا منہ یوم

جیسے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے اور اون کے ارشادات کو قبول نہ کرتے۔ قیامت کے دن ہر ایک کو

القیمۃ یعم الخلق کلھم الخوف من جلال اللہ عزوجل وعظمتہ وکبریائہ

جلال وعظمت الٰہی اور اوس کی بڑائی اور انصاف کا خوف ودہشت عام طور سے دامنگیر ہوگی۔

وعدلہ ویذھب ملک ملوک الدنیا ویبقی ملکہ یرجع الکل الیہ یوم القیمۃ

دنیا کے بادشاہوں کا ملک جاتا رہے گا اور اوسی کا ملک باقی رہے گا قیامت کے دن کل اوسی کی طرف رجوع کریں گے

ویظھر ملک القوم یظھر عزھم وغناھم واکرام الحق عزوجل لھم ھم الیوم

اور مردان خدا کی بادشاہت عزت وامارت اور خدا کا اون پر اکرام اور انعام ظاہر ہوگا۔ وہ تو آج بھی

شحن العباد والبلاد واوتاد الارض قوام الارض بھم ھم امراء الخلق و

بندوں اور شہروں کے کوتوال ومحافظ ہیں اور زمین کے اوتاد۔ زمین کا قیام انہیں کی وجہ سے ہے اور یہی حقیقۃً خلق کے امیر

رؤساؤھم نواب الحق عزوجل فیھم من حیث المعنی لامن حیث الصورۃ

او سردار اور اللہ عزوجل کے اون میں سچے نائب وخلیفہ ہیں نہ کہ باعتبار صورت ظاہر کے

الیوم معنی وغدا صورۃ شجاعۃ المخاصمین الکفار فی لقائھم والثبوت معھم

آج حقیقۃً ومعنًی ایسے ہیں کل ظاہر ظہور ایسے ہوں گے (پردہ اٹھ جائے گا) کافروں سے مقابلہ کرنے والوں کی بہادری

وشجاعۃ الصالحین فی لقاء نفوسھم والاھویۃ والطباع والشیاطین و

اون سے جا بھڑنے اور ثابت قدم رہنے میں ہے۔ اور صالحین کی بہادری اپنے نفوس اور خواہشات اور طبیعتوں

واقران السوء الذین ھم شیاطین الانس وشجاعۃ الخواص فی الزھد

اور شیطانوں اور برے ہمنشینوں سے مقابلہ میں ہے جو کہ انسانوں کے شیطان ہیں اور خاص مردان خدا کی بہادری فی الجملہ

فی الدنیا والاخرۃ وما سوی الحق عزوجل فی الجملۃ یا غلام تنبہ قبل ان

دنیا وآخرت اور ماسوی اللہ سے بے رغبتی کرنے میں ہے　اے غلام اس سے پہلے کہ مجبوراً تجھے جاگنا

تنبہ بلا امرک تدین وخالط اھل الدین فانھم ھم الناس اعقل الناس من

پڑے گا جاگ جا ہوشیار بن۔ دیندار بن جا اور دینداروں سے میل جول کر بتحقیق آدمی حقیقۃً دیندار ہی ہیں۔

اطاع اللہ عزوجل واجھل الناس من عصاہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آدمیوں میں سے بڑا عقلمند وہ ہی جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور سب سے بڑا جاہل وہ جو اوسکی نافرمانی کرے۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف اولیاء اللہ امراء ہیں بحقیقت میں ہیں۔ غوث قطب اوتاد ابدال اوتاد میں اون میں کا ایک ... قادری غفرلہ

فعليك بصحبة الصالحين تربت يداك تربت بمعنى افتقرت وأترب إذا استغنى

تو صالحین کی صحبت اختیار کر تیرے ہاتھ گرد آلود ہو جائیں۔ تربت بمعنی افتقرت ہے یعنی محتاج ہوا اور

لا إذا خالطت أهل الدين وأحببتهم استغنت يداك وقلبك أترب

اترب بمعنی استغنی یعنی تونگر ہو گیا۔ جب تو دینداروں سے میل جول کرے گا اور ان سے دوستی پیدا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ اور تیرا قلب مستغنی ہو جائے گا۔

اهرب من النفاق وأهله المنافق المرائي لا عمل له ما يقبل منك إلا ما أردت

تو نفاق سے اور اہل نفاق سے ریاکار سے دور بھاگ منافق ریاکار کا کوئی عمل معتبر نہیں تیرا بھی وہی عمل قبول ہوگا

به وجهه ما يقبل منك صورة عملك وإنما يقبل منك معناه إذا خالفت

جسمیں تو ذات الٰہی کا قصد کرے گا تجھ سے تیرے عمل کی صورت قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اوسکے معنے و حقیقت قبول کئے جائیں گے

نفسك وهواك وشيطانك ودنياك في عملك قبله منك اعمل وأخلص و

جب تو اپنے عمل میں نفس اور خواہشات اور اپنے شیطان و دنیا کی مخالفت کرے گا اللہ تعالیٰ تیرے عمل کو قبول کریگا

لا تنظر إلى عملك في الجملة ما يقبل إلا ما أردت به وجهه لا وجه الخلق ويحك

عمل کر اور اخلاص پیدا کر اور فی الجملہ اپنے عمل کی طرف نظر نہ کر تجھ سے کوئی عمل قبول نہ کیا جائیگا مگر وہی عمل جسمیں تو ذات الٰہی کا ارادہ کرے گا نہ توجہ الی المخلوق کا

تعمل للخلق وتريد أن يقبله الحق عز وجل هذا هوس منك دع

تجھ پر افسوس کہ تو خلق کیلئے عمل کرتا ہے اور اس کا امیدوار ہے کہ حق عز وجل اس کو قبول فرمائے یہ تیری ہوس ہے

عنك الأشر والبطر والفرح قلل فرحك وكثر حزنك فإنك في دار

تو فخر و غرور اور اپنے سے فرحت و سرور کو چھوڑ دے۔ خوشی کم کر اور غم کو بڑھا بتحقیق تو تو غم کدہ

الحزن في دار السجن كان نبينا صلى الله عليه وسلم دائم التفكر

اور قید خانہ میں مقید ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات پر نظر ڈال آپ دائم التفکر رہتے

قليل الفرح كثير الأحزان قليل الضحك لا يتبسم ليطيب القلب غيره

مسرت کم فرماتے غمگین زیادہ رہتے بجز تبسم کے بہت کم ہنستے اور تبسم بھی صرف دوسروں کے دل خوش کرنے کیلئے

كان في قلبه أحزان وأشغال لولا الصحابة وأمور الدنيا لما كان

ہوتا تھا آپ کے قلب مطہر میں غم و اشغال بھری رہتی تھی۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امور دنیا کا خیال نہ ہوتا تو آپ ...

لہ یعنی غوث اگر کرے تو دیندار کو ظاہری طیب حسن و جمال اور حسب نسب ... دیکھئے دیندار کو ڈھونڈ اور اختیار کر۔ قادری غفرلہ

يُخْرِجُ مِنْ كِنَّتِهِ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ اَحَدٍ يَا غُلَامُ اِذَا صَحَّتْ خَلْوَتُكَ مَعَ

ہوتا تو آپ اپنے حجرہ سے بھی باہر تشریف لاتے اور نہ کسی کے ساتھ بیٹھتے اے غلام جب تیری خلوت اللہ عزوجل کے ساتھ

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَهِشَ سِرُّكَ وَصَفَا قَلْبُكَ يَصِيرُ نَظَرُكَ عِبَرًا وَقَلْبُكَ فِكْرًا وَرُوحُكَ

درست ہو جائے گی تو تیرا سر مدہوش ہو جائیگا اور قلب صاف ہوگا تیری نظر سراپا عبرت ہو جائیگی اور قلب سراپا فکر اور تیری روح

وَمَعْنَاكَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاصِلًا اَلتَّفَكُّرُ فِي الدُّنْيَا عُقُوبَةٌ وَحِجَابٌ وَ

اور معنے حق عزوجل کی طرف واصل ہو جائیں گی۔ فکر دنیا پردہ اور عقوبت ہے اور فکر آخرت علم و زندگی قلب کی

اَلتَّفَكُّرُ فِي الْاٰخِرَةِ عِلْمٌ وَالْحَيَاتُ لِلْقَلْبِ مَا اُعْطِيَ عَبْدٌ التَّفَكُّرَ اِلَّا اُعْطِيَ

کسی بندہ کو تفکر عطا نہیں دیا جاتا مگر اوس کے ساتھ اوس کو دنیا و آخرت کی حالتوں کا علم عطا فرما دیا جاتا ہے۔

اَلْعِلْمَ بِاَحْوَالِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيْحَكَ تُضَيِّعُ قَلْبَكَ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ فَرَغَ

تجھ پر افسوس کہ تو اپنے قلب کو دنیا میں ضائع کر رہا ہے حالانکہ تیرا معبود حقیقی دنیا میں جو کچھ بھی تیرا مقسوم ہے

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَقْسَامِكَ مِنْهَا وَقَدْ قَدَّرَهَا وَاَوْقَاتُهَا مَعْرُوفَةٌ عِنْدَهُ كُلَّ يَوْمٍ يَتَجَدَّدُ

تجھے دینے والا ہے اوس سے فارغ ہو چکا ہے اور اوس کا ایک اندازہ کر دیا ہے اوس کے وقت اوس کو معلوم ہیں تجھے ہر دن

لَكَ رِزْقٌ جَدِيدٌ طَلَبْتَهُ اَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ حِرْصُكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

نیا رزق پہنچتا ہے خواہ تو اوسے طلب کرے یا نہ طلب کرے۔ تیری حرص تجھے اللہ عزوجل اور مخلوق کے

عِنْدَ الْخَلْقِ بِنُقْصَانِ الْاِيمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ وَبِزِيَادَتِهِ تَقْعُدُ عَنِ الطَّلَبِ وَ

نزدیک رسوا کر رہی ہے۔ ایمان کی کمی کی وجہ سے تو رزق کی طلب کرتا ہے اور ایمان کی زیادتی سے تو طلب سے مستغنی ہو کر

بِكَمَالِهِ وَتَمَامِهِ تَنَامُ عَنْهُ يَا غُلَامُ لَا تُخَالِطِ الْجِدَّ بِالْهَزْلِ فَاِنَّكَ مَا تَمَكَّنَ

بیٹھ جاتا ہے اور ایمان کے کامل و تمام ہو جانے پر طلب سے سو جاتا ہے۔ اے غلام جد کو ہزل کے ساتھ نہ ملا۔ بہ تحقیق جب تک

قَلْبُكَ مَعَ الْخَلْقِ كَيْفَ يَجْتَمِعُ مَعَ الْخَالِقِ وَاَنْتَ مُشْرِكٌ بِالسَّبَبِ كَيْفَ

تیرا قلب مخلوق کے ساتھ متعلق رہے گا تو خالق کے ساتھ کیسے جمع رہے گا۔ تو سبب کو شریک خدا سمجھتے ہوئے

تُقْرِنُ مَعَ الْمُسَبِّبِ كَيْفَ يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ مَا تَعْقِلُ وَمَا لَا تَعْقِلُ مَا عِنْدَ

مسبب پیدا کرنے والے کے ساتھ کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ ظاہر و باطن اور عقلی بات اور غیر معقول بات اور وہ جو مخلوق کے

الْخَلْقِ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ مَا اَجْهَلَ مَنْ نَسِيَ الْمُسَبِّبَ وَاشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ وَقَفَ

اور جو خالق کے پاس ہے کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو سبب پیدا کرنے والے کو بھول

گیا ہے اور سبب کے ساتھ مشغول ہے

مع الثاني وترك الأول نسي الباقي وفرح بالفاني يا غلام تصحب الجهال

سبب کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہی اور مسبب کو چھوڑ دیا ہی باقی کو بھولا ہوا ہی اور فانی کے ساتھ خوش ہے۔ اے غلام تو جاہلوں کی صحبت میں رہتا ہے

فيتعدى إليك من جهلهم صحبة الأحمق صحبة غبن اصحب المؤمنين

پس اونکی جہالت تیری طرف بھی بڑھتی ہے۔ احمق کی صحبت نقصان دہ صحبت ہی۔ تو ایسے ایمانداروں کی صحبت اختیار کر

الموقنين العالمين العاملين بعلمهم ما أحسن أحوال المؤمنين في

جو یقین کرنے والے عالم باعمل ہیں ایمانداروں کا حال اون کے تمام تصرفات میں کس قدر بھلا ہوتا ہے وہ اپنے

جميع تصرفاتهم ما أقواهم على مجاهداتهم وقهرهم لنفوسهم وأهويتهم و

مجاہدات وریاضات اور اپنے نفس پر اور خواہشات پر غالب ہونے میں کس قدر قوی و مضبوط ہوتے ہیں۔ اور اسی واسطے نبی صلی اللہ تعالیٰ

لهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم بشر المؤمن في وجهه وحزنه في قلبه هذا من

علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مومن کی مسرت اوس کے چہرے میں ہوتی ہے اور اوس کا غم اوس کے قلب میں۔ یہ اپنی قوت

قوته قدر على أن يظهر البشر في وجوه الخلق ويكتم الحزن فيما بينه و

کے سبب سے اس بات پر قادر ہیں کہ وہ مخلوق کے روبرو خوشی ظاہر کریں۔ اور غمگینی کو اپنے اور خدا کے درمیان میں

بين الله عز وجل همه دائم كثير التفكر كثير البكاء قليل الضحك

مخفی رکھیں۔ ایسے مومن کا غم دائمی ہوتا ہی اور تفکر بہت اس کا رونا زیادہ ہوتا ہی اور ہنسنا کم اور اسی واسطے

ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم لا راحة للمؤمن من غير لقاء ربه عز وجل

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کو بغیر اپنے رب عز وجل کی ملاقات کے راحت نہیں

المؤمن يستر حزنه ببشره ظاهره تحرك في الكسب وباطنه ساكن إلى ربه

ایماندار اپنے غم کو اپنی خندہ پیشانی اپنی خوشی سے چھپائے رہتا ہے۔ اوس کا ظاہر کسب و محنت مزدوری میں

عز وجل ظاهره لعياله وباطنه لربه عز وجل لا يفشي سره إلى أهله وولده وجاره و

متحرک رہتا ہی اور باطن اوس کا رب تعالیٰ کی طرف سکون پذیر رہتا ہی۔ ظاہر اوس کا واسطے اہل و عیال کے ہی اور باطن اوس کا واسطے
رب تعالیٰ کے وہ اپنے بھید کو اپنے اہل اولاد پروسی اور لونڈی اور مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں کرتا ہے

جاريته ولا إلى أحد من خلق ربه عز وجل يسمع قول النبي صلى الله

وہ ارشاد حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتا ہی کہ تم اپنے تمام امور میں چھپانے کے ساتھ مدد لو

عليه وسلم استعينوا على أموركم بالكتمان لا يزال يكتم ما عنده فإن جاءته

اپنے امور کو خلق سے چھپاتے رہو۔ ولی اللہ ہمیشہ اپنی ضرورت کو چھپاتا رہتا ہی پس اگر اوسکو غلبہ طاری ہوتا ہے یا

غَلَبَةٌ أَوْ نَمَّتْ مِنْ لِسَانِهِ كَلِمَةٌ فَيَتَدَارَكُ الْأَمْرَ وَيُغَيِّرُ الْعِبَارَةَ وَيَسْتُرُ

اوس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جاتا ہے پس وہ فوراً اوس کا تدارک کر لیتا ہے اور عبارت کو بدل دیتا ہے اور جس چیز کا اوس سے اظہار ہو جاتا ہے

مَا ظَهَرَ مِنْهُ وَيَعْتَذِرُ مِمَّا بَدَرَ مِنْهُ يَا غُلَامُ اِجْعَلْنِي مِرْآتَكَ اِجْعَلْنِي مِرْآةَ قَلْبِكَ

اوس کو چھپاتا ہے اور اوس اظہار کی معذرت کرتا ہے۔ اے غلام۔ تو مجھے اپنا آئینہ بنا لے اپنے قلب کا آئینہ بنا لے اور اپنے سِر اور

وَسِرِّكَ مِرْآةَ أَعْمَالِكَ اُدْنُ مِنِّي فَإِنَّكَ تَرَى فِي نَفْسِكَ مَا لَا تَرَاهُ مَعَ الْبُعْدِ

اپنے اعمال کا آئینہ بنا لے تو مجھ سے قریب ہو جا پس بتحقیق تو اپنے نفس میں میری قرب کی وجہ سے وہ کیفیت دیکھنے لگے گا جو

عَنِّي إِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِي دِينِكَ فَعَلَيْكَ بِي فَإِنِّي لَا أُحَابِيكَ فِي دِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجھ سے دوری میں نہیں۔ اگر تجھے کوئی حاجت دینی ہو پس تو مجھے لازم پکڑ لے میں دین الٰہی میں کسی امر کی تجھ سے رُو رعایت نہ کرونگا

عِنْدِي وَقَاحَةٌ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى دِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رُبِّيتُ بِيَدِ خَشِنَةٍ غَيْرِ مُحَصِّلَةٍ

دینی امر میں برہنہ تلوار ہوں اور مجھ میں بے شرمی ہے میں نے دین میں ایسے سخت ہاتھوں سے پرورش پائی ہے جو نفع حاصل کرنے والے اور دوسروں کی

غَيْرَ حَبْسِهَا فَدَعْ دُنْيَاكَ وَادْنُ مِنِّي فَإِنِّي وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْآخِرَةِ قِفْ عِنْدِي وَاسْمَعْ

رعایت کرنے والے نہیں۔ تو اپنی دنیا چھوڑ اور مجھ سے قریب ہو جا بہ تحقیق میں آخرت کے دروازہ پر مقیم ہوں تو بھی آکر میرے پاس ٹھہر جا اور میرا قول سن

قَوْلِي وَاعْمَلْ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ عَنْ قَرِيبٍ الدَّائِرَةُ عَلَى الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اور جلد مرنے سے پہلے اوس پر عمل کر۔ اللہ عزوجل سے خوف و خشیت کے دائرہ میں رہ کہ اسی پر راحت و امن کا دار و مدار

الْخَشْيَةِ لَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ مِنْهُ فَلَا أَمْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ہے جب تجھے اللہ تعالیٰ سے خوف نہ ہوگا دنیا و آخرت میں امن بھی نہ ہوگی۔ اللہ عزوجل سے خشیت

الْخَشْيَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْعِلْمُ بِعَيْنِهِ وَلِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا

باوجود اوس کے سامنے موجود نہ ہونے کے اوس کا جاننا ہے۔ یا وہی بعینہ علم ہے۔ اور اس واسطے اللہ عزوجل نے فرمایا۔

يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ مَا يَخْشَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ

انما یخشی اللہ الآیہ میرے بندوں میں سے مجھ سے عالم بندہ ہی ڈرتے ہیں۔ نہیں ڈرتے اللہ سے مگر وہی عالم جو علم پر عمل کرنے والے

بِالْعِلْمِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ وَلَا يَطْلُبُونَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَزَاءً عَلَى

ہیں۔ جو جانتے سیکھتے ہیں اوس پر عمل کرتے ہیں اور اللہ عزوجل سے اپنے اعمال پر بدلہ نہیں چاہتے بلکہ عمل سے مقصود

أَعْمَالِهِمْ بَلْ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَقُرْبَهُ يُرِيدُونَ صُحْبَتَهُ وَالْخَلَاصَ مِنْ بُعْدِهِ وَ

معرفت الٰہی اور اوس کا قرب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی صحبت اور اوس کی دوری و حجاب سے نجات چاہتے ہیں۔

حجابه همته ممن أن لا يغلق باب في وجوههم دنيا وآخرة لا يرغبون في الدنيا

یہی قصد کرتے رہتے ہین کہ اون پر دنیا و آخرت مین رحمت الٰہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے وہ دنیا و آخرت اور

ولا في الآخرة ولا في ما سواه الدنيا لقوم والآخرة لقوم والحق عز وجل لقوم وهم

ماسوی اللہ کی طرف قطعاً رغبت نہین کرتے۔ دنیا ایک قوم کیلئے ہے اور آخرت ایک قوم کیلئے اور حق عز و جل ایک قوم کیلئے

المؤمنون الموقنون العارفون المحبون له المتقون الخاشعون له

وہ ایمان لانے والے یقین رکھنے والے معرفت والے خدا کو دوست رکھنے والے اوس سے ڈرنے والے اوس کے لئے عاجزی کرنے والے۔

المحزونون المنكسرون لأجله قوم يخشون الله عز وجل بالغيب وهو

غمزدہ شکستہ دل لوگ ہین۔ یہ قوم بغیر دیکھے اللہ عز و جل سے ڈرتے ہین اللہ تعالیٰ اون کی ظاہری آنکھون سے پوشیدہ ہے

غائب عن عيون ظواهرهم وهو حاضر نصب عيون قلوبهم كيف لا يخافونه

اور اون کے دل کی آنکھون کے روبرو موجود یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کیسے نہ ڈرین خدا تو ہر دن نئی شان مین ہے تغیر و تبدل

وهو كل يوم في شأن يغير ويبدل وينصر هذا ويخذل هذا يحيي هذا

کرتا رہتا ہے کسی کی مدد فرماتا ہے کسی کو ذلیل و محروم کسی کو زندہ کرتا ہے اور کسی کو مارتا ہے کسی کو مقبول بناتا ہے

ويميت هذا يقبل هذا ويرد هذا يقرب هذا ويبعد هذا لا يسأل عما يفعل

اور کسی کو مردود کسی کو قریب کرتا ہے اور کسی کو اپنے سے دور وہ جو چاہے کرے اوس پر پوچھ گچھ نہین اور لوگ اعمال و افعال سے

وهم يسألون اللهم قربنا إليك ولا تباعدنا عنك وآتنا في الدنيا حسنة

سوال کئے جائینگے۔ اے اللہ اپنے سے ہمین قرب نصیب کر اور دور نہ رکھ اور ہمکو دنیا و آخرت مین خوبیان

وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

وقال رضي الله عنه يوم الجمعة بكرة بالمدرسة

١٥ شوال ٥٤٥ھ ہجری کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ مین حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

منتصف شوال سنة خمس وأربعين وخمسمائة

چھٹا وعظ

قُلُوْبُ الْقَوْمِ قُلُوْبٌ صَافِيَةٌ طَاهِرَةٌ نَاسِيَةٌ لِلْخَلْقِ ذَاكِرَةٌ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اولیاء اللہ کے قلوب صاف پاک ہوتے ہیں خلق کے بھول جانے والے اللہ عزوجل کے یاد کرنے والے

نَاسِيَةٌ لِلدُّنْيَا ذَاكِرَةٌ لِلْاٰخِرَةِ نَاسِيَةٌ لِمَا عِنْدَكُمْ ذَاكِرَةٌ لِمَا عِنْدَهٗ اَنْتُمْ

دنیا کے بھلا دینے والے آخرت کے یاد کرنے والے تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ اوس کو بھولنے والے خدا کے پاس جو ہے اوس کو یاد کرنے والے ہیں

مَحْجُوْبُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيْعِ مَا هُمْ فِيْهِ مَشْغُوْلُوْنَ بِدُنْيَاكُمْ عَنْ اُخْرٰىكُمْ تَارِكُوْنَ

ہیں۔ تم اون سے اور اون کی تمام ان خوبیوں سے محروم ہو جو اون میں ہیں اور تم دنیا میں آخرت کو چھوڑے ہوئے مشغول ہو۔

لِلْحَيَاءِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ مُتَوَاقِحُوْنَ عَلَيْهِ اِقْبَلْ نُصْحَ اَخِيْكَ الْمُؤْمِنِ وَلَا

رب تعالیٰ سے تم کو حیا نہیں تم حیا کے چھوڑنے والے ہو تم تو اوس کے روبرو بے شرمی کرنے والے ہو۔ اے عزیز اپنے مسلمان

تُخَالِفْهُ فَاِنَّهٗ يَرٰى لَكَ مَا لَا تَرٰى اَنْتَ لِنَفْسِكَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھائی کی نصیحت قبول کر اور اوس کی مخالفت نہ کر۔ بہ تحقیق وہ تیرے ایسے عیوب و حالات دیکھتا ہے جسکی تجھے خود خبر

وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمُؤْمِنُ الصَّادِقُ فِيْ نُصْحِهٖ لِاَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ

نہیں اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا مسلمان ایماندار مسلمان کا آئینہ ہے مسلمان

يُبَيِّنُ لَهٗ اَشْيَاءَ تَخْفٰى عَلَيْهِ يُفَرِّقُ لَهٗ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ يُعَرِّفُهٗ

اپنے مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی و نصیحت میں سچا اوس پر اون باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو اوس پر مخفی ہوتی ہیں اور اوس کی خوبیوں اور برائیوں کو جدا جدا کر دیتا ہے اور اوس کو اوس کے نفع رسان و نقصان دہ چیزوں کو

مَا لَهٗ وَمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ اَلْقٰى فِيْ قَلْبِيْ نُصْحَ الْخَلْقِ وَجَعَلَهٗ اَكْبَرَ

بتا دیتا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیرخواہی ڈال دی ہے اور اوس کو میرا بڑا

هَمِّيْ اِنِّيْ نَاصِحٌ وَلَا اُرِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَاءً اُجْرَتِيْ قَدْ حَصَلَتْ لِيْ

مقصد بنا دیا ہے۔ بہ تحقیق میں ناصح ہوں اور اوس پر بدلہ نہیں چاہتا میری اجرت اللہ عزوجل کے نزدیک موجود

عِنْدَ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ مَا اَنَا طَالِبُ دُنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةِ مَا اَعْبُدُ الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةَ

ہے مل چکی میں دنیا و آخرت کا طالب نہیں ہوں میں دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ کی بندگی و عبادت

وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مَا اَعْبُدُ اِلَّا الْخَالِقَ الْوَاحِدَ الْاَحَدَ الْقَدِيْمَ

نہیں کرتا ہوں میں تو سوا اللہ تعالیٰ کے جو کہ خالق یکتا و یگانہ قدیم ہے کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ تمہاری بہبودی

فَرَحِيْ بِفَلَاحِكُمْ وَغَمِّيْ لِهَلَاكِكُمْ اِذَا رَاَيْتُ وَجْهَ مُرِيْدٍ صَادِقٍ قَدْ

میں میری مسرت ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں اپنے ایسے مرید صادق کا چہرہ دیکھتا ہوں کہ جس نے میرے

أَفْلَحَ عَلَىٰ يَدَيَّ شَبِعْتُ وَارْتَوَيْتُ وَاكْتَسَيْتُ وَفَرِحْتُ وَإِلَّا أَقُولُ

ہاتھ پر فلاح پائی تو کھانا دسیراب ہوجاتا ہوں اور لباس بہن لیتا ہوں اور خوش ہوجاتا ہوں۔ ورنہ کہتا ہوں کہ

كَيْفَ خَرَجَ مِثْلُهُ مِنْ تَحْتِ يَدِي يَا غُلَامُ مُرَادِي أَنْتَ لَا

اس جیسا میرے ہاتھ کے نیچے سے کیسے نکل گیا۔ اے غلام میری مراد تو ہے نہ کہ خود میں اگر مجھ میں

أَنَا إِنْ أَنْتَ تَغَيَّرْتَ لَمْ أَنَا إِنَّا عَبَرْتُ وَإِنَّمَا أَنْتَ وَدَدْتَنِي لِأَجْلِكَ تَعَلَّقْ بِي

تغیر پیدا ہوا تو تو بھی متغیر ہوگا نہ کہ میں میں تو عبور کرچکا ہوں تونے مجھے اپنی وجہ سے ہی دوست بنایا ہی پس تو میرے ساتھ

حَتَّىٰ تَعْبُرَ بِالْعَجَلَةِ يَا قَوْمُ دَعُوا التَّكَبُّرَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَىٰ خَلْقِهِ اعْرِفُوا

علاقہ پیدا کرتا کہ جلد تو بھی عبور کرسکے۔ اے قوم اللہ عزوجل اور اوس کی مخلوق پر تکبر وغرور کو چھوڑدو۔ اپنے مرتبہ کو

قَدْرَكُمْ وَتَوَاضَعُوا فِي نُفُوسِكُمْ أَوَّلُكُمْ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ

پہچانو اور اپنے نفوس میں تواضع پیدا کرو۔ تمہاری ابتدا ایک نجس نطفہ ہی گھٹیے پانی سے بنایا گیا اور تمہاری

وَآخِرُكُمْ جِيفَةٌ مُلْقَاةٌ لَمْ تَكُونُوا مِمَّنْ يَقُودُهُ الطَّمَعُ وَيَصِيدُهُ الْهَوَىٰ وَ

انتہا ایک مردار شے پھینکدی گئی ہے تم اوس جماعت سے نہ ہو جنکو لالچ کھینچتا ہی اور خواہش شکار کرتی ہے اور اون کو

يَحْمِلُهُ الْهَوَىٰ إِلَىٰ أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ فَيَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ أَوْ يَطْلُبُ

بادشاہوں کے دروازوں کی طرف لیجانے پر برانگیختہ کرتی ہے پس یہ وہاں جاکر غیر مقسوم یا اپنے مقسوم حصہ کو

مِنْهُمْ مَا قَدْ قُسِمَ لَهُ بِالذُّلِّ وَالْمَهَانَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

ذلت وخواری کے ساتھ بادشاہوں سے طلب کرتے ہیں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے

قَالَ أَشَدُّ عُقُوبَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدِهِ طَلَبُهُ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَهُ وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے کے سخت تر عذابوں میں سے اوس کے بندے کا ایسی چیز کا طلب کرنا ہی جو اسکے واسطے مقسوم نہیں کی گئی۔ اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھ پر افسوس ہے۔

بِالْقَدَرِ وَالْمُقَدِّرِ لَهُ أَتَظُنُّ أَنَّ أَبْنَاءَ الدُّنْيَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُعْطُوكَ مَا لَمْ

کیا تو یہ گمان رکھتا ہے کہ اہل دنیا تجھے اوس چیز کے دینے پر جو تیرے تقدیر میں نہیں قدرت رکھتے ہیں۔

يُقْسَمْ لَكَ وَلٰكِنْ هٰذِهِ وَسْوَسَةُ الشَّيْطَانِ الَّذِي قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَ

(ہرگز نہیں) اور لیکن یہ شیطان کا وسوسہ ہی جو تیرے قلب اور دماغ میں جگہ پکڑ گیا ہی تو اللہ عزوجل کا

دِمَاغِكَ لَسْتَ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ

بندہ نہیں ہے پس اپنے نفس اور خواہشات نفسانی اور شیطان

سے آپکا یہ ارشاد دیباہی ہے جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھتا ہوں کہ احوال امت بہتر ہے خوش ہوتا ہوں ورنہ غم لاحق ہوتا ہے۔ فافہم۔ قادری غفرلہ۔

وَطَبِيعَتِكَ دِرْهَمُكَ وَدِينَارُكَ فَاجْهَدْ أَنْ تَرَى مُفْلِحًا حَتَّى تُفْلِحَ بِنَظَرِهِ يُحْكَى عَنْ

اور اپنی طبیعت اور درہم و دینار کا بندہ ہے اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی فلاحیت والے کو پالے جسکی پیروی سے تجھے

بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَرَ الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحُ أَنْتَ تَرَى

فلاح مل جائے۔ دیکھئے مشہور کامل الاشہر کی بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے کہ جسنے فلاحیت والے کو نہ دیکھا

الْمُفْلِحَ وَلَكِنْ تَرَاهُ بِعَيْنَيْ رَأْسِكَ لَا بِعَيْنَيْ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَإِيمَانِكَ

اوسے فلاح نہ ملیگی۔ تو تو فلاحیت والے کو دیکھتا ہے تو سر والی آنکھوں سے نہ اپنے قلب و سر اور ایمان کی آنکھوں سے۔

إِيمَانٌ لَيْسَ لَكَ فَلَا جَرَمَ لَا تَكُونُ لَكَ بَصِيرَةٌ تُبْصِرُ بِهَا خَيْرَكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى

تیرے پاس تو ایمان ہی نہیں کہ جو بصیرت قلبی حاصل کر کر اپنی بھلائی کو دیکھ سکے (اسی وجہ سے بھلائی سے محروم ہے) ارشاد

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ الطَّامِعُ

الٰہی ہے فانہا لا تعمی الابصار الآیہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں اور لیکن وہ قلب جو سینوں کے اندر ہیں نابینا ہو جاتے ہیں۔

فِي أَخْذِ الدُّنْيَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ يَبِيعُ الدِّينَ بِالتِّينِ مَا يَبْقَى بِمَا يَفْنَى فَلَا

حصول دنیا کا مخلوق کے ہاتھوں سے لالچی دین کو ایک انجیر کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے باقی کو فانی کے بدلے بیچتا ہے

جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِهِ لَا هَذَا وَلَا هَذَا مَا دُمْتَ نَاقِصَ الْإِيمَانِ فَدُونَكَ وَإِصْلَاحَ مَعِيشَتِكَ

اسلئے اسکے ہاتھوں میں نہ یہ پڑتا ہے نہ وہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنجاتا ہے۔ جب تک تو ناقص الایمان ہے پس

حَتَّى لَا تَحْتَاجَ إِلَى النَّاسِ فَتَبْذُلَ دِينَكَ لَهُمْ وَتَأْكُلَ أَمْوَالَهُمْ بِهِ

اپنے اوپر اصلاح نفس و معاش لازم کر لے تاکہ تو آدمیوں کی طرف حاجتمند نہ ہو پس کہیں اپنے دین کو اون کے مال کھا کر

فَإِذَا قَوِيَ إِيمَانُكَ وَكَمُلَ فَدُونَكَ وَالتَّوَكُّلَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخُرُوجَ

باقی کو فانی سے بدل لے۔ زاں بعد جب تیرا ایمان مضبوط و کامل ہو جاوے اوسوقت تو اللہ عز و جل پر توکل اور سببوں

مِنَ الْأَسْبَابِ وَقَطْعَ الْأَرْبَابِ وَالْمُسَافَرَةَ عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِكَ تَخْرُجُ

سے علیحدگی اور ارباب طریقت سے قطع تعلق کو لازم پکڑ اور دل کے ساتھ تمام چیزوں سے مسافرت اختیار کر۔

بِقَلْبِكَ عَنْ بَلَدِكَ وَأَهْلِكَ وَدُكَّانِكَ وَمَعَارِفِكَ وَتُسَلِّمُ مَا فِي يَدِكَ إِلَى أَهْلِكَ

دل کی موافقت کے ساتھ اپنے شہر اور اہل و عیال اور اپنی دکان اور اپنی معرفت والوں سے نکل کر باہر آجا۔ اور اپنے مقبوضات کو

وَإِخْوَانِكَ وَأَقْرَانِكَ فَتَصِيرُ كَأَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ أَخَذَ رُوحَكَ كَأَنَّ خَطَّافَ

اپنے اہل و عیال اور بھائی اور ہمعصر دوستوں کے سپرد کر دے پس گویا ایسا ہو جا جیسے کہ ملک الموت نے تیری روح لے لی۔

الْمَوْتِ اخْتَطَفَكَ كَأَنَّ الْأَرْضَ انْشَقَّتْ فَبَلَعَتْكَ كَأَنَّ أَمْوَاجَ الْقَدَرِ وَالْقُدْرَةِ

اور موت کے اُچکنے والے نے تجھے اُچک لیا تو لقمۂ موت ہوگیا۔ گویا زمین نے شق ہو کر تجھے نگل لیا۔ گویا قدرت اور احکام قضا و

وَالسَّابِقَةِ أَخَذَتْكَ فِي بَحْرِ الْعِلْمِ غَرَّقَتْكَ مَنْ وَصَلَ إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْأَسْبَابُ

قدر نے تجھے پکڑ لیا اور تجھے علم و معرفت کے دریا میں ڈبو دیا۔ جو اس مقام پر پہنچا اوس کو سبب ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

لِأَنَّهَا تَكُوْنُ عَلٰى ظَاهِرِهٖ لَا عَلٰى بَاطِنِهٖ تَكُوْنُ الْأَسْبَابُ لِغَيْرِهٖ لَا لَهٗ يَا قَوْمِ

کیونکہ وہ ظاہری ہوتے ہیں نہ کہ باطنی سبب دوسروں کیلئے ہوتے ہیں نہ اوس کے واسطے۔ اے قوم والو!

إِنْ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلٰى مَا ذَكَرْتُ وَمِنْ إِخْرَاجِ الْأَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِهَا مِنْ حَيْثُ

اگر تم پوری طور سے قلب کے ساتھ ان تمام امور مذکورہ پر قدرت نہیں رکھتے کہ سبب کو اور اوس کے تعلق کو چھوڑ دو تم سے یہ

قُلُوْبِكُمْ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَيَكُوْنُ مِنْ وَجْهٍ دُوْنَ وَجْهٍ إِذَا لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَى الْكُلِّ لَا أَقَلَّ

پوری طور سے نہ ہو سکے تو بعض وجہ سے ہی سہی۔ جب تم کل پر قدرت نہیں رکھتے تو بعض سے کیا کم ہونا چاہیے ہمارے

مِنَ الْبَعْضِ كَانَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے جس قدر بھی طاقت رکھو دنیا کے غموں سے فارغ ہو جاؤ

مَا اسْتَطَعْتُمْ يَا غُلَامُ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا فَافْعَلْ

اے غلام اگر تجھے دنیا کے غموں سے فارغ و خالی ہونے کی قدرت ہے تو اسے کر گزر

وَإِلَّا فَهَرْوِلْ بِقَلْبِكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى تُخْرِجَ هَمَّ الدُّنْيَا

ورنہ دل سے حق عز وجل کی طرف دوڑ جا اور اوس کے دامن رحمت سے لپٹ جا یہاں تک کہ تیرے دل سے دنیا کا

مِنْ قَلْبِكَ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ الْعَالِمُ بِكُلِّ شَيْءٍ بِيَدِهٖ كُلُّ شَيْءٍ الْزَمْ بَابَهٗ

غم نکل جائے وہ ہر شے پر قادر اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے اور ہر شے اوس کے قبضہ میں ہے تو اوس کے دروازے کو

وَسَلْهُ أَنْ يُّطَهِّرَ قَلْبَكَ عَنْ غَيْرِهٖ وَيَمْلَأَهٗ بِالْإِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهٗ وَالْعِلْمِ بِهٖ

پکڑ لے۔ اور یہ سوال کر کہ وہ تیرے دل کو اپنے غیر سے فارغ کر دے اور اوس کو ایمان اور معرفت الٰہی اور علم سے بھر دے اور

وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ خَلْقِهٖ سَلْهُ أَنْ يُّعْطِيَكَ الْيَقِيْنَ وَيُؤْنِسَ قَلْبَكَ بِهٖ وَيَشْغَلَ

اپنی مخلوق سے تجھے مستغنی کر دے۔ اور تجھ کو یقین عطا فرماوے اور وہ تیرے قلب کو اپنے ساتھ انس دے اپنے غیر سے غیر

جَوَارِحَكَ بِطَاعَتِهٖ أُطْلُبِ الْكُلَّ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهٖ لَا تَسْأَلِ الْمَخْلُوْقَ مِثْلَكَ بَلْ

مانوس کر دے اور وہ تیرے تمام عضا کو اپنی طاعت میں مشغول کر دے۔ تو ہر چیز کو اوسی سے طلب کر تو اپنے جیسے مخلوق

يكون ذلك له لا لغيره ومعاملتك معه وله لا لغيره يا غلام فقه اللسان

کی طرف نہ جھکے بلکہ تیرا جھکنا محض اللہ کی طرف ہو غیر سے دوری ہے اور تیرا جو معاملہ بھی ہو وہ خدا کے ساتھ اور اوسی کے واسطے ہو

بلا عمل القلب لا يخطيك الى الحق عزوجل خطوة السير سير القلوب القرب

اے غلام زبانی جمع خرچ بغیر عمل قلب کے تجھے خدا کی طرف ایک قدم بھی نہ لیجائے گا سیر قلبوں کا سیر ہے قرب الہی

قرب الاسرار العمل عمل المعاني مع حفظ حدود الشرع بالجوارح و

قرب باطنی ہی ہے اور عمل حقیقی معنی کا عمل ہے جسمیں اعضا سے حدود شرعیہ کی حفاظت ہو اور اللہ عزوجل اور اوس کے

التواضع لله عزوجل ولعباده من جعل لنفسه وزنا فلا وزن له من

بندوں کے لیے تواضع و انکسار ہو جس نے اپنے نفس کو وزن دار سمجھا اوس کے واسطے کچھ وزن و قدر نہیں جس نے اپنے

اظهر اعماله للخلق فلا عمل له الاعمال تكون في الخلوات لا تظهر في الجلوات

عملوں کو مخلوق کے لیے ظاہر کیا اوس کا عمل کچھ بھی نہیں۔ عمل خلوتوں میں ہوتے ہیں جلوتوں میں اون کا اظہار نہیں ہوتا ہے۔

سوى الفرائض التي لا بد من اظهارها قد سبق تفريطك في احكامك

سوا اون فرائض کے کہ جن کا اظہار ضروری ہے تو اول بنیاد کے مضبوط کرنے میں بے قصورداری و کوتاہی کر چکا

للاساس ما ينفعك احكامك للبناء الذي فوقه اذا تغير البناء و

تو تیرا اس عمارت کو جو ایسی بنیاد پر بنی مضبوط کرنا کیا فائدہ بخشیگا۔ تو عمارت کے نقصان و خرابی کے

الاساس محكم فان كنت ان تخبر اساس الاعمال التوحيد والاخلاص فمن

دور کرنے پر اوس وقت قدرت رکھ سکتا ہے کہ جب وہ [illegible] بنیاد مضبوط ہوگی۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر ہے پس

لا توحيد له ولا اخلاص له لا عمل له احكم اساس اعمالك بالتوحيد و

جس کو توحید [illegible] توحید و اخلاص کے ساتھ اپنے عملوں کی بنیاد

الاخلاص ثم ابن الاعمال بحول الذي [illegible] وقوته لا بحولك وقوتك يد

مضبوط کر اور [illegible] کی مدد سے بنا نہ ساتھ اپنی طاقت و قوت کے

التوحيد هي [illegible] لا يد الشرك والنفاق الموحد هو الذي يرتفع قمر

[illegible] توحید کا ہاتھ [illegible] نفاق کا [illegible] موحد ایسا ہوتا ہے جس کے

عمله [illegible] النفاق [illegible] في جميع احوالنا

[illegible] کی کرے اور نفاق سے بچا

وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

اور ہمکو دنیا و آخرت میں نکوئی عطا کر اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچانا ۔ آمین ۔

قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْاَحَدِ فِی الرِّبَاطِ سَابِعَ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۱۷ شوال المکرم ۵۴۵ھ ہجری کو اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر اور ہمکو توفیق صبر دے اور ثابت قدم رکھ

وَکَثِّرْ عَطَائَکَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّکْرَ عَلَیْہِ اِلٰی اٰخِرِ الدُّعَاءِ ثُمَّ قَالَ یَا قَوْمِ

اور اپنی عطائیں ہمارے لئے زیادہ کر اور اوسپر ہمکو توفیق شکر عطا فرما ۔ آخر دعا تک ازاں بعد فرمایا ۔ اے قوم

اِصْبِرُوْا فَاِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا اٰفَاتٌ وَّمَصَائِبُ وَالنَّادِرُ مِنْھَا غَیْرُ ذٰلِکَ

تم صبر کرو دنیا سرتاپا آفتوں اور مصیبتوں کا مجسمہ ہے اور اس کے سوا دنیا سے کچھ شاذونادر ہی ہے ۔

مَا مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا وَفِیْ جَنْبِھَا نِقْمَةٌ مَا مِنْ فَرْحَةٍ اِلَّا وَمَعَھَا تَرْحَةٌ مَا

دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت و غم نہ ہو اوس کی کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو

مِنْ سَعَةٍ اِلَّا وَمَعَھَا ضِیْقَةٌ اَعْطُوا الدُّنْیَا جُنُوْبَکُمْ وَتَنَاوَلُوْا اَقْسَامَکُمْ

اوس کی کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو ۔ دنیا کو پیٹھ دے کر شرع کے ہاتھوں دنیا سے اپنے حصے

بِیَدِ الشَّرْعِ فَاِنَّہٗ ھُوَ الدَّوَاءُ فِیْ تَنَاوُلِ مَا یُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْیَا یَا غُلَامُ خُذِ

تقدیری لیتے رہو پس بہ تحقیق دنیا سے حصہ حاصل کرنے کا یہی علاج ہے ۔ اے غلام جب تو مرید ہو

الْاَقْسَامَ بِیَدِ الشَّرْعِ اِذَا کُنْتَ مُرِیْدًا وَّبِیَدِ الْاَمْرِ اِذَا کُنْتَ خَاصًّا صِدِّیْقًا

اوس وقت اپنا مقسوم شرع کے ہاتھ سے لے اور جب تو مخصوص دوست بنا [illegible] تو امر کے ہاتھ سے لے اور

وَّبِیَدِ فِعْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا کُنْتَ فَانِیًا وَّاصِلًا [illegible] الْاَمْرُ

جب تو فانی فی اللہ و اصل و مقرب دربار ہو جائے تو اللہ عز و جل کے فعل کے ہاتھ سے تیری [illegible]

الْاَمْرُ یَاْمُرُکَ وَیَنْھَاکَ وَالْفِعْلُ یُحَرِّکُ فِیْکَ الْخَلْقُ ثَلَاثَةٌ [illegible]

اور حکم امر شرعیہ کا تجھے حکم دیگا اور منہیات سے روکے گا اور فعل تیرے اندر حرکت کرے گا ۔ خلائق [illegible]

عامي وخاص وخاص الخاص فالعامي هو المسلم المتقي يأخذ الشرع

۱ عامی ۲ خاص ۳ خاص الخاص عامی وہ مسلمان ہے جو پرہیزگار ہو شریعت کو اپنے ہاتھ میں لیکر اوسپر عامل رہے اوسی کو

بيده يلتزم الشريعة ولا يفارقها يعمل بقول الله عز وجل وما آتيكم الرسول

لازم پکڑے اور اوس سے جدا نہو اللہ تعالیٰ کے ارشاد وما آتیکم الرسول الآیۃ پر عامل رہے اور جو کچھ تم کو رسول ﷺ دیں بتائیں

فخذوه وما نهيكم عنه فانتهوا فاذا تم هذا في حقه وعمل به

پس اوسکو قبول کرو اور جس چیز سے منع کردیں پس اوس سے باز رہو پس جب یہ اوس کے حق میں تمام ہو جاتا ہے

ظاهرا وباطنا صار قلبه منورا يبصر به فاذا اخذ شيئا من يد الشرع

اور وہ اوسپر ظاہرا و باطنا عمل کرنے لگتا ہے تو اوس کا قلب ایسا منور ہو جاتا ہے کہ وہ اوس سے ہر شے کو دیکھ سکتا ہے پس جب وہ کوئی شے شریعت کے ہاتھ سے لیتا ہے تو اپنے قلب سے فتوے چاہتا ہے۔

استفتى قلبه وطلب الهام الحق عز وجل لان الهامه عام في كل شيء

اور الہام الٰہی طلب کرتا ہے اس واسطے کہ الہام الٰہی ہر شے میں عام ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا فالہمہا الخ پس اللہ نے

قال الله عز وجل فالهمها فجورها وتقوىها فيستفتي قلبه وينتظر

نفس کو الہام کر دیا اوس کا فجور اور تقویٰ الغرض وہ قلب سے فتوے لیتا ہے اور حق عز و جل کے الہام کا

الهام الحق عز وجل وعلامته ان يأخذ ظاهر الامر وهو ان ما في دكان هذا

منتظر رہتا ہے اور اوس کی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کو لیتا اعتبار کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کچھ اس معیشت تیار کرنیوالی دکان

المتعيش ملك له وبيده ثم يرجع ويستفتي نور قلبه وينظر ما عنده في ذلك

میں ہے دینے والا دے رہا ہے سب اوس کی ملکیت اور اوسکے قبضے میں سمجھتا ہے ازاں بعد وہ رجوع کرتا ہے اور اپنے نور قلبی سے فتویٰ چاہتا ہے اور اس معاملہ میں حکم کا منتظر رہتا ہے

وهذا بعد فراغه من العمل بالشرع عند قوة ايمانه وتوحيده بعد خروج قلبه

اور اس مرتبہ کا حصول جب ہوتا ہے جبکہ وہ عمل بالشرع سے فارغ ہونے اور اوس کی قوت ایمانی اور قوت توحید قوی ہو جائے

من الدنيا والخلق وقطع فيافيهما وعبور بحرهما حينئذ يأتيه الصبح يأتيه

اور اوس کا قلب دنیا اور مخلوق سے جدا ہو جائے اون کے جنگلوں اور دریاوں سے عبور کرلے پس اس حصول کے بعد اوس کو صبح

نور الايمان نور القرب من ربه عز وجل نور العمل نور البصر نور التؤدة

نمودار ہوتی ہے نور ایمان اور قرب رب عز وجل کے ساتھ اور نور عمل اور نور بصر اور نور اطمینان و آہستگی اوس کو ملجاتا ہے

الطمانينة كل هذه الثمرة بعد اداء حقوق الشرع وبركة متابعته

تمام یہ امور حقوق شرع کے ادا کرنے اور اوس کی پیروی کی برکت کا نتیجہ ہوتے ہیں اور یہ امور بغیر ادائے حقوق شرعی

وَاَمَّا الْاَبْدَالُ وَهِيَ خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ فَيَسْتَفْتُوْنَ الشَّرْعَ ثُمَّ يَنْتَظِرُوْنَ اَمْرَ اللّٰهِ

اور پیروی شرع حاصل نہیں ہوتے۔ اور لیکن ابدال جو کہ خواص الخواص ہیں اولاً وہ شرع سے فتویٰ لیتے ہیں پھر امر الٰہی اور اوس کے

عَزَّوَجَلَّ وَفِعْلَهٗ وَتَحْرِيْكَهٗ وَاِلْهَامَهٗ فَمَا وَرَاءَ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ هَلَاكٌ فِيْ هَلَاكٍ

فعل اور تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہیں پس ان تین درجوں کے سوا تو ہلاکت در ہلاکت بیماری در بیماری

سُقْمٌ فِيْ سُقْمٍ حَرَامٌ فِيْ حَرَامٍ صُدَاعٌ فِيْ رَاْسِ الدِّيْنِ وَدُبَيْلَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ سُلٌّ فِيْ

حرام در حرام اور دین کے سر کا درد دین کے قلب کا پھوڑا زخم اور دین کے جسم کی سل ہے اے قوم

جَسَدِهٖ يَا قَوْمِ يَكُوْنُ تَصَارِيْفُهٗ فِيْكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ هَلْ تَثْبُتُوْنَ اَوْ

اللہ تعالیٰ کے تصرفات تم میں اسلئے ہوتے ہیں تاکہ وہ ظاہر فرمادے اعمال کو دیکھو کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو۔

تَنْهَزِمُوْنَ هَلْ تُصَدِّقُوْنَ اَوْ تُكَذِّبُوْنَ مَنْ لَا يُوَافِقُ الْقَدَرَ لَا يُوَافَقُ وَ

آیا امور تقدیری کی تصدیق کرتے ہو یا ان کو جھٹلاتے ہو۔ جو شخص تقدیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا موافقت

لَا يُوَفَّقُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْاَقْضِيَةِ لَا يُرْضٰى عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يُعْطِ يُعْطٰى مَنْ لَمْ

نہیں کیا جاتا نہ توفیق دیا جاتا ہے۔ جو احکام قضا و قدر سے راضی نہیں ہوتا اوس سے رضامندی نہیں کی جاتی۔

يُزِرْ لَا يُزَارُ يَا جَاهِلُ تُرِيْدُ تَغَيُّرًا وَتَبَدُّلًا مَا تُرِيْدُ اَنْتَ اِلٰهٌ ثَانٍ

جو دوسروں کو نہیں دیتا وہ عطا نہیں کیا جاتا۔ جو ملاقات نہیں کرتا سو اوس سے نہیں کیا جاتا۔ اے جاہل تو امور تقدیریہ میں تغیر و تبدل چاہتا ہے تیرا کیا ارادہ ہے کیا تو دوسرا معبود بننا چاہتا ہے

تُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُوَافِقُكَ هٰذَا بِالْعَكْسِ اِعْكِسْ تُصِبْ لَوْلَا

اللہ عزوجل تیری موافقت کرے۔ یہ امر تو بالعکس ہے۔ تو اوس کا برعکس کر راہ صواب پائے گا۔

الْاَقْدَارُ لَمَا عُرِفَتِ الدَّعَاوِي الْكَاذِبَةُ عِنْدَ التَّجَارِبِ يَتَبَيَّنُ الْجَوَاهِرُ

اگر مقدرات و خدائی اندازہ نہ ہوتے تو جھوٹے دعوے نہ پہچانے جاتے۔ جوہر تجربہ کے وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اپنے

اَنْكِرْ عَلٰى نَفْسِكَ اِنْكَارَهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا كُنْتَ مُنْكِرًا عَلٰى

نفس کا اس طرح انکار کر جیسا کہ وہ حق تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس پر منکر ہو جائے گا

نَفْسِكَ قَدَرْتَ عَلَى الْاِنْكَارِ عَلٰى غَيْرِكَ عَلٰى قَدْرِ قُوَّةِ اِيْمَانِكَ تُزِيْلُ الْمُنْكَرَاتِ

تو دوسرے کے انکار پر بھی قدرت پا سکے گا۔ اپنی قوت ایمان کے اندازہ کے مطابق تو برائی کا ازالہ کر سکتا ہے۔

وَعَلٰى قَدْرِ ضَعْفِهٖ تَتَحَدَّثُ فِيْ بَيْتِكَ [illegible] اِنْتَقَلَ مِنْ [illegible] الْاِيْمَانِ

اور اوس کے ضعف کے اندازہ کے مطابق [illegible] اپنے گھر میں [illegible] دل ہی دل میں رہ جائیگا اور [illegible] دیکھتا ہو جائیگا

هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ لِقَاءِ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ

ایمان کے قدم ہی ایسے ہیں جو انس و جن کے شیطانوں کے مقابلے کے وقت ثابت و برقرار رہتے ہیں۔ وہی ایسے ہیں جو مصیبتوں اور بلاؤں کے

نُزُوْلِ الْبَلَايَا وَالْآفَاتِ أَقْدَامُ إِيْمَانِكَ لَا ثَبَاتَ لَهَا فَلَا تَدَّعِي الْإِيْمَانَ أَبْغِضِ

نازل ہونے کے وقت سنبھلے رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدموں کو جب ثبات و قرار نہ ہو تو ایمان کا دعوے ہی نہ کر۔ اگر

الْكُلَّ وَأَحِبَّ خَالِقَ الْكُلِّ فَإِنْ شَاءَ هُوَ اَنْ يُحَبِّبَ إِلَيْكَ شَيْئًا مِمَّا

دعوے ہے تو ہر ایک کا دشمن بن اور کل کے خالق سے دوستی کر پس اگر اوس کی مرضی و مشیت ہوگی کہ تو مبغوض چیزوں میں سے کسی کو

أَبْغَضْتَ كُنْتَ مَحْفُوْظًا فِيْهِ لِأَنَّهُ هُوَ كَانَ الْمُحَبِّبَ لَا أَنْتَ وَ

دوست رکھے تو تو اوس میں محفوظ رہے گا اسواسطے کہ اوس کی محبت ڈالنے والا وہ ہوگا نہ کہ تو۔ اور اسی واسطے

لِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے۔ تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں ایسی ہیں جو میری محبوب بنادی گئی ہیں

اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ حُبِّبَ إِلَيْهِ بَعْدَ الْبُغْضِ

خوشبو۔ عورتیں۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے یہ چیزیں حضور کی محبوب اوس کے بعد کی گئیں کہ

وَالتَّرْكِ وَالزُّهْدِ وَالْإِعْرَاضِ فَرِّغْ أَنْتَ قَلْبَكَ مِمَّا سِوَاهُ حَتّٰى يُحَبِّبَ هُوَ إِلَيْكَ مَا يَشَاءُ

آپ انکو مبغوض سمجھتے تھے آپ نے انکو چھوڑ دیا تھا ان سے زہد و اعراض فرماتے تھے تو اپنے دل کو ماسوے اللہ سے فارغ کرلے تاکہ وہ انہیں سے جنکی بھی چاہے تیرے دل میں محبت ڈال دے۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ

تَاسِعَ عَشَرَ شَوَّالَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

منگل کے دن شام کے وقت ١٩ شوال ٥٤٥ھ ہجری کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا

اَلْمُرَائِيْ ثَوْبُهُ نَظِيْفٌ وَقَلْبُهُ نَجِسٌ يَزْهَدُ فِي الْمُبَاحَاتِ وَيَكْسَلُ عَنِ الْاِكْتِسَابِ

ریاکار کے کپڑے پاک صاف اور دل نجس ہوتا ہے۔ مباح چیزوں میں بے رغبتی کرتا ہے اور کمانے میں کاہلی کرتا ہے اور

يَأْكُلُ بِدِيْنِهِ لَا يَتَوَرَّعُ جُمْلَةً يَأْكُلُ الْحَرَامَ الصَّرِيْحَ يَخْفٰى أَمْرُهُ

دین کے بدلہ میں کھانا کھاتا ہے پرہیزگاری ذرا بھی نہیں کرتا کھلا ہوا حرام کھاتا ہے اوسکا معاملہ عام لوگوں پر مخفی رہتا ہے

عَلَى الْعَوَامِّ وَلَا يَخْفٰى عَلَى الْخَوَاصِّ كُلُّ زُهْدِهٖ وَطَاعَتِهٖ عَلٰى ظَاهِرِهٖ ظَاهِرُهٗ

اور خواص بندگان الٰہی پر مخفی نہیں رہتا۔ کل زہد و طاعت اوس کی ظاہرداری کی ہے اوس کا ظاہر آباد ہے۔

عامرٌ وباطنهٗ خرابٌ ويلك طاعة الله عزّ وجلّ بالقلب لا بالقالب كلّ هٰذه الأشياء

اور باطن ویران تجھ پر افسوس اللہ تعالیٰ کی طاعت قلب سے ہوتی ہے نہ ساتھ قالب کے یہ کل چیزیں ایک ایسا امر ہیں جن کا علاقہ قلب

أمرٌ يتعلّق بالقلوب والأسرار والمعاني تعرّ ممّا أنت فيه حتّى أخذ لك من الحقّ عزّ وجلّ

و اسرار اور معانی کے ساتھ ہے نہ ظاہر سے جس حالت ظاہر میں تو مبتلا ہے اوس سے برہنہ ہوجا تاکہ میں حق عز و جل سے تجھے ایسا

كسوةً لا تبلى قطّ اخلع أنت حتّى يكسوك هو اخلع ثياب توانيك في حقوق

لباس لیکر دوں جو کبھی پرانا ہی نہ ہو تو کپڑے اوتار دے تاکہ وہ خود تجھ کو خلعت خاص پہنائے۔ تو اپنے وہ کپڑے جن سے حقوق الٰہی میں

الله عزّ وجلّ اخلع ثياب توقّفك مع الخلق وشركك بهم اخلع ثياب الشّهوات و

سستی ہوتی ہے اوتار ڈال۔ تو اپنے وہ کپڑے جن سے تو مخلوق کے ساتھ ملتا ہے اور خلق تیرے سبب بنتے ہیں اوتار پھینک۔ خواہشات

الرّعونات والعجب والنّفاق وحبّك للقبول عند الخلق وإقبالهم عليك وعطاياهم

نفسانیہ اور رعونت اور فخر اور نفاق کا جامہ اور مخلوق میں اپنی مقبولیت۔ اور اون کی توجہ اور عطا کا جن کپڑوں کو استعمال کر کر تو

لك اخلع ثياب الدّنيا والبس ثياب الآخرة انخلع من حولك وقوّتك ووجودك

خواہشمند ہوتا ہے سب اوتار دے۔ دنیا کے کپڑے اوتار اور آخرت کا لباس پہن۔ اپنی طاقت اور قوت اور وجود سے علیحدہ ہوجا

واستطرح بين يدي الحقّ عزّ وجلّ بلا حولٍ ولا قوّةٍ ولا وقوفٍ مع سببٍ وشركٍ

اور بغیر اس کے کہ تو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کرے اور سبب کا متلاشی ہو اور مخلوقات میں سے کسی کو شریک بنائے آفت شرک سر لے

بشيءٍ من المخلوقات إذا فعلت هٰذا رأيت الألطاف حوالَيك يأتيك رحمته

اللہ عز و جل کے سامنے آپڑ جب تو ایسا کرلیگا ہم اوس کے الطاف تیرے ارد گرد دیکھنے لگیں گے رحمت الٰہی تیرے پاس آجائے گی

تجمعك ونعمته ومنّته تكسوك وتغشاك إليها اهرب إليه انقطع إليه عريانًا

اور تجھے اطمینان بخشے گی۔ اور اوس کے نعمت و احسان تجھے بہا پہنائیں گے اور تجھ پر چھا جائیں گے تو خدا کی طرف بھاگ۔ اپنے آپ اور غیر سے

بلا أنت ولا غيرك سرّك إليه منقطعًا منفصلًا عن غيره سرّك إليه منفردًا مفارقًا

علیحدہ ہوکر خدا کی طرف آجا غیر اللہ سے انقطاع کلی کر کر خدا کی طرف آ سب سے جدائی و تفرقہ کر کر خدا کی طرف چل پڑ

حتّى يجمعك ويوصلك ويقوّي ظاهرك وباطنك حتّى لو أغلق الأبواب عليك

تاکہ وہ تجھے مطمئن کردے اور حقیقت پر پہنچا دے اور تیرے ظاہر و باطن کو قوت بخشدے پھر اگر تیرے اوپر تمام دروازہ بند کردے

وحمّلك جميع الأثقال لا يضرّك ذٰلك بل يحفظك فيه ومن آفة الخلق بيد توحيده

جائیں اور تیرے اوپر تمام بوجھ پڑجائیں تو بھی تجھے نقصان نہ پہنچے گا بلکہ حفاظت الٰہی تیرے شامل حال رہے گی جس نے

وَأَفْنَى الدُّنْيَا بِيَدِ زُهْدِهِ وَأَفْنَى مَا سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِ الرَّغْبَةِ عَنْهُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ

خلق کو توحید کے ہاتھ سے اور دنیا کو زہد کے ہاتھ سے اور ما سوی اللہ کو بے رغبتی کے ہاتھ سے فنا کر دیا پس اوس نے پوری فلاح و

الصَّلَاحَ وَالنَّجَاحَ وَحَظِيَ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِإِمَاتَةِ نُفُوسِكُمْ وَأَهْوِيَتِكُمْ

فتحمندی حاصل کر لی اور دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ دیا گیا۔ قبل اس کے کہ تم مرو اپنے نفوس اور خواہشات اور شیطانوں

وَشَيَاطِينِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا عَلَيْكُمْ بِالْمَوْتِ الْخَاصِّ قَبْلَ مَوْتِ الْعَامِّ يَا قَوْمِ أَجِيبُونِي

کے مار ڈالنے کو لازم پکڑو۔ عام موت سے پہلے تم خاص موت کو لازم پکڑو (وہ ما سوی اللہ سے جدائی ہے) اے قوم میری نصیحت

فَإِنِّي دَاعِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْعُوكُمْ إِلَى بَابِهِ وَطَاعَتِهِ لَا أَدْعُوكُمْ إِلَى نَفْسِي الْمُنَافِقُ لَيْسَ بِدَاعٍ

قبول کرو میں اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت دینے والا ہوں میں تم کو اوس کے دروازہ اور طاعت کی طرف بلاتا ہوں نہ اپنے نفس کی طرف

الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ دَاعٍ إِلَى نَفْسِهِ هُوَ طَالِبُ الْحُظُوظِ وَالْقَبُولِ طَالِبُ الدُّنْيَا

منافق تو خلق کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلانے والا ہے۔ وہ تو نفسانی حصوں کا اور خلق میں مقبولیت کا اور دنیا

الدُّنْيَا يَا جَاهِلُ تَتْرُكُ سَمَاعَ هَذَا الْكَلَامِ وَتَقْعُدُ فِي صَوْمَعَتِكَ وَحْدَكَ مَعَ

کا طلب کرنے والا ہے۔ اے جاہل تو ایسے کلام سننے کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس و خواہشات کو لیکر تنہا اپنے خلوت خانہ میں

نَفْسِكَ وَهَوَاكَ تَحْتَاجُ أَوَّلًا إِلَى صُحْبَةِ الشُّيُوخِ وَقَتْلِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَمَا سِوَى

بیٹھتا ہے۔ تو اولاً صحبت مشائخ کرام اور نفس و طبیعت کے قتل کرنے کا حاجتمند اور ما سوی اللہ سے قطع تعلق کا محتاج ہے

الْمَوْلَى عَزَّ وَجَلَّ تَلْزَمُ بَابَ دُورِهِمْ بَعْدَ ذَلِكَ تَنْفَرِدُ عَنْهُمْ وَتَقْعُدُ فِي صَوْمَعَتِكَ

اولاً مشائخ کی چوکھٹ اون کے دروازہ کو لازم پکڑ اوس کے بعد اون کی شیخ صحبت میں رہ کر اون سے علیحدہ ہو جانا اور خلوتکدہ میں

وَحْدَكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَمَّ هَذَا لَكَ صِرْتَ دَوَاءً لِلْخَلْقِ مَهْدِيًّا بِإِذْنِ الْحَقِّ

تنہا حق عزوجل کی معیت میں بیٹھ جانا پس جب یہ مرتبہ تجھ پوری طور سے حاصل ہو جائیگا اوسوقت تو خدا کے حکم سے

عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ لِسَانٌ وَرِعٌ وَقَلْبٌ فَاجِرٌ لِسَانُكَ يَحْمَدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ

تو خلق کی دوا اور ارن کا ہادی و مہدی بنجائیگا تیری زبان پرہیز گار بننے والی ہے اور قلب فاسق و فاجر تیری زبان حمد

عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ وَبَاطِنُكَ كَافِرٌ ظَاهِرُكَ مُوَحِّدٌ وَبَاطِنُكَ مُشْرِكٌ زُهْدُكَ عَلَى

کرتی ہے اور تیرا قلب اوسپر معترض ہے تیرا ظاہر مسلمان ہے اور تیرا باطن کافر تیرا ظاہر موحد ہے اور تیرا باطن مشرک تیرا زہد

ظَاهِرِكَ دِينُكَ عَلَى ظَاهِرِكَ وَبَاطِنُكَ خَرَابٌ كَبَيَاضٍ عَلَى بَيْتِ الْخَلَاءِ وَقُفْلٍ عَلَى مَزْبَلَةٍ

اور تیری دینداری سب ظاہری ہے اور تیرا باطن ایسا ویران ہے جیسے سنڈاس پر سفیدی اور کوڑا گھر پر قفل

إِذَا كُنْتَ هٰكَذَا تَخَيَّمَ الشَّيْطَانُ عَلَى قَلْبِكَ وَيَجْعَلُهُ مَسْكَنًا لَهُ اَلْمُؤْمِنُ يَبْتَدِيُ بِعِمَارَةِ

جب تو اس حالت پر ہے تو تیرے قلب پر شیطان نے خیمہ لگا لیا ہے اور اوس کو اپنا مسکن بنا لیا ہے۔ ایمان والو تو اولاً اپنے باطن کو

بَاطِنِهٖ ثُمَّ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهٖ كَالَّذِيْ يَعْمَلُ دَارًا يُنْفِقُ عَلَى الدَّاخِلِ مِنْهَا مَبَالِغَ مِنَ الْمَالِ وَ

آباد کرتا ہے پھر ظاہر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوتا ہے مثل گھر تیار کرنے والے کے کہ وہ اولاً اندرونی عمارت میں زر کثیر صرف کر دیتا ہے

بَابُهَا خَرَابٌ فَإِذَا كَمُلَ عِمَارَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْمَلُ بَابُهَا هٰكَذَا الْبِدَايَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور دروازہ اوس کا ہنوز خراب رہتا ہے پھر جب گھر کی اندرونی عمارت تکمیل کو پہنچ جاتی ہے اوس وقت دروازہ بناتا ہے اسی طور سے سالک کے لئے

وَرِضَاهُ ثُمَّ الْاِلْتِفَاتُ اِلَى الْخَلْقِ بِاِذْنِهٖ الْبِدَايَةُ بِتَحْصِيْلِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ بِتَنَاوُلِ الْاَقْسَامِ مِنَ الدُّنْيَا ه

ابتدا اللہ عزوجل اور اوسکی رضا مندی سے ہونی چاہیے پھر توجہ طرف مخلوق کی خدا کے حکم سے ابتدا ساتھ تحصیل آخرت کے ہونا چاہیے پھر ساتھ حاصل کرنے دنیا کے حصوں کے جو کہ مقسوم ہیں۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةِ هِجْرِيَّه

صبح کے وقت جمعہ کے دن ۲۲ شوال المکرم ۵۴۵ ہجری کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ حَبِيْبَهٗ وَلٰكِنْ قَدْ يَبْتَلِيْهِ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں عذاب دیتا ہے اپنے محبوب کو لیکن کبھی اوس کی آزمائش

بِشَيْءٍ اَلْمُؤْمِنُ تَثْبُتُ عِنْدَهٗ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيْهِ بِشَيْءٍ اِلَّا لِمَصْلَحَةٍ تَعْقُبُ

کسی چیز کے ساتھ کرتا رہتا ہے ایمان والے کو امر متحقق ہوتا ہے کہ یہ آزمائش الٰہی ضرور کسی مصلحت پر مبنی ہے جو اس آزمائش کے

ذٰلِكَ اِمَّا دُنْيَا اَوْ اٰخِرَةً فَهُوَ رَاضٍ بِالْبَلَاءِ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُتَّهِمٍ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ

بعد دنیا و آخرت میں ہوگی پس وہ بلا پر راضی اور صبر کرنے والا رہتا ہے اپنے رب پر کسی طرح کی تہمت دھرنے والا نہیں بنتا۔

اَشْغَلَهٗ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ يَا مَشْغُوْلِيْنَ بِالدُّنْيَا دَعُوْا عَنْكُمُ الْكَلَامَ فِيْ هٰذِهِ

اوس کا پروردگار اس بلا کی وجہ سے اوس کو دوسرے امور سے روک لیتا ہے اے دنیا میں مشغول رہنے والو تم ان مقامات میں

الْمَقَامَاتِ فَاِنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهَا بِاَلْسِنَتِكُمْ لَا بِقُلُوْبِكُمْ اَنْتُمْ مُعْرِضُوْنَ عَنِ

چہ میگوئیاں چھوڑ دو کلام نہ کرو تم تو محض اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو نہ کہ دلوں سے تم اللہ عزوجل اور اوس کے

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهٖ وَعَنْ اَنْبِيَائِهٖ وَاَتْبَاعِهِمْ عَلَى الْحَقِيْقَةِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَفَاءُ

کلام سے اور اوس کے پیغمبرون اور اون کے پیرووں سے جو کہ اون کے سچے جانشین اور وہی ان [illegible]

انوار و عطا

هُمْ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ أَنْتُمْ مُنَازِعُونَ الْقَدَرَ وَالْقُدْرَةَ قَدْ قَنِعْتُمْ بِعَطَاءِ الْخَلْقِ

تم تو تقدیر و قدرت میں جھگڑا کرنے والے ہو تم نے تو خلق کی عطا پر اللہ عزوجل کی عطا سے اور اوس کے

عَنْ عَطَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَنِهِ لَا كَلَامَ لَكُمْ مَسْمُوعٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ

احسانات سے اکتفا کرلی ہے۔ تمہارا کلام اللہ عزوجل اور اوس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص

عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ حَتّٰى تَتُوْبُوْا وَتُخْلِصُوْا فِي التَّوْبَةِ وَتَثْبُتُوْا عَلَيْهَا وَتُوَافِقُوْا

کے ساتھ نہ کرو اور اوس پر ثابت نہ ہو اور ہر نفع و نقصان میں

الْقَدَرَ وَالْقَضَاءَ فِيْمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ فِيْمَا يُعِزُّ وَيُذِلُّ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ

اور عزت و ذلت امیری و فقیری عافیت و مرض اور پسندیدہ و مکروہ چیزوں میں جو موافق تقدیر الٰہی ہوتی ہیں

وَالْمَرَضِ فِيْمَا تُحِبُّوْنَ وَفِيْمَا تَكْرَهُوْنَ يَا قَوْمِ تَابِعُوْا حَتّٰى تُتَابَعُوْا اخْدِمُوْا

موافقت نہ کرو گے معتبر و مسموع نہ ہوگا۔ اے قوم۔ تم خدا کی تابعداری کرو تاکہ تمہاری تابعداری کی جائے

تَابِعُوا الْأَقْضِيَةَ وَالْأَقْدَارَ وَاخْدِمُوْهَا حَتّٰى يُتَابِعُوْكُمْ وَيَخْدِمُوْكُمْ وَذِلُّوْا لَهَا

خدمت گزاری کرو قضا و قدر کے پیرو ہو اور اوس کے خادم بنجاؤ تاکہ وہ تمہارے پیرو اور خادم بنجائیں تم اون کے سامنے

حَتّٰى يُذَلَّ لَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ

جھک جاؤ تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکیں۔ کیا تم نے نہیں سنا جیسی کرنی ویسی بھرنی جیسے تم ہوگے ویسا ہی تمہارا

عُمَّالُكُمْ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ يُجَازِيْ عَلَى الْقَلِيْلِ بِالْكَثِيْرِ

حاکم مقرر کیا جائے گا۔ تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں۔ حق عزوجل بندوں کے واسطے ظلم کرنے والا نہیں

الصَّحِيْحُ لَا يُسَمِّيْهِ فَاسِدًا وَالصَّادِقُ لَا يُسَمِّيْهِ كَاذِبًا يَا غُلَامُ إِذَا خَدَمْتَ خُدِمْتَ

تھوڑے عمل پر وہ بہت بدلہ دیتا ہے وہ صحیح کا فاسد اور سچے کا جھوٹا نام نہیں رکھتا اے غلام جب تو خدمت کریگا مخدوم بنا دیا

إِذَا وَافَقْتَ وُفِّقْتَ اخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِخِدْمَةِ هٰؤُلَاءِ

جائے گا جب تو تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا توفیق خیر دیدیا جائے گا حق عزوجل کی خدمت گزاری کر۔ اور دنیا کے اون

السَّلَاطِيْنِ الَّذِيْنَ لَا يَضُرُّوْنَ وَلَا يَنْفَعُوْنَ أَيْشٍ يُعْطُوْنَكَ مَا لَمْ يُقْسَمْ

بادشاہوں کی خدمت میں مشغول ہو کر جو نقصان و نفع نہیں پہنچا سکتے خدا کی طرف سے لاپروائی مت کر یہ تجھ کیا دیدینگے

لَكَ أَيَقْدِرُوْنَ أَنْ يَقْسِمُوْا لَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْسِمْهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَيْءَ سُتَأْنِفُ

جو چیز تیرے لیے مقسوم نہیں کیا وہ تجھ دے سکتے ہیں اور کیا تیرے لیے ایسی چیز مقسوم کرنے پر اون کو قدرت ہے جو
حق عزوجل نے تیرے لیے مقسوم و مقدر نہیں کی۔ ان کے نزدیک ... کسی چیز کی تنشی سے یہ کچھ تیرا مقسوم وہی یہ دے سکتے ہیں

مِنْ عِنْدِهِمْ إِنْ قُلْتَ أَنَّ عَطَاءَهُمْ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَفَرْتَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُ

اگر تو یہ کہے کہ انکی عطا مستقلا جدید ان مخلوقین کی طرف سے ہے تو تو کافر بن جائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عز وجل کے سوا کوئی

لَا مُعْطِيَ وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُقَدِّمَ وَلَا مُؤَخِّرَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

دینے والا منع کرنے والا نقصان و نفع پہنچانے والا نہیں ہے اور نہ کوئی اوس سے مقدم ہے اور نہ موخر بعد میں باقی رہنے والا الا اللہ تعالیٰ

فَإِنْ قُلْتَ إِنِّي أَعْلَمُ بِذَالِكَ قُلْتُ لَكَ كَيْفَ تَعْلَمُ هٰذَا وَتُقَدِّمُ غَيْرَهُ عَلَيْهِ وَيْحَكَ كَيْفَ تُفْسِدُ

پس اگر تو یہ کہے کہ میں اوسے جانتا ہوں تو میں تجھ سے کہونگا کہ تو اوسکو کیونکر جانتا ہے اگر تو اوسکو جانتا پھر غیر خدا کو اوسپر کیسے مقدم رکھتا تجھ پر

آخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ كَيْفَ تُفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ

افسوس تو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض اور مولی تعالیٰ کی طاعت کو نفس اور خواہش اور شیطان اور خلق کی طاعت کے عوض

وَالْخَلْقِ كَيْفَ تُفْسِدُ تَقْوٰكَ بِشَكْوَاكَ إِلَى غَيْرِهِ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظٌ لِلْمُتَّقِيْنَ وَ

اور تقوی کو شکوہ و گلہ کی عوض جو غیر خدا سے کرتا ہے کیسے فاسد کر رہا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عز وجل پرہیزگاروں کا محافظ و مددگار ہے

نَاصِرٌ لَهُمْ وَرَادٌّ عَنْهُمْ وَمُعَلِّمٌ لَهُمْ وَمُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ وَآخِذٌ بِأَيْدِيْهِمْ وَمُنَجِّيْهِمْ مِنَ الْمَكَارِهِ

اور ان کی طرف سے مدافعت فرمانے والا اور اون کا تعلیم دینے والا اور اون کو اپنی معرفت کا سکھانے والا اور اون کا ہاتھ پکڑنے والا ہے

وَنَاظِرٌ إِلَى قُلُوْبِهِمْ وَرَازِقُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ

اور اون کو تکلیف دہ چیزوں سے نجات دیتا ہے اور اون کے قلبوں کی طرف دیکھنے والا اور جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں وہاں سے

كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَحْيِي مِنِّي كَمَا تَسْتَحْيِي مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ النَّبِيُّ

ان کو رزق پہنچانے والا ہے اللہ عز وجل نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اے ابن آدم تو مجھ سے شرما جیسا کہ تو اپنے نیک پڑوسی سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَغْلَقَ الْعَبْدُ أَبْوَابَهُ وَأَرْخَى سِتَارَهُ وَاخْتَفَى مِنَ الْخَلْقِ

شرماتا ہے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور اوسپر پردے ڈال لیتا ہے

وَخَلَا بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ جَعَلْتَنِي أَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ إِلَيْكَ

اور خلق سے چھپکر خلوت میں بیٹھ کر معصیت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے اپنی طرف

دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھ کو [illegible] درجہ کا سمجھا تو خلق سے شرمایا مجھ سے تجھ کو شرم نہ آئی۔

دسواں وعظ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْأَحَدِ رَابِعَ عِشْرِيْنَ مِنْ شَوَّالِ الْمُكَرَّمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اتوار کے دن صبح کے وقت ۲۴ شوال المکرم سنہ ۵۴۵ ہجری کو ارشاد فرمایا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا وَالْأَتْقِيَاءُ مِنْ أُمَّتِي بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بتحقیق آپ نے فرمایا کہ میں اور میری امّت کے متقی تکلف سے بری ہیں۔

اَلْمُتَّقِي لَا يَتَكَلَّفُ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا صَارَتْ طَبِيعَةً فَهُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ

متقی عبادت الٰہی میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت تو اون کی طبیعت ہو جاتی ہے۔ متقی اللہ کی عبادت بغیر تکلف کے

بِظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ مِنْهُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ فِي كُلِّ أَحْوَالِهٖ يَتَكَلَّفُ وَلَا سِيَّمَا

ظاہر و باطن دونوں سے کرتا ہے۔ اور لیکن منافق پس وہ تو ہر حالت میں تکلف ہی کرتا ہے اور خصوصًا اللہ تعالیٰ عزوجل کی

فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَكَلَّفُهَا ظَاهِرًا وَيَتْرُكُهَا بَاطِنًا لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ

عبادت میں وہ عبادت کو ظاہر میں بہ تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں اوس کو چھوڑتا ہے۔ وہ متقیوں کے مقام میں

مَدْخَلَ الْمُتَّقِينَ لِكُلِّ مَكَانٍ مَقَالٌ وَلِكُلِّ عَمَلٍ رِجَالٌ لِلْحَرْبِ رِجَالٌ خُلِقَتْ لَهَا يَا مُنَافِقُونَ

داخل ہونے کی قدرت ہی نہیں رکھتے ہر جگہ کے لئے ایک خاص گفتگو ہے۔ اور ہر عمل کے لئے مخصوص مرد لڑائی کے قابل وہی آدمی ہیں جو اسلئے

تُوبُوا مِنْ نِفَاقِكُمْ وَارْجِعُوا مِنْ إِبَاقِكُمْ كَيْفَ تَتْرُكُونَ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ عَلَيْكُمْ

پیدا کئے گئے۔ اے جماعت منافقین اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے بھاگنے سے باز آؤ شیطان کو اپنے اوپر ہنسنے نزدیک ہونے کے لئے

وَيَشْتَفِي بِكُمْ إِنْ صَلَّيْتُمْ وَصُمْتُمْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ لِلْخَلْقِ لَا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰكَذَا

کیوں چھوڑتے ہو اگر تم ایسی ہی نماز پڑھوگے اور روزہ رکھوگے تو یہ سب خلق کے لئے ہوگا نہ کہ حق عزوجل کے واسطے اور ایسے ہی

إِنْ تَصَدَّقْتُمْ وَزَكَّيْتُمْ وَحَجَجْتُمْ أَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ عَنْ قَرِيبٍ تَصْلَوْنَ

اگر صدقہ دوگے اور زکوٰۃ دوگے اور حج کروگے سب بیکار ہوگا تم کام کرنے والے اور مشقت میں پڑنے والے ہو عنقریب تم سخت

نَارًا حَامِيَةً إِنْ لَمْ تَتَدَارَكُوا وَتَتُوبُوا وَتَعْتَذِرُوا عَلَيْكُمْ بِالْاِتِّبَاعِ مِنْ غَيْرِ ابْتِدَاعٍ

گرم و تیز آگ میں جلوگے اگر تم نے اس کا تدارک نہ کیا اور توبہ و معذرت نہ کی۔ تم بغیر بدعت کے اتباع شرع کو لازم پکڑو

عَلَيْكُمْ بِمَذْهَبِ السَّلَفِ الصَّالِحِ امْشُوا فِي الْجَادَّةِ الْمُسْتَقِيمَةِ لَا تَشْبِيهَ وَلَا

بدعت سیئہ سے بچو جس میں نہ تشبیہ ہے اور نہ تعطیل بلکہ محض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سنتوں کا اتباع ہے بے تکلف

تَعْطِيلَ بَلْ اِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلَا تَنَطُّعٍ وَ

و بلا بناوٹ کے اور بلا تشدد اور بلا دریدہ دہنی اور بغیر فکر و غور کے اس سے تمہیں وہ وسعت ملجائے گی جو تم سے پہلوں کو بھی

وَلَا تَشَدُّدٍ وَلَا تَشَدُّقٍ وَلَا تَمَعْقُلٍ يَسَعُكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَيْحَكَ تَحْفَظُ

تجھ پر افسوس ہے تو قرآن حفظ کرتا ہے اور اوس پر عمل نہیں کرتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو حفظ کرتا ہے اور

سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْمَلُ بِهَا فَاَيَّ شَيْءٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ تَأْمُرُ النَّاسَ

اور اون پر عامل نہیں۔ تو یہ کیا کر رہا ہے تو دوسرے آدمیوں کو حکم دیتا ہے اور خود وہ کام نہیں کرتا۔ اور تو دوسروں

وَاَنْتَ لَا تَفْعَلُ وَتَنْهَاهُمْ وَاَنْتَ لَا تَنْتَهِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

کو روکتا ہے اور خود اوس کام سے باز نہیں رہتا۔ اللہ عز وجل کا ارشاد ہے کبر مقتا الآیہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ لِمَ تَقُوْلُوْنَ وَتُخَالِفُوْنَ مَا تَسْتَحْيُوْنَ لِمَ تَدَّعُوْنَ الْاِيْمَانَ وَلَا

کہ وہ باتیں کہو جو کہ کرتے نہیں ہو۔ کیوں کہتے ہو اور مخالفت کرتے ہو شرماتے نہیں۔ کیوں ایمان کا دعوے کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے

تُؤْمِنُوْنَ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُقَاوِمُ لِلْاٰفَاتِ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقْلِهَا هُوَ الْمُصَارِعُ هُوَ

ایمان تو آفتوں کا مقابلہ کرنے والا اور اون کے بوجھوں کے نیچے صابر ہے ایمان ہی مقابل کو زیر کرنے والا

الْمُقَاتِلُ اَلْاِيْمَانُ هُوَ الْمُتَكَرِّمُ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الدُّنْيَا اَلْاِيْمَانُ يُتَكَرَّمُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی تو مومن کے نزدیک تمام دنیاوی چیزوں سے مکرم ہے۔ ایمان کی کرامت وعظمت اللہ

وَالْهَوٰى يُتَكَرَّمُ لِوَجْهِ الشَّيْطَانِ وَلِاَغْرَاضِ النَّفْسِ مَنْ فَاتَهٗ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

عز وجل کے واسطے کی جاتی ہے اور نفس وہوا کی کرامت وتعظیم شیطان اور اغراض نفسانیہ کے لئے۔ جو خدا کا دروازہ چھوڑ دیتا ہے

قَعَدَ عَلٰى بَابِ الْخَلْقِ مَنْ ضَيَّعَ طَرِيْقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَضَلَّ عَنْهَا قَعَدَ عَلٰى طَرِيْقِ الْخَلْقِ مَنْ

وہ مخلوق کے دروازہ پر بیٹھتا ہی جو اللہ کے راستہ کو ضائع کر دیتا ہے اور اوس سے بہک جاتا ہے مخلوق کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے جس کے

اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا اَغْلَقَ اَبْوَابَ الْخَلْقِ فِيْ وَجْهِهٖ وَقَطَعَ عَطَاءَهُمْ عَنْهُ حَتّٰى يَرُدَّهٗ بِذٰلِكَ

ساتھ اللہ تعالے بہتری کا ارادہ کرتا ہے اوسپر خلق کے دروازہ بند کر دیتا ہے اور اون کے عطیات کو اون سے قطع کر دیتا ہے تاکہ

اِلَيْهِ يُقِيْمُهٗ عَنِ الْغُدُرِ اِلَى الشَّطِّ يُقِيْمُهٗ عَنْ لَا شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ وَيْحَكَ تَفْرَحُ بِقُعُوْدِكَ

اوس کو اس طریقہ سے اپنی طرف پھیر لے۔ اور اوس کو حوضوں سے ہٹا کر کنارہ پر کھڑا کر دے اوس کو لاشے محض سے نکال کر شے

عِنْدَ الْغُدُرِ فِي الشِّتَاءِ عَنْ قَرِيْبٍ يَجِيْءُ الصَّيْفُ وَيُنْشِفُ الْمَاءَ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَتَمُوْتُ

کی طرف کھڑا کر دے۔ تجھ پر افسوس کہ تو موسم سرما میں اپنے حوضوں پر بیٹھنے پر خوش ہوتا ہے عنقریب موسم گرما آرہا ہے جو
پانی تیرے پاس ہے اوس کو وہ چوس لے گا وہ خشک ہو جائے گا پس تو مر جائے گا۔

مَكَانَكَ الَّذِيْ عِنْدَ الشَّطِّ فَاِنَّهٗ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقَطِعُ مَاءُهٗ وَفِي الشِّتَاءِ يَزِيْدُ

تو دریا کے کنارے کو اپنی جگہ مقرر کر جس کا پانی گرمیوں میں منقطع نہیں ہوتا ہے اور جاڑے میں بکثرت بڑھ جاتا ہے۔

وَيْلَكَ كُنْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكُنْ غَنِيًّا عَزِيْزًا اَمِيْرًا مُؤَمَّرًا دَلِيْلًا مَنِ اسْتَغْنٰى

تو اللہ کے ساتھ رہ۔ غنی عزیز وامیر حاکم سردار رہبر ہو جائے گا۔ جو خدا کے تعلق کی وجہ سے

بِاللہِ اِحْتَاجَ اِلَیْہِ کُلُّ شَیْءٍ وَھٰذَا شَیْءٌ لَا یَجِیْءُ بِالتَّحَلِّیْ وَالتَّمَنِّیْ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ

ماسوی اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے ہر شے اوسکی محتاج بن جاتی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جو کہ زینت و آراستگی و آرزو سے

وَقَرَ فِی الصُّدُوْرِ وَصَدَّقَہُ الْعَمَلُ یَا غُلَامُ لِیَکُنِ الْخَرَسُ دَأْبَکَ وَالْخُمُوْلُ لِبَاسَکَ

حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی شے سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں کے اندر جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل اوس کی تصدیق کرتا ہے۔
اے غلام چاہیے کہ گونگا پن تیری عادت ہو اور گمنامی تیرا لباس ہو

وَالْھَرَبُ مِنَ الْخَلْقِ کُلَّ مَقْصُوْدِکَ وَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ تَنْقُبَ فِی الْاَرْضِ سَرَبًا

اور مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہے۔ اور اگر تو اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ زمین میں سرنگ لگا کر اوس میں چھپ

تَخْتَفِیْ فِیْہِ فَافْعَلْ یَکُوْنُ ھٰذَا دَأْبَکَ اِلٰی اَنْ یَتَرَعْرَعَ اِیْمَانُکَ وَیَقْوٰی قَدَمُ اِیْقَانِکَ وَیَتَرَیَّشَ

جائے پس کر گزر۔ یہ طریقہ تیرا اوسوقت تک ہے کہ تیرا ایمان بڑھ جائے اور تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جاوے اور تیری سچائی

جُنَاحُ صِدْقِکَ وَتَنْفَتِحَ عَیْنَا قَلْبِکَ فَتَرْتَفِعَ اَرْضَ بَیْتِکَ وَتَطِیْرَ اِلٰی جَوِّ عِلْمِ اللہِ تَعَالٰی

کے بازوؤں پر پر نکل آئیں اور تیری قلب کی دونوں آنکھیں کھل آئیں۔ اس حالت میں پہنچکر تو اپنے گھر کی زمین سے بلند ہو جائے گا

تَطُوْفُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ الْبَرَّ مِنْہُ وَالْبَحْرَ وَالسَّھْلَ وَالْجَبَلَ تَطُوْفُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَاَنْتَ

اور علم الٰہی کے میدان میں اڑنے لگیگا۔ شرق و غرب خشکی و تری نرم زمین اور پہاڑ اور آسمان و زمین کا طواف کریگا۔ اور تیرے

مَعَ الدَّلِیْلِ الْخَفِیْرِ الرَّفِیْقِ فَحِیْنَئِذٍ اَطْلِقْ لِسَانَکَ فِی الْکَلَامِ وَاخْلَعْ لِبَاسَ الْخُمُوْلِ وَ

ساتھ راہبر امان دینے والا اس سفر و طیران کا رفیق ہوگا پس اس حالت میں تو اپنی زبان کو گفتگو میں گویا کر دینا اور گمنامی کا لباس

اتْرُکِ الْھَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ وَاخْرُجْ مِنْ سَرَبِکَ اِلَیْھِمْ فَاِنَّکَ دَوَاءٌ لَّھُمْ غَیْرُ مُسْتَنْصِرٍ

اوتار دینا۔ اور مخلوق کی طرف سے بھاگنے کو چھوڑ دینا اور اپنی سرنگ خلوتخانہ سے نکل کر اون کی طرف آجانا پس بہ تحقیق تو اونکی

فِیْ نَفْسِکَ لَا تُبَالِ بِقِلَّتِھِمْ وَکَثْرَتِھِمْ وَاِقْبَالِھِمْ وَاِدْبَارِھِمْ وَحَمْدِھِمْ وَذَمِّھِمْ

دوا ہے اور اپنے نفس کے لئے کسی سے طالب مدد نہیں۔ تو اون کی کمی اور زیادتی اور توجہ و بے توجہی اور اون کی تعریف و برائی کی پروا نکر

لَا تُبَالِ اَیْنَ سَقَطْتَ لُقِطْتَ وَاَنْتَ مَعَ رَبِّکَ عَزَّ وَجَلَّ یَا قَوْمُ رَاعُوْا ھٰذَا الْخَالِقَ

تو کسی قسم کی پرواہ نکر جہاں بھی گرے گا اوٹھا لیا جائے گا اور تو اپنے رب عز و جل کے ساتھ ہوگا۔ اے قوم۔ اس خالق کو پہچانو اور

وَتَاَدَّبُوْا بَیْنَ یَدَیْہِ مَا دَامَتْ قُلُوْبُکُمْ بَعِیْدَۃً عَنْہُ فَاِنَّکُمْ تُسِیْئُوْنَ الْاَدَبَ عَلَیْہِ فَاِذَا قَرُبَتْ

اور اوس کے سامنے ادب سے رہو۔ جب تک تمہارے دل اوس سے دور ہیں تم بے ادب بنے رہوگے پس جب تمہارے قلوب اوس سے نزدیک ہو جاوینگے

حَسُنَ اَدَبُھَا ھٰذَا بَیَانُ الْغِلْمَانِ عَلَی الْبَابِ قَبْلَ رُکُوْبِ الْمَلِکِ فَاِذَا رَکِبَ جَاءَ خَرَسُھُمْ وَ

قلب اچھا ادب کرنے لگیں گے غلاموں کی دروازہ پر بیہودہ بکواس بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے تک رہتی ہے پس جب بادشاہ سوار ہو جاتا ہے

حُسْنَ اَدَبِهِمْ لِاَنَّهُمْ قَرِيْبُوْنَ مِنْهُ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَهْرُبُ اِلٰى زَاوِيَةٍ اَلْاِقْبَالُ عَلَى الْخَلْقِ هُوَ

تو غلاموں کو کونے میں آ جاتا ہے اور با ادب ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ سے نزدیک ہونیوالے ہیں اون میں سے ہر ایک ایک گوشے کی طرف

عَيْنُ الْاِدْبَارِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتّٰى تَخْلَعَ الْاَرْبَابَ وَتَقْطَعَ الْاَسْبَابَ وَ

بھاگنے لگتے ہیں خلق کی طرف توجہ یہی بعینہ حق عز و جل سے اعراض ہے تجھے فلاح و نجات جب تک حاصل نہیں ہو سکتی کہ جب تک تو دوستوں سے

تَتْرُكَ رُؤْيَةَ الْخَلْقِ فِي النَّفْعِ وَالضُّرِّ اَنْتُمْ اَصِحَّاءُ مَرْضٰى اَغْنِيَاءُ فُقَرَاءُ اَحْيَاءُ مَوْتٰى

علیحدہ نہ ہو اور اسباب سے قطع تعلق نہ کرے اور نفع و نقصان میں مخلوق کی طرف توجہ کو نہ چھوڑ دے تم بظاہر تندرست ہو لیکن باطن میں بیمار تم بظاہر غنی ہو حقیقۃً فقیر بظاہر زندہ ہو حقیقۃً مردے

مَوْجُوْدُوْنَ مَعْدُوْمُوْنَ اِلٰى مَتٰى هٰذَا الْاِبَاقُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ

بظاہر موجود ہو حقیقۃً معدوم یہ اللہ تعالے سے بھاگنا اوس سے روگردانی کرنا کب تک رہے گی دنیا کی تعمیر آبادی آخرت کی

اِلٰى مَتٰى عِمَارَةُ الدُّنْيَا وَتَخْرِيْبُ الْاٰخِرَةِ اِنَّمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ فَكَيْفَ يُحِبُّ بِهِ

بربادی و خرابی کب تک کرو گے تم میں سے ہر ایک کے ایک ہی قلب تو ہے پس اوس سے دنیا و آخرت دونوں کی کیسے محبت

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَلْقُ وَالْخَالِقُ كَيْفَ يَحْصُلُ هٰذَا فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ

کرو گے اوس میں خلق و خالق دونوں کیسے سمائیں گے یہ بات ایک حالت میں ایک قلب میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہے یہ دعوی جھوٹا ہے

قَلْبٍ وَاحِدٍ هٰذَا كَذِبٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْكَذِبُ مُجَانِبُ الْاِيْمَانِ كُلُّ

اور نبی کریم صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں جھوٹ ایمان سے دوری رکھنے والا ہے۔ ہر ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے

اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ اَعْمَالُكَ دَلَائِلُ عَلٰى اِعْتِقَادِكَ ظَاهِرُكَ دَلِيْلٌ عَلٰى بَاطِنِكَ وَلِهٰذَا

جو اوس میں موجود ہو تیرے عمل تیرے اعتقاد پر دلیل ہیں تیرا ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے۔ اور اسی واسطے بعض

قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ بَاطِنُكَ ظَاهِرٌ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ

اہل اللہ نے فرمایا کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا باطن اللہ عز و جل اور اوس کے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے

عِنْدَ خَوَاصِّهِ مِنْ عِبَادِهِ اِذَا وَقَعَ بِيَدِكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ فَتَاَدَّبْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتُبْ

ان خاص بندگان خدا سے اگر کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو اون کے روبرو ادب کے ساتھ رہ اور توبہ کر

مِنْ ذُنُوْبِكَ قَبْلَ لِقَائِهِ تَصَاغَرْ عِنْدَهُ وَتَوَاضَعْ لَهُ اِذَا تَوَاضَعْتَ لِلصَّالِحِيْنَ

اور اوس کی ملاقات سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر۔ اوس کے روبرو ذلیل ہو کر رہ۔ اور اوس کے لئے تواضع کر۔ جب تو

فَقَدْ تَوَاضَعْتَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَوَاضَعْ فَاِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحْسِنْ

صالحین کیلئے تواضع کریگا۔ پس تو نے اللہ عز و جل کی تواضع کر لی۔ تواضع اختیار کر بہ تحقیق جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عز و جل اوس کو بلند کر دیتا ہے

الأدب بين يدي من هو أكبر منك فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال البركة

جو تجھ سے بڑا ہو اوس کے روبرو نہایت ادب سے پیش آ۔ بتحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برکت تمہارے بڑوں کے

مع أكابركم قال ما أراد صلى الله عليه وسلم ذكر السن فحسب بل حتى تضاف إلى الكبر

ساتھ ہے۔ پھر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں محض عمر کی

السن التقوى في امتثال الأمر والانتهاء عن النهي وملازمة الكتاب والسنة

بڑائی مراد نہیں لی بلکہ کبر سنی کے ساتھ اوامر میں بجا آوری احکام الٰہی اور منہیات میں امور منہیہ سے باز رہنا اور کتاب وسنت کا

وإلا فكم من شيخ لا يجوز احترامه ولا السلام عليه وليس في رؤيته بركة

لازم پکڑنا جو تقوی کے ساتھ ہو اونکا بھی اضافہ فرمایا ہے حقیقۃً فرمانبردار ہی بڑا ہے ورنہ کتنے باعتبار عمر کے بڈھے ہیں جنکی تعظیم اور اونپر سلام کرنا بھی جائز نہیں اور اون کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں۔

الأكابر المتقون الصالحون المتورعون العاملون بالعلم المخلصون في

اکابر وہ ہیں جو متقی صالح پرہیزگار۔ علم پر عمل کرنے والے عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں اکابر وہی ہیں

العمل الأكابر القلوب الصافية المعرضة عما سوى الله عز وجل الأكابر

جن کے قلوب صاف اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی اہل قلوب ہیں جو عارف باللہ

القلوب العارفة بالله عز وجل الأكابر العاملة القريبة منه كلما كبر

ہیں اور خدا کے لئے عمل کرنے والے اور اوس سے قریب۔ قلوب کا علم جب بڑا ہو جاتا ہے وہ

علم القلوب قربت من مولاها عز وجل كل قلب فيه حب الدنيا فهو عن الله

اپنے مولا عز وجل سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ دل جس میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ سے

محجوب وكل قلب فيه حب الآخرة فهو عن قرب الله محجوب بقدر رغبتك في الدنيا

محجوب ہے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہی پس وہ اللہ کے قرب سے محجوب ہے جس قدر تجھے دنیا میں رغبت ہوگی اوسی قدر آخرت میں

تنقص رغبتك في الآخرة بقدر رغبتك في الآخرة تنقص محبتك الحق عز وجل اعرفوا

تیری رغبت کم ہو جائے گی۔ اور جس قدر تیری رغبت آخرت میں ہوگی اوسی اندازہ سے تیری محبت حق عز وجل کے ساتھ کم ہو جائے گی

أقداركم ولا تتركوا أنفسكم منزلا لم ينزلنا الله عز وجل فيه ولهذا قال بعضهم من لم يعرف

تم اپنے حیثیتوں مرتبوں کو پہچانو۔ اور اپنی نفسوں کو ایسی منزل پر نہ چھوڑو جسمیں اللہ عز وجل نے اون کو جگہ نہ دی ہے اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے

قدره عرفته الأقدار قدره لا تقعد في موضع تقام منه إذا دخلت دارا فلا تقعد موضعا

فرمایا جس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اوس کو تقدیر الٰہی اوس کے مرتبہ کو پہچان کرا دے گی تو ایسی جگہ میں نہ بیٹھ جہاں سے اٹھا دیا جائے جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ پر نہ بیٹھ جہاں تجھ کو مالک مکان نے نہ بیٹھایا ہو

ثم يقعد لك فيه صاحب دار فانك تقام منه بلا امرك وان امتنعت اقمت واهنت

کیونکہ تو وہاں سے ہٹا دیا جائیگا اور تجھ سے اجازت بھی نہ لیجائے گی اور اگر تو منع کریگا تو ذلت کے ساتھ کھڑا کر کے تجھے نکال دیا جائیگا

واخرجت يا غلام قد ضيعت العمر في كتبة العلم وحفظه من غير عمل

اے غلام تونے عمر کو علم کے لکھنے اور اس کے یاد کرنے میں بغیر اوس پر عمل کرنے کے ضائع کر دیا یہ تجھے کیا فائدہ دیگا؟

ايش ينفعك قال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل يوم القيمة للانبياء

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

والعلماء انتم كنتم رعاة الخلق فما صنعتم في رعاياكم ويقول للملوك و

اور علماء رحمہم اللہ سے فرمائیگا تم مخلوق کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور بادشاہوں اور

الاغنياء انتم كنتم خزان كنوزي هل واصلتم الفقراء وربيتم الايتام و

امیروں سے فرمائیگا تم میرے خزانے کے خزانچی تھے کیا تم نے فقیروں کو اون کے حقوق پہنچائے اور کیا تم نے یتیموں کی پرورش کی

اخرجتم منها حقي الذي كتبته عليكم يا قوم اتعظوا بمواعظ الرسول

اور خزانوں میں سے وہ میرا حق جو تم پر میں نے فرض کر دیا تھا تم نے نکالا؟ اے قوم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحتوں کو

صلى الله عليه وسلم واقبلوا قوله ما اقسى قلوبكم سبحان من قدرني على مقاساة

قبول کرو اور اون کے قول کو مانو - تمہارے دل کس قدر سخت ہوگئے ہیں وہ پاک ذات ہے جس نے مجھے مخلوق کے اندازہ کرنے

الخلق كلما رمت الطيران جاء مقص القدر وقص جناحي غير اني استلي كيف

اون کے رنج کھینچنے پر قدرت دیدی ہے جب میں اڑنے کا قصد کرتا ہوں تقدیر کی قینچی آکر میرا بازو کتر دیتی ہے اور اڑنے سے معذور کر دیتی ہے لیکن میں اطمینان سے رہتا ہوں۔

انا مقيم في برج الملك ويلك يا منافق تتمنى خروجي من هذه البلدة لو تحركت

کیونکہ بادشاہی برج میں مقیم ہوں - اے منافق تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرے اس شہر سے نکل جانے کی آرزو کرتا ہے اگر میں حرکت کروں

تبدل الامر وانفصلت الاعضاء وتغير الحديث ولكن اخاف من عقوبة

تو امر بدل جائے اور اعضاء جدا ہو جائیں اور بات بدل جائے تمام تغیرات پیدا ہو جائیں لیکن میں عجلت سے اللہ عز وجل کے

الله عز وجل لاجل العجلة ما انا متبرم بل علي مناقف من القدر فانا موافق

عذاب آنے سے ڈرتا ہوں میں خود سے تیار نہیں ہوں - بلکہ میرے اوپر امور تقدیریہ کا پہنچانا ہے وہ ضرور پہنچینگے پس میں تقدیر

له مسلم واليه اللهم سلاما وتسليما ويحك تستهزئ بي وانا واقف على باب

کے موافقت کرنے والا اور اوس کا تسلیم کرنے والا ہوں - اے اللہ سلامتی اور توفیق عطا فرما تجھ پر افسوس تو میرے ساتھ استہزا کرتا ہے حالانکہ میں حق عز وجل

الحق عز وجل ادعوا الخلق الیہ سوف ترى جوابک انتی الی فوق ذراعا والی

کے دروازہ پر کھڑا ہوا مخلوق کو اوس کی طرف بلا رہا ہوں عنقریب تو اپنا جواب پا لیگا تحقیق میں اوپر کی طرف ایک ہاتھ ہوں اور

الا فاسوف ترون یا منافقین عذاب اللہ عز وجل وعقابہ دنیا واخرۃ الزمان حبلی

نیچے ہزاروں ہاتھ۔ اے منافقون تم اللہ عز وجل کے عذاب اور اوس کے دنیا و آخرت کے عقاب کو عنقریب دیکھو گے زمانہ حاملہ ہے جو کچھ

سوف ترون ما یکون منہ انا فی ید تقلیب الحق عز وجل تارۃ یصیرنی جبلا وتارۃ

اوس سے پیدا ہونے والا ہے تم عنقریب دیکھو گے۔ میں تو تصرفات الہی کے قبضہ میں ہوں کبھی وہ مجھے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی وہ مجھے ذرہ بنا دیتا ہے

یصیرنی ذرۃ وتارۃ یصیرنی بحرا وتارۃ یصیرنی قطرۃ وتارۃ یصیرنی شمسا و

اور کبھی دریا کرتا ہے اور کبھی وہ مجھے قطرہ بنا دیتا ہے اور کبھی آفتاب اور کبھی چمک اور روشنی۔

تارۃ یصیرنی لمعۃ وبرقۃ یقلبنی کما یقلب اللیل والنہار کل یوم ہو فی

وہ مجھے ویسا ہی پلٹا دیتا رہتا ہے۔ جیسے رات اور دن کو۔ اوس کی شان ہر دن بلکہ ہر لحظہ جدا جدا ہے

شان بل کل لحظۃ الیوم لکم واللحظۃ لغیرکم یا غلام ان اردت

سارا دن تمہارے لئے ہے اور ایک لحظہ میں تمہارے غیر کے لئے اے غلام۔ اگر تو

سعۃ الصدر وطیبۃ العیش فلا تسمع ما یقول الخلق ولا تلتفت الی

وسعت سینہ کی اور خوش عیشی چاہتا ہے پس تو نہ خلق کا قول سن اور نہ اون کی بات کی طرف توجہ کر۔ کیا تو یہ

حدیثہم اما تعلم انہم ما یرضون عن خالقہم فکیف یرضون عنک

نہیں جانتا کہ وہ اپنے خالق سے تو راضی ہی نہیں ہوتے پس وہ تجھ سے کیونکر راضی ہوں گے آیا تو یہ

اما تعلم ان کثیرا منہم لا یعقلون ولا یبصرون ولا یؤمنون بل یکذبون

نہیں پہچانتا کہ بہ تحقیق بہت اون میں سے نہ عقل رکھتے ہیں نہ بصارت اور نہ ایمان لاتے ہیں بلکہ خدا کی تکذیب کرتے

ولا یصدقون اتبع القوم الذین لا یعقلون غیر الحق عز وجل ولا یسمعون من غیرہ

بلکہ لو تصدیق نہیں کرتے۔ تو اون قوم والوں کا پیرو بن جو غیر خدا کو کچھ سمجھتے ہی نہیں اور نہ وہ اوس کے غیر کے قول کو سنتے ہیں

ولا یبصرون غیرہ اصبر علی اذیۃ الخلق طلبا لرضا الحق عز وجل اصبر علی ما یبتلیک

اور نہ اوس کے سوا کسی اور کو دیکھتے ہیں۔ تو مخلوق کی ایذا پر حق کی خوشنودی کے لئے صبر اختیار کر۔ خدا تجھ کو جس بلا میں مبتلا

بہ بانواع البلایا ہذا داب اللہ عز وجل مع عبادہ المصطفین المحببین

کرے تو اوس پر صبر کئے جا۔ اللہ عز وجل کا اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ یہی طریقہ ہے کہ اون کو ہر ایک سے

يَقْطَعُهُمْ عَنِ الْكُلِّ وَيَبْتَلِيهِمْ بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ وَالْمِحَنِ يُضَيِّقُ

الگ کر دیتا ہے اور طرح طرح کی بلاؤں اور آفتوں اور مشقتوں سے اون کی آزمائش کرتا ہے۔ دنیا و آخرت اور عرش

عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى فَيُفْنِيْ بِذٰلِكَ وُجُوْدَهُمْ حَتّٰى اِذَا اَفْنٰى

کے نیچے سے زمین تک ہر چیز کو اون پر تنگ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اون کا وجود فنا کر دیتا ہے یہانتک کہ جب اون کا وجود

وُجُوْدَهُمْ اَوْجَدَهُمْ لَهٗ لَا لِغَيْرِهٖ اَقَامَهُمْ مَعَهٗ لَا مَعَ غَيْرِهٖ يُنْشِئُهُمْ خَلْقًا اٰخَرَ

فنا ہو جاتا ہے تو اون کو از سر نو اپنے لئے وجود عطا فرماتا ہے نہ اپنے ماسوی کے لئے اور اونکو اپنے ساتھ ہی قائم رکھتا ہے اور اونکو دوسری زندگی بخشتا ہے

كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ اَلْخَلْقُ الْاَوَّلُ مُشْتَرَكٌ

جیسا کہ ارشاد فرمایا ثم انشأناہ الآیہ پھر ہم نے اونکو دوبارہ پیدا کیا پس اللہ سب خالقوں سے بہتر و برکت والا ہے۔ پہلی پیدائش مشترک ہے

وَهٰذَا الْخَلْقُ مُفْرَدٌ يُفْرِدُهٗ عَنْ اِخْوَانِهٖ وَاَبْنَاءِ جِنْسِهٖ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ يُغَيِّرُ مَعْنَاهُ الْاَوَّلَ وَ

اور یہ دوسری پیدائش تنہائی والی جس کی وجہ سے اوس کو اللہ اوس کے بھائیوں اور تمام ہمجنسوں سے علیحدہ کر دیتا ہے اوس کے اول

يُبَدِّلُهٗ يُصَيِّرُ عَالِيَهٗ سَافِلَهٗ يَصِيْرُ رَبَّانِيًّا رُوْحَانِيًّا يُضَيِّقُ قَلْبُهٗ عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ

معنے میں تغیر و تبدل پیدا کر دیتا ہے اوس کے عالی بالا حصہ کو ساحل بنا دیتا ہے۔ وہ محض ربانی و روحانی بنجاتا ہے اوسکا قلب

وَيَنْسَدُّ بَابُ سِرِّهٖ عَنِ الْخَلْقِ تَصِيْرُ لَهُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَ

غیر کے دیکھنے سے تنگی کرتا ہے اور اوسکے بھید کا دروازہ مخلوق سے بند ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور جنت و دوزخ اور

جَمِيْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَالْخَلْقُ وَالْاَكْوَانُ شَيْئًا وَاحِدًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ اِلٰى

تمام مخلوق اور خلق اور کل کائنات اس کو ایک ہی معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ شے اوس کے سر کی قبضہ میں دیدی

يَدِ سِرِّهٖ فَيَبْتَلِعُهٗ وَلَا يَتَبَيَّنُ فِيْهِ يُظْهِرُ فِيْهِ الْقُدْرَةَ كَمَا اَظْهَرَهَا فِيْ عَصٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ

جاتی ہے پس وہ اوس کو ایسا نگل جاتا ہے کہ وہ ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ اوس میں رب تعالی اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے جیسا کہ اوس نے موسی علیہ السلام کے عصا میں

السَّلَامُ لَمَّا اَنْ يُظْهِرَ قُدْرَتَهٗ بِمَا يُرِيْدُ عَلٰى يَدِ مَنْ يُرِيْدُ بَلَعَتْ عَصٰى مُوْسٰى ع

ظاہر فرمایا تھا۔ [illegible] وہ ذات جو اپنی قدرت [illegible] اظہار جس پر چاہے [illegible] جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہے

[illegible] مِنَ الْحِبَالِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْاَشْيَاءِ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ بَطْنُهَا اَرَادَ الْحَقُّ

قدرت سے موسی نے جادوگروں کی رسیوں وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر کو نگل لیا اور اوس کے پیٹ میں تغیر بھی نہ آیا۔

عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُعْلِمَهُمْ اَنَّ فِيْ ذٰلِكَ قُدْرَةً لَا حِكْمَةً لِاَنَّ مَا فَعَلَهُ السَّحَرَةُ

اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا کہ وہ اونکو بتلا دے کہ اس میں قدرت ہے نہ کہ حکمت۔ اوس میں جو کچھ جادوگروں نے کیا تھا

فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ كَانَ حِكْمَةً وَهَنْدَسَةً وَمَا ظَهَرَ فِي عَصَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قُدْرَةً

دکھاؤں کی رسیاں اژدہے معلوم ہوتے تھے) وہ حکمت وفن ہندسہ تھا۔ اور جس امر کا اظہار عصائے موسیٰ ع نے کیا وہ حق عز وجل کی قدرت

مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرْقَ عَادَةٍ وَمُعْجِزَةً وَلِهٰذَا قَالَ أَمِيرُ السَّحَرَةِ لِوَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ اُنْظُرْ إِلٰى مُوسٰى

کاملہ تھی اور یہ بنائے خرق عادت ومعجزہ تھا اور اسی واسطے جادوگروں کے سردار نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام

فِي أَيِّ حَالٍ هُوَ فَقَالَ لَهُ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَالْعَصَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا فَقَالَ هٰذَا مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ فِعْلِهِ

کی جانب دیکھو وہ کس حال میں ہیں اوس نے جواب دیا موسیٰ علیہ السلام کا رنگ متغیر ہو گیا ہے اور عصائے موسیٰ ع اپنا کام کر رہا ہے سردار نے جواب دیا
یہ کام اللہ عز وجل کا ہے نہ کہ موسیٰ ع کا

فَإِنَّ السَّاحِرَ لَا يَخَافُ مِنْ سِحْرِهِ وَالصَّانِعَ لَا يَخَافُ مِنْ صُنْعَتِهِ ثُمَّ آمَنَ الْأَمِيرُ بِهِ وَتَبِعَهُ أَصْحَابُهُ

کیونکہ ساحر اپنے سحر سے اور کاری گر اپنے کام سے ڈرا نہیں کرتا ہے اس واقعہ کو دیکھ کر وہ سردار اور اوسکے سب مصاحب اوسکے اتباع میں ایمان لے آئے۔

يَا غُلَامُ مَتٰى تَقُومُ مِنَ الْحِكْمَةِ إِلَى الْقُدْرَةِ مَتٰى يُوصِلُكَ عَمَلُكَ بِالْحِكْمَةِ إِلٰى قُدْرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَتٰى يُوصِلُكَ

اے غلام تو حکمت سے قدرت کی طرف کب متوجہ ہوگا کب تیرا حکمت والا عمل تجھ کو اللہ عز وجل کی قدرت تک پہونچائے گا۔ کب تیرے

إِخْلَاصُكَ فِي أَعْمَالِكَ إِلٰى بَابِ قُرْبِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَتٰى تُرِيكَ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ وُجُوهَ قُلُوبِ الْعَوَامِّ

اعمال کا اخلاص تجھ کو قرب الٰہی کے دروازہ تک پہنچائیگا۔ معرفت کا آفتاب کب تجھ کو عام وخاص لوگوں کے قلوب کے چہروں کو دکھلائے گا۔

وَالْخَوَاصِّ لَا تَهْرُبْ مِنَ الْحَقِّ لِأَجْلِ بَلِيَّتِهِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَبْتَلِيكَ لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى السَّبَبِ وَتَتْرُكُ بَابَهُ

ہوشیار ہو جاؤ بلا کی وجہ سے تو حق عز وجل سے مت بھاگ بتحقیق وہ اس سے تیری آزمائش کرتا ہے تاکہ معلوم کرے کہ آیا تو سبب کی طرف

أَمْ لَا هَلْ تَرْجِعُ إِلَى الظَّاهِرِ وَإِلَى الْبَاطِنِ إِلٰى مَا تُدْرِكُ أَوْ إِلٰى مَا تُدْرِكُ إِلٰى مَا تَرٰى أَوْ إِلٰى مَا تَرٰى

رجوع کرتا ہے اور اوسکے دروازہ کو چھوڑتا ہے یا نہیں آیا تو ظاہر کی طرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف آیا اوس کی طرف جاتا ہے جس کا ادراک
ہو سکتا ہے یا اوس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا اوس طرف جاتا ہے جو نظر آتی ہے یا اوس طرف جو نظر نہیں آتی؟

اَللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ اَللّٰهُمَّ قُرْبًا وَلُطْفًا اَللّٰهُمَّ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ

اے اللہ تو ہمیں آزمائش میں نہ ڈال اے اللہ ہمکو اپنی نزدیکی بغیر آزمائش عطا فرمادے اے اللہ اپنا قرب و لطف عطا فرما۔
اے اللہ اپنا قرب ملے جسمیں دوری نہ ہو۔

لَا طَاقَةَ لَنَا عَلَى الْبُعْدِ مِنْكَ وَلَا عَلٰى مُقَاسَاةِ الْبَلَاءِ فَارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ نَارِ الْآفَاتِ

ہم میں تجھ سے دوری کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے برداشت کرنے کی تو ہمکو آفتوں کی آگ سے علیحدہ کر کر اپنی نزدیکی عطا کر دے۔

فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ نَارِ الْآفَاتِ فَاجْعَلْنَا فِيهَا كَالسَّمَنْدَلِ الَّذِي يَبِيضُ وَيُفْرِخُ

اور اگر آفتوں کی آگ ہمارے لئے ضروری ہے پس ہم کو اوس آگ میں مثل سمندل جانور کے بنا دینا جو کہ اوس میں انڈے دیتا ہے اور

فِي النَّارِ وَهِيَ لَا تَضُرُّهُ وَلَا تُحْرِقُهُ اِجْعَلْهَا عَلَيْنَا كَنَارِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ أَنْبِتْ حَوَالَيْنَا عُشْبًا كَمَا

بچے نکالتا ہے اور آگ اوس کو نہ ضرر پہنچاتی ہے اور نہ جلاتی ہے۔ ہمارے اوپر اوس آگ کو مثل آگ ابراہیم خلیل علیہ السلام کی کر دینا۔ ہمارے

اَنْبَتَّ حَوَالَيْهِ وَاَغْنِنَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ كَمَا اَغْنَيْتَهُ وَاٰنِسْنَا وَتَوَلَّنَا كَمَا تَوَلَّيْتَهُ وَاحْفَظْنَا كَمَا

اردگرد سبزہ اوگا دینا جیسا کہ تونے اون کے اردگرد جما دیا تھا۔ اور ہمیں تمام چیزوں سے ویسا ہی مستغنی کر دے جیسا کہ خلیل ؑ کو کیا تھا اور تو ہمارا مونس ومتولی ویسا ہی بنجا جیسا کہ اون کا بنا تھا اور تو ویسے ہی ہماری

حَفِظْتَهُ اٰمِيْن۔ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَّلَ الرَّفِيْقَ قَبْلَ الطَّرِيْقِ وَالْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ وَالْاَنِيْسَ

حفاظت فرما آمین۔ ابراہیم علیہ السلام نے سفر سے پہلے رفیق کو۔ اور گھر سے پہلے پروسی کو اور وحشت سے پہلے

قَبْلَ الْوَحْشَةِ وَالْحِمْيَةَ قَبْلَ الْمَرَضِ وَالصَّبْرَ قَبْلَ الْبَلِيَّةِ وَالرِّضَاءَ قَبْلَ الْقَضَاءِ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ

مونس کو اور مرض سے پہلے پرہیز کو اور بلا سے پہلے صبر کو اور قضا سے پہلے رضاء الٰہی کو حاصل کر لیا تھا۔ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے علم

عَلَيْهِ السَّلَامُ اِقْتَدُوْا بِهٖ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَطَفَ بِهٖ فِيْ بَحْرِ بَلَائِهٖ وَكَلَّفَهُ السِّبَاحَةَ

سیکھو اور اون کے اقوال اور افعال میں اونکی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بلا کے دریا میں مہربانی کی۔ اور بلا کے

فِيْ بَحْرِ الْبَلَاءِ وَاَيَّدَهُ مَعَهُ كَلَّفَهُ الْحَمْلَ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ مَعَ رَأْسِ الْفَرَسِ كَلَّفَهُ الصُّعُوْدَ اِلَى الْمَوْضِعِ

دریا میں اون کو تیرنے کا حکم دیا اور اونکی مدد فرمائی۔ اونکو دشمن پر حملہ کا حکم دیا اور خود اونکے گھوڑے کے سر کے قریب تھا اور اونکو بلند جگہ پر چڑھنے کا حکم دیا۔

الْعَالِيْ يَدُهُ فِيْ ظَهْرِهٖ كَلَّفَهُ دَعْوَةَ الْخَلْقِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَالنَّفَقَةَ مِنْ عِنْدِهٖ هٰذَا هُوَ اللُّطْفُ الْبَاطِنُ الْخَفِيُّ يَا غُلَامُ

اور یدِ قدرت اونکی پیٹھ پر تھا اونکو خلق کی دعوت طعام کا حکم دیا اور خرچ اپنے پاس سے دیا عنایت باطنی ولطف خفی اسی کا نام ہے۔ اے غلام۔

كُنْ مَعَ اللّٰهِ صَامِتًا عِنْدَ مَجِيْءِ قَدَرِهٖ وَفِعْلِهٖ حَتّٰى تَرٰى مِنْهُ اَلْطَافًا كَثِيْرَةً اَمَا سَمِعْتَ بِغُلَامِ جَالِيْنُوْسَ الْحَكِيْمِ كَيْفَ

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت خاموشی اختیار کر تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی مہربانیاں تجھ کو نظر آئیں کیا تونے جالینوس حکیم کے غلام کا

تَخَارَسَ وَتَبَالَهَ وَتَسَاكَتَ حَتّٰى حَفِظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَهٗ حِكْمَتُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَجِيْءُ اِلٰى قَلْبِكَ مِنْ كَثْرَةِ

قصہ نہیں سنا کہ کیسا گونگا اور بیوقوف اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا یہانتک کہ جالینوس کا تمام علم سیکھ لیا۔ تیرے قلب کی طرف تیرے بہت جھگڑ

هَذَيَانِكَ وَمُنَازَعَتِكَ لَهٗ وَاعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْمُوَافَقَةَ وَتَرْكَ الْمُنَازَعَةِ وَاٰتِنَا

کرنے اور اوسکے ساتھ جھگڑا کرنے اور اوسپر اعتراض کرنے سے حکمت الٰہی نہیں آئے گی۔ اے اللہ تو ہم کو موافقت اور ترک منازعت عطا فرما

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور دنیا وآخرت میں نکوئیاں دے اور عذاب دوزخ سے بچا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ عِشْرِيْنَ شَوَّالَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ۲۹ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو ارشاد فرمایا

یَا قَوْمِ اعْرِفُوا اللّٰہَ وَلَا تَجْهَلُوْهُ وَاَطِیْعُوْهُ وَلَا تَعْصُوْهُ وَافِقُوْهُ وَلَا تُخَالِفُوْهُ وَارْضَوْا

اے قوم۔ اللہ تعالیٰ کو پہچانو اور اوس سے جاہل نہ رہو اور اوس کی طاعت کرو نافرمانی نہ کرو اوسکے ساتھ موافقت کرو اور اوسکے مخالف نہ ہو

بِقَضَآءِهٖ وَلَا تُنَازِعُوْهُ وَاعْرِفُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصُنْعَتِهٖ هُوَ الْخَالِقُ الرَّزَّاقُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ الظَّاهِرُ

اور اوس کی قضاء و حکم پر راضی رہو اور اوس سے جھگڑا نہ کرو۔ حق عزوجل کو اوس کی صنعت و کاریگری سے پہچانو وہ پیدا کرنیوالا رزق دینے والا اول و آخر ظاہر

وَالْبَاطِنُ هُوَ الْقَدِیْمُ الْاَزَلِیُّ الدَّآئِمُ الْاَبَدِیُّ الْفَعَّالُ لِمَا یُرِیْدُ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ

و باطن ہے وہی قدیم و ازلی ہے اور دائم ابدی ہے جو چاہے وہ کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرے اوس سے سوال نہ ہوگا اور مخلوق سوال کئے جائینگے

هُوَ الْمُغْنِیْ هُوَ الْمُفْقِرُ هُوَ النَّافِعُ الضَّآرُّ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ هُوَ الْمُعَاقِبُ الْمُخَوِّفُ الْمَرْجُوُّ خَافُوْهُ وَلَا

وہی امیر بنانے والا وہی فقیر بنانے والا وہی نفع بخشنے والا وہی نقصان دینے والا وہی زندہ کرنیوالا وہی موت دینے والا وہی سزا دینے والا ڈرانے والا امید دلانیوالا ہے

تَخَافُوْا غَیْرَهٗ وَارْجُوْهُ وَلَا تَرْجُوْا غَیْرَهٗ دُوْرُوْا مَعَ حِکْمَتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ اِلٰی اَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحِکْمَةَ تَاَدَّبُوْا

اوسی سے ڈرو اوس کے غیر سے نہ ڈرو اوسی سے امیدوار بنو اوسکے غیر سے امیدواری نہ کرو اوسکی حکمت و قدرت کے ساتھ گھومتے رہو یہانتک کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے

مَعَ السَّوَادِ عَلَی الْبَیَاضِ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ تَکُوْنُوْنَ مَحْفُوْظِیْنَ مِنْ خَرْقِ

جو کچھ سپیدی پر سیاہی پھیر دی ہے اوس سے ادب سیکھتے رہو (قرآن مجید پر عامل رہو) یہانتک کہ وہ آنیوالی چیز جو تمہارے اور اوس کے درمیان حائل ہوگی آجاوے

حُدُوْدِ الشَّرْعِ الَّذِیْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ مَعْنًی لَا صُوْرَةً لَا یَصِلُ اِلٰی هٰذَا الْمَقَامِ اِلَّا اٰحَادُ الصَّالِحِیْنَ ۵

ایسی حالت میں تم حدود شرع کے خلاف سے جس کی طرف معنے اشارہ کیا گیا محفوظ رہو گے۔ اس مقام کی طرف نہ۔ نیکوں میں سے کوئی کوئی ہی پہنچتا ہے نہ کہ ہر ایک

مَا لَنَا حَاجَةٌ خَارِجَةٌ عَنْ دَآئِرَةِ الشَّرْعِ مَا یَعْرِفُ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَّا مَنْ دَخَلَ فِیْهِ فَاَمَّا بِمُجَرَّدِ الصِّفَةِ

ہمیں کسی ایسی چیز کی حاجت نہیں جو کہ دائرۂ شرع سے خارج ہو۔ اس امر کو وہی جانتا ہے جو اوسمیں داخل ہوا۔ ورنہ محض حال بیان کرنے سے اوسکو

فَلَا یَعْرِفُهٗ کُوْنُوْا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکُمْ بَیْنَ یَدَیِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُشَدِّدِیْنَ الْاَوْسَاطَ تَحْتَ اَمْرِهٖ

کوئی نہیں پہچان سکتا ہے۔ تم اپنے تمام معاملات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کمر بستہ رہو۔ اور آپکے حکم و ممانعت اور اتباع

وَنَهْیِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ اِلٰی اَنْ یَّدْعُوَکُمُ الْمَلِکُ اِلَیْهِ فَحِیْنَئِذٍ تَسْتَعْظِمُوا الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کے ماتحت رہو یہانتک کہ تمکو بادشاہ اپنی طرف دعوت دے پس اوسوقت تم رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کرو۔ اجازت لو۔

وَادْخُلُوْا عَلَیْهِ اِنَّمَا سُمِّیَ الْاَبْدَالُ لِاَنَّهُمْ لَا یُرِیْدُوْنَ مَعَ اِرَادَةِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِرَادَةً وَلَا یَخْتَارُوْنَ مَعَ

اور اوس کے پاس داخل ہو جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اسی واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے ارادہ کے ساتھ کوئی ارادہ نہیں کرتے۔ اور اللہ عزوجل کے اختیار کے ساتھ

اِخْتِیَارِهٖ اِخْتِیَارًا یَحْکُمُوْنَ الْحُکْمَ الظَّاهِرَ وَیَعْمَلُوْنَ الْاَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ یَنْفَرِدُوْنَ اِلٰی اَعْمَالٍ تَخُصُّهُمْ کُلَّمَا

اپنے کسی اختیار کو کام میں نہیں لاتے حکم ظاہر پر حکم کرتے ہیں اور اعمال ظاہرہ پر عمل کرتے ہیں پھر تنہائی میں ایسے عملوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جو ان کیلئے مخصوص ہیں

تَرَقَّتْ دَرَجَاتُهُمْ وَمَنَازِلُهُمْ يُرِيدُونَ مِنْ أَمْرٍ وَنَهْيٍ إِلَى أَنْ يَبْلُغُوا إِلَى مَنْزِلٍ لَا أَمْرَ فِيهِ وَلَا نَهْيَ بَلِ الْأُمُورُ

جب اون کے منازل و درجات ترقی پذیر ہوتے ہیں تو امر ونہی کا ارادہ کرتے ہیں یہانتک کہ ایسی منزل پر پہنچ جاتے ہیں جہاں امر ہے نہ نہی ۔ بلکہ احکام

الشَّرْعُ تُفْعَلُ فِيهِمْ وَتُضَافُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعْزِلٍ لَا يَزَالُونَ فِي غَيْبَةٍ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا

شرعی انکے اندر اثر پذیر ہوتے ہیں اور وہ انکی طرف منسوب کر دے جاتے ہیں اور یہ تنہائی میں ہوتے ہیں ہمیشہ مخلوق سے غائب حق عزوجل کے ہمراہ

يَحْضُرُونَ فِي وَقْتِ مَجِيءِ الْأَوَامِرِ وَالنَّهْيِ يَحْفَظُونَ فِيهِمَا حَتَّى لَا يَخْرُقُونَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ الشَّرْعِ لِأَنَّ

رہتے ہیں۔ البتہ انکی حاضری امر ونہی کے آنے کے وقت ہوتی ہے وہ امر ونہی دونوں کی حفاظت کرتے ہیں حدود شرعیہ میں سے ایک حد کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے

تَرْكُ الْعِبَادَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ زَنْدَقَةٌ وَارْتِكَابُ الْمَحْظُورَاتِ مَعْصِيَةٌ لَا تَسْقُطُ الْفَرَائِضُ عَنْ أَحَدٍ

کیونکہ جو عبادتیں کہ فرض ہیں اون کا چھوڑنا بیدینی ہے اور ممنوع امور کا کرنا معصیت فرائض الہیہ کسی سے کسی حالت میں بھی

بِحَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ **يَا غُلَامُ** اِعْمَلْ بِحُكْمِهِ وَعِلْمِهِ وَلَا تَخْرُجْ عَنِ الْخِطَّةِ لَا تَنْسَ الْعَهْدَ جَاهِدْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ

ساقط نہیں ہوتے ہیں اے غلام اللہ تعالیٰ کے حکم وعلم کے ساتھ عمل کر اور اوس کے دائرہ سے نہ نکل عہد کو نہ بھول۔ اپنے نفس اور خواہشات

وَشَيْطَانَكَ وَطَبْعَكَ وَدُنْيَاكَ وَلَا تَيْأَسْ مِنْ نُصْرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا تَأْتِيكَ مَعَ ثَبَاتِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ

اور شیطان اور اپنی طبیعت و دنیا سے جہاد کرتا رہ ۔ اور اللہ عزوجل کی مدد سے ناامیدی نہ کر وہ تیری ثابت قدمی کے ساتھ یقیناً آتی رہے گی

وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۞ وَقَالَ إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ وَقَالَ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

ارشاد الہی ہے ان اللہ الآیہ بتحقیق اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے نیز ارشاد ہے البتہ اللہ کی جماعت ہی غالب ہے نیز ارشاد ہے اور جو لوگ ہمارے رستے میں جہاد کرتے ہیں البتہ ہم اون کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں

أَمْسِكْ لِسَانَ نَفْسِكَ عِنْدَ شَكْوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ خَصْمًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا وَعَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ تَأْمُرُهُمْ

تو اپنی نفس کی زبان کو خدا کے شکوہ کے وقت روک لے ۔ اور اللہ کی طرف سے اس زبان اور تمام مخلوق کا مقابلہ کر اون کو اطاعت الہی کا حکم دے

بِطَاعَتِهِ وَتَنْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ تَنْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْاِبْتِدَاعِ وَاتِّبَاعِ الْهَوَى وَمُوَافَقَةِ النَّفْسِ

اور معصیت الہی سے منع کر گمراہی اور بدعت اور خواہشات کی پیروی اور نفس کی موافقت سے اون کو روک اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ

وَتَأْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَا قَوْمِ** احْتَرِمُوا كَلَامَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا اون کو حکم دے ۔ اے قوم ۔ اللہ عزوجل کے کلام کا احترام کرو

وَتَأَدَّبُوا مَعَهُ هُوَ الْوُصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجْعَلُوهُ مَخْلُوقًا يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا

اور اوس کے ساتھ مؤدب ہو وہ تمہارے اور خدا کے درمیان ذریعہ اتصال ہے اوسے مخلوق نہ ٹھہراو ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ

كَلَامِي وَتَقُولُونَ أَنْتُمْ لَا مَنْ يَرُدُّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

میرا کلام ہے تم کہتے ہو نہیں جو اللہ عزوجل کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق بنائے وہ کافر ہوا اور اللہ سے بیزار

والمرئي هذا القرآن هذا المتلو هذا المقروء وهذا المسموع هذا المنظور هذا المكتوب في المصاحف

یہ قرآن یہی جو تلاوت کیا جاتا ہے پڑھا جاتا ہے یہ جو سُنا جاتا ہے یہ جو دیکھا جاتا ہے یہی جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے

كلام الله عز وجل كان الإمامان الشافعي والإمام أحمد رضي الله عنهما يقولان القلم مخلوق والمكتوب به

اللہ عز وجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے قلم مخلوق ہے اور جو اوس سے لکھا گیا وہ

غير مخلوق والقلب مخلوق والمحفوظ فيه غير مخلوق **يا قوم** انصحوا القرآن بالعمل

غیر مخلوق اور قلب مخلوق ہے اور جو کچھ اوسمیں محفوظ ہے وہ غیر مخلوق (یعنی کلام الہی) اے قوم نصیحت پکڑو قرآن سے ساتھ

به لا بالمجادلة فيه الاعتقاد كلمات يسيرة والأعمال كثيرة عليكم بالإيمان به صدقوا

عمل کے۔ نہ مجادلہ کے ساتھ اوسمیں۔ اعتقاد چند کلمے ہیں اور عمل بکثرت۔ تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ اور اوسکی قلوب سے تصدیق

بقلوبكم واعملوا بجوارحكم واشتغلوا بما ينفعكم لا تلتفتوا إلى عقول ناقصة دنية

کرو۔ اور اپنے اعضا سے عمل کرو۔ اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تمہیں نفع دے ناقص کمینی عقلوں کی طرف توجہ نہ کرو۔

يا قوم المنقول لا ينسخ بالعقل والنص لا يزال بالقياس لا تترك البينة

اے قوم منقول عقل سے نسخ نہیں کیا جا سکتا اور نص قیاس سے زائل نہیں کیجا سکتی۔ گواہ چھوڑ دے

مع مجرد الدعوى أموال الناس لا تؤخذ بالدعوى من غير بينة قال النبي

اور مجرد دعوے سے کام لے ایسا نہ کر لوگوں کے مال بغیر گواہوں کے محض دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم لو أخذ الناس بدعاويهم لادعى قوم دماء قوم وأموالهم

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر آدمی محض دعووں سے کچھ حاصل کر لیا کرتے تو البتہ ایک قوم دوسری قوم پر خون اور اپنے

لكن البينة على المدعي واليمين على من أنكر لا ينفع لسان عليم وقلب جاهل

مالوں کا دعویٰ کرتی۔ لیکن مدعی پر گواہ لازم ہیں اور انکار کرنے والا پر قسم عالم زبان اور جاہل قلب نفع نہیں دے سکتا۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أخوف ما أخاف على أمتي من منافق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ خوف اپنی امت پر جسکو میں اونکے لئے خطرناک سمجھتا ہوں

عليم اللسان يا علماء يا جهال يا حاضرين يا غائبين استحيوا من الله عز وجل

اوس منافق سے ہے جسکی زبان عالم ہو۔ اے جاہلوں اے حاضرین و غائبین۔ اے جماعت علما تم اللہ عز وجل سے حیا کرو۔

وانظروا بقلوبكم إليه ذلوا له صبروا أنفسكم تحت مطارق قدره والزموها

اور اپنے قلبوں سے اوس کی طرف نظر کرو اوس کے لئے پست ہو جاؤ اپنے نفسوں کو صابر بناؤ اوس کی تقدیر کے گرزوں کے ماتحت اون کو لے آؤ۔

بالشكر على نعمه وأصلوا الضياء بالظلام في طاعته فإذا تحقق ذلك منكم جاءتكم

اور اپنے نفسوں پر اوس کا شکر بمقابلہ نعمت لازم کرو۔ اوس کی اطاعت میں روشنی کو اندھیرے سے ملا دو یعنی شب و روز مشغول بطاعت رہو جب تم سے یہ امر متحقق ہو جائے گا

كرامة الله عز وجل وعزه وجنته في الدنيا والآخرة يا غلام اجتهد أن لا يبقى

تو اللہ عز و جل کی کرامت و عزت و جنت دنیا و آخرت میں تمہارے پاس آجائے گی اے غلام اس بات کی کوشش کر کہ

في الدنيا شيء تحبه إذا تم هذا في حقك لا تترك مع نفسك لحظة إن نسيت

دنیا میں کوئی شے ایسی باقی نہ ہو جو تجھے محبوب ہو سب کی محبت چھوڑ دے۔ جب تیرے حق میں یہ معاملہ کامل ہو جائے گا تو تو ایک لحظ کیلئے بھی اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔ اگر بھولے گا تو یاد

ذكرت وإن غفلت أوقظت لا يدعك تنظر إلى غيره في الجملة من ذاق هذا فقد عرفه

دلادیا جائے گا اور اگر تو غافل ہوگا بیدار کر دیا جائے گا نظر رحمت تجھے غیر کی طرف دیکھنے کیلئے نہ چھوڑے گی۔ الغرض جس نے یہ ذائقہ چکھا اوس نے رب کو پہچان لیا۔

هذا الجنس آحاد أفراد من الخلق لا يقبلون السكون إلى الخلق يا منافقين الآفات

اس جنس کے افراد خلق سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں جو مخلوق کی طرف سکون کو قبول نہیں کرتے۔ اے منافقو۔ آفتیں اور

والبلايا على رؤوس قلوبكم القوم كلما نظروا بأعين قلوبهم إلى غير الحق عز وجل

بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر موجود ہیں اہل اللہ جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے غیر حق جل و علا کی طرف دیکھ لیتے ہیں تو اپنی

ثقفوا إسلامهم في السكون إليه والانطراح بين يديه والتعامي عن خلقه

سلامتی اللہ تعالیٰ کی طرف سکون اور اپنے کو اوس کے روبرو ڈالدینے اور مخلوق کی طرف سے اندھا ہو جانے اور اللہ پر اعتراض

وقطع ألسنتهم عن الاعتراض عليه فتتقلب الأيام والليالي والأشهر والسنون

کرنے سے اپنی زبانوں کو کاٹ ڈالنے میں پاتے ہیں۔ دن رات مہینہ برس اون پر غلبہ کرتے ہیں۔

عليهم وهم على حالة واحدة لا يتغيرون مع الحق عز وجل هم أعقل خلق

اور وہ ایک ہی حالت پر قائم رہتے ہیں وہ حق عز و جل کی معیت سے متغیر نہیں ہوتے وہ تمام مخلوق الٰہی سے

عز وجل ولو رأيتموهم لقلتم مجانين ولو رأوكم لقالوا ما آمن هؤلاء بيوم الدين

زیادہ عاقل ہیں اگر تم اون کو دیکھ پاؤ تو تم اون کو دیوانہ بتاؤ اور اگر وہ تم کو دیکھیں تو کہیں کہ یہ قیامت کے دن پر ایمان نہیں لائے

قلوبهم حزينة منكسرة بين يدي الخالق عز وجل لا يزالون خائفين وجلين كلما

کافر ہیں اون کے دل غمگین اور خدا کے سامنے شکستہ ہیں وہ ہمیشہ خوف زدہ اور ترسناک رہتے ہیں جب اون کے قلوب پر

انكشفت قناع جلاله وعظمته لقلوبهم ازداد خوفهم تكاد قلوبهم تنقطع و

جلال و عظمت الٰہی کے پردے کھل جاتے ہیں تو انکا خوف بڑھ جاتا ہے ان کے قلب پھٹ جانے کے قریب ہو جاتے ہیں اور

أَوْصَالُهُمْ تَنْفَصِلُ فَإِذَا رَأَى مِنْهُمْ ذَالِكَ فَتَحَ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَجَمَالِهِ وَلُطْفِهِ وَالرَّجَاءِ لَهُ

اون کے جوڑ جُدا ہونے لگتے ہیں۔ رب تعالیٰ جب اون کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت و جمال اور مہربانی اور امید کے دروازہ اون پر

فَيَسْكُنُ مَا بِهِمْ مَا أُحِبُّ أَنْظُرُ إِلَّا إِلَى طَالِبِي الْآخِرَةِ وَطَالِبِينَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا

کھول دیتا ہے جس سے اون کی حالت میں سکون آجاتا ہے میں تو سوائے طالب آخرت اور طالب حق عز وجل کی دوسرے

طَالِبُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوَى أَيْشٍ أَعْمَلُ بِهِ غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّ مُدَاوَاتَهُ لِأَنَّهُ

کی طرف نظر ڈالنا ہی پسند نہیں کرتا۔ مجھے طالب دنیا و خلق طلبگار نفس و ہوا کا کیا کرنا سوا اسکے کہ میں اوس کی علاج کو

مَرِيضٌ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْمَرْضَى إِلَّا الطَّبِيبُ وَيْحَكَ تُخْفِي أَمْرَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَا تَخْفَى

دوست رکھوں کیونکہ وہ مریض ہے بیماروں پر طبیب ہی صبر کر سکتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو اپنا معاملہ ان سے چھپاتا ہے اور وہ ان سے چھپ نہیں سکتا۔ تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے

تُظْهِرُ لِي أَنَّكَ طَالِبُ الْآخِرَةِ وَأَنْتَ طَالِبُ الدُّنْيَا هَذَا هَوَسٌ الَّذِي فِي قَلْبِكَ مَكْتُوبٌ عَلَى

کہ تو طالب آخرت ہی حالانکہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو کہ تیرے قلب میں ہے تیری پیشانی پر لکھی ہوئی

جَبِينِكَ سِرُّكَ فِي عَلَانِيَتِكَ الدِّينَارُ الَّذِي فِي يَدِكَ بَهْرَجٌ فِيهِ دَانِقُ ذَهَبٍ

ہے تیرا راز ظاہر ہے۔ جو دینار تیرے ہاتھ میں ہے کھوٹا ہے۔ اس میں ایک دانگ سونا ہے۔

وَالْبَاقِي فِضَّةٌ لَا تُبَهْرِجْ عَلَيَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ كَثِيرًا مِثْلَهُ سَلِّمْهُ إِلَيَّ وَمَكِّنِّي حَتَّى أَسْبُكَهُ

اور باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے پیش نہ کر میں نے ایسے بہت دیکھے ہیں۔ یہ مجھے حوالہ کر اور مجھے اجازت دے کہ میں

وَأُخَلِّصَ مَا فِيهِ مِنَ الذَّهَبِ وَأَرْمِيَ بِالْبَاقِي جَيِّدٌ قَلِيلٌ خَيْرٌ مِمَّا بِرٍّ كَثِيرٍ مَكِّنِّي

اسکو پگلا دوں اور اس میں جتنا سونا ہے اوس کو نکال لوں اور باقی کو پھینکدوں۔ تھوڑی چیز جو کہ عمدہ ہو بہت سی

مِنْ دِينَارِكَ فَإِنَّا ضَارِبٌ وَعِنْدِي آلَةُ ذَالِكَ تُبْ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلَا تَسْتَحْيِي

خراب چیز سے بہتر ہے۔ تو مجھے اپنے دینار پر اختیار دے میں سکہ بنانے والا ہوں میرے پاس اوسکا آلہ ہے۔ ریا و نفاق سے توبہ کر

مِنَ الْإِقْرَارِ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ فَالْغَالِبُ مِنَ الْمُخْلِصِينَ كَانُوا مُنَافِقِينَ وَلِهَذَا

اور اپنے نفس پر اس اقرار کرنے سے شرم نہ کر کیونکہ اکثر اخلاص والوں سے پہلے ابتداءً منافق تھے۔ اور اسی واسطے

قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ الْإِخْلَاصَ إِلَّا الْمُرَائِي لَنَادِرٌ مِنْ كُلِّ

بعض صوفیا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اخلاص کو ریاکار ہی پہچانتا ہے یہ امر نادر سے نادر ہے کہ اول امر سے آخر تک

نَادِرٍ مَنْ يَخْلُصُ مِنْ أَوَّلِ أَمْرِهِ إِلَى آخِرِهِ الصِّبْيَانُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ يَكْذِبُونَ وَيَلْعَبُونَ بِالتُّرَابِ وَ

کوئی مخلص ہو بچے ابتدا میں جھوٹ بولتے ہیں اور مٹی سے اور نجاستوں سے کھیلتے ہیں۔

النَّجَاسَاتِ وَيُوقِعُونَ اَنْفُسَهُمْ فِي الْمَهَالِكِ وَيَسْرِقُونَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ وَيَمْشُوْنَ

اور اپنی جانوں کو ہلاکت کی جگہوں پر ڈالتے ہیں اور اپنے والدین کی چوری کرتے ہیں اور چغل خوریاں کرتے ہیں۔

بِالنَّمِيْمَةِ وَكُلَّمَا دَبَّ الْعَقْلُ فِيْهِمْ تَرَكُوْا شَيْئًا فَشَيْئًا يَتَاَدَّبُوْنَ بِالْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ وَالْمُعَلِّمِيْنَ

اور جب اونمیں عقل آنے لگتی ہے تھوڑا تھوڑا کرکر ابتدائی امور کو چھوڑتے جاتے ہیں ماں باپ اوستادوں سے ادب سیکھنے اور اونکے طریقوں پر چلنے لگتے ہیں

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يَتَاَدَّبُ وَيَتْرُكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ وَمَنْ يُّرِدْ بِهٖ شَرًّا يَعِيْشُ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ

اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ ادب سیکھتا ہے اور اپنی پہلی حالت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر زندگی بسر کرتا ہے۔

فَيَهْلِكُ دُنْيَا وَّاٰخِرَةً اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الدَّوَاءَ وَالدَّاءَ الْمَعَاصِيْ دَاءٌ وَالطَّاعَةُ دَوَاءٌ

دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہوتا ہے اللہ عز وجل نے دوا اور بیماری دونوں پیدا کردی ہیں۔ گناہ بیماری ہیں اور طاعت دوا

وَالظُّلْمُ دَاءٌ وَالْعَدْلُ دَوَاءٌ وَالْخَطَاءُ دَاءٌ وَالصَّوَابُ دَوَاءٌ وَمُخَالَفَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

ظلم بیماری ہے اور انصاف دوا خطا بیماری ہے اور صواب یعنی بہتری دوا۔ اللہ عز وجل کی مخالفت بیماری ہے۔

دَاءٌ وَالتَّوْبَةُ مِنَ الذُّنُوْبِ دَوَاءٌ اِنَّمَا يَتِمُّ لَكَ الدَّوَاءُ اِذَا فَارَقْتَ الْخَلْقَ بِقَلْبِكَ وَوَصَلْتَهٗ

اور گناہوں سے توبہ کرنا دوا ہے۔ یہ دوا پورا اثر جب ہی کرے گی جب تو مخلوق سے قلبا بالکل جدا ہوجائیگا اور تو اپنے قلب کو

بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَعْتَهٗ اِلَيْهِ تَصِيْرُ فِي السَّمَاءِ رُوْحُكَ وَبَيْتُكَ فِي الْاَرْضِ تَنْفَرِدُ بِقَلْبِكَ مَعَ

اپنے پروردگار عز وجل سے ملائیگا اور اللہ کی طرف اوس کو اونچا کردیگا۔ تیری روح آسمان میں رہیگی اور گھر زمین میں ہوگا۔ مطابق

الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا تَعْلَمُ وَتُشَارِكُ الْخَلْقَ فِي الْعَمَلِ بِالْحُكْمِ لَا تُخَالِفُهُمْ فِيْ خَصْلَةٍ مِّنْهُمْ

علم تو اپنے قلب سے حق عز وجل کے ساتھ تنہائی اختیار کریگا اور تو حکم کی بجا آوری میں خلق کا شریک رہیگا اونکی مخالفت عمل کی کسی خصلت میں نہ کریگا

حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لَهٗ وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ تَنْفَرِدُ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَاطِنِكَ وَتَكُوْنُ مَعَ الْخَلْقِ

تاکہ عمل اور مخلوق کی تجھ پر کوئی حجت نہ ہو۔ اپنے باطن سے حق عز وجل کے ساتھ تنہائی اختیار کریگا اور ظاہر میں خلق کے

بِظَاهِرِكَ لَا تُخَلِّ لِنَفْسِكَ رَاْسًا مُشْتَالًا اِنْ رَكِبْتَهَا وَاِلَّا رَكِبَتْكَ اِنْ صَرَعْتَهَا وَاِلَّا صَرَعَتْكَ

ساتھ رہیگا۔ تو اپنے نفس کے لیے دوڑتا ہوا حملہ کرنے والا سر نہ چھوڑ۔ اگر تو اوسپر سوار ہوگیا ہے ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائیگا۔ اگر تو نے اوسے بچھاڑ دیا بہتر ہے ورنہ وہ تجھے پچھاڑ دیگا

اِنْ تُطِعْكَ فِيْمَا تُرِيْدُ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا عَاقِبْهَا بِسِيَاطِ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَالذُّلِّ

اگر تیرا نفس اوس چیز میں جس کا طاعت الٰہی سے تو خواہشمند ہے مطیع ہو جاسکے تو بہتر ورنہ ادسکو بھوک اور پیاس اور ذلت

وَالْعُرْيِ وَالْخَلْوَةِ فِيْ مَوْضِعٍ لَا اَنِيْسَ فِيْهِ مِنَ الْخَلْقِ لَا تَنْحِ هٰذِهِ السِّيَاطَ عَنْهَا حَتّٰى

اور برہنگی کے کوڑے سے اور ایسی جگہ کی تنہائی سے جسمیں مخلوق میں سے کوئی بھی انیس نہ ہو سزا دے اور جبتک تو مطمئن نہ ہوجائے

تطمئن وتطيع الله عز وجل في كل حال فاذا اطمأنت لا تخل المعاتبة بينك

اور ہر حال میں اللہ کی اطاعت نہ کرنے لگے اوسوقت تک تو یہ کوڑا اوس پر سے مت اوٹھا پس جب تیرا نفس مطمئن ہو جائے تو تو اپنے اور اوس کے درمیان میں عتاب کو نہ چھوڑ دے۔

وبينها ألست فعلت كذا وكذا وافقها حتى لا تزال منكسرة انما تستعين على

اوس سے کہہ کیا تو نے ایسا اور ایسا نہ کیا تھا تو اوس کو موافق بنالے تاکہ وہ ہمیشہ شکستہ ہی رہے۔ ان سب امور پر تجھے مدد

هذا جميعه بطلب مراد الله عز وجل وبموافقته وترك معاصيه وان يكون

جب ہی کامل مل سکتی ہے جب تو مراد الٰہی کا طالب ہو اور اوس کی موافقت کرے اور گناہوں سے بچے تیرا ظاہر و باطن

ظاهرك وباطنك واحدا تصير موافقة لا مخالفة طاعة لا معصية

یکساں ہو جائے موافق ہی موافق ہو جائے نہ کہ مخالفت طاعت ہی طاعت ہو نہ معصیت شکر ہی شکر ہو

شكرا بلا كفر ذكرا بلا نسيان خيرا بلا شر لا فلاح لقلبك وفيه احد غير

نہ ناشکری ذکر ہی ذکر ہو نہ نسیان خیر ہی خیر ہو نہ شر تیرے قلب کو جب تک فلاح نہیں مل سکتی ہے جب تک اوس میں

الله عز وجل لو سجدت له الف عام على الجمرة وانت مقبل بقلبك على غيره لما

غیر اللہ کا دخل ہے اگر تو ہزار برس بھی انگار پر سجدہ کرے اور تو غیر کی طرف متوجہ ہو تو تیرا یہ سجدہ ہرگز تجھ

نفعك ذلك لا عاقبة له وهو يحب غير مولاه عز وجل لا تسعد بحبه

نفع نہ دیگا۔ اوس کے واسطے کچھ نتیجہ خیر نہ ہوگا جبتک وہ ماسوی اللہ کو دوست بنائے رہیگا تو خدا کی دوستی میں

حتى تعدم الكل ايش ينفعك اظهار الزهد في الاشياء مع ۴ اما تعلم ان الله

جبتک کہ کل مخلوق کو معدوم نہ کر دے سعادت حاصل نہیں کر سکتا تیرا اشیاء میں اظہار زہد اون پر قلب کی توجہ کے ساتھ تجھ کون سا

عز وجل يعلم ما في صدور العالمين ما تستحيي تقول بلسانك توكلت على الله

فائدہ دے سکتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل اون چیزوں کو جانتا ہے جو تمام عالم کے سینوں کے اندر ہیں۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو زبان سے کہتا ہے میں نے اللہ پر بھروسہ کیا

وفي قلبك غيره يا غلام لا تغتر بحلم الله عز وجل عنك فان بطشه

حالانکہ تیرے قلب میں غیر خدا کا دخل ہے اے غلام تو اللہ کے حلم سے دھوکہ میں نہ جا اوس کی پکڑ بہت

شديد لا تغتر به ولا بالعلماء الجهال بالله عز وجل كل علمهم عليهم لا لهم

سخت ہے۔ تو اوس پر اور اون علماء پر جو کہ اللہ عزوجل سے جاہل ہیں غرور نہ کر اونکا کل علم اونپر وبال ہے نہ کہ نفع رسان

علماء بحكم الله عز وجل جهال بالله عز وجل يأمرون الناس بامر ولا يمتثلونه

وہ صرف حکم خدا کے عالم ہیں اور اللہ عزوجل سے جاہل مطلق وہ آدمیوں کو حکم دیتے ہیں اور خود بجا نہیں لاتے

۴ ای اقبالک بقلبک علیها

وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ الشَّيْءِ وَلَا يَنْتَهُونَ عَنْهُ يَدْعُونَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَفِرُّونَ مِنْهُ يُبَارِزُونَهُ بِالْمَعَاصِيهِ

اور لوگون کو ایک کام سے منع کرتے ہین اور خود اوس سے باز نہیں رہتے لوگون کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتے ہین اور خود اوس سے بھاگتے ہوں اپنے گناہوں اور لغزشون سے خدا سے مقابلہ کرتے ہین۔

وَ إِنَّ أَسْمَاءَهُمْ عِنْدِي مُؤَرَّخَةٌ مَكْتُوبَةٌ مَعْدُودَةٌ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ

اور اون کے نام میرے پاس تاریخوار لکھے ہوئے شمار کئے ہوئے ہین۔ اے اللہ مجھ پر اور اون پر توبہ قبول کر۔

وَهَبْنَا كُلَّنَا لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ

اور ہم سب کو بحرمت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحرمت ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام بخشدے۔ اے اللہ ہمارے

لَا تُسَلِّطْ بَعْضَنَا عَلَى الْبَعْضِ وَانْفَعْ بَعْضَنَا بِبَعْضٍ وَأَدْخِلْنَا كُلَّنَا فِي رَحْمَتِكَ آمِيْنَ ۝

بعض کو بعض پر مسلط نہ کر اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سب کو اپنی رحمت مین داخل کرلے۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْأَحَدِ بُكْرَةً بِالرِّبَاطِ ثَانِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف مین ۲ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو ارشاد فرمایا

يَا غُلَامُ مَا صَحَّتْ إِرَادَتُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَنْتَ مُرِيْدٌ لَهُ لِأَنَّ كُلَّ مَنْ يَدَّعِي

اے غلام حق عزوجل کیلئے نہ تیری ارادت صحیح اور نہ تو اوس کا مرید کیونکہ جو شخص اللہ کی ارادت کا دعوے کرے

إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيَطْلُبُ غَيْرَهُ فَقَدْ بَطَلَ دَعْوَاهُ مُرِيْدُوْنَ الدُّنْيَا فِيْهِمْ كَثْرَةٌ وَ

اور اوس کے غیر کو طلب کرتا ہو اوس کا دعوی باطل ہے مخلوق مین دنیا کے مریدون کی کثرت ہے اور

مُرِيْدُوْنَ الْآخِرَةِ فِيْهِمْ قِلَّةٌ وَمُرِيْدُوْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّادِقُوْنَ فِي إِرَادَتِهٖ

آخرت کے مریدون کی قلت اور اللہ کے مرید سچی ارادت والے ہر قلیل سے قلیل تر ہین۔ شاذ و نادر

أَقَلُّ مِنْ كُلِّ قَلِيْلٍ هُمْ فِي الْقِلَّةِ وَالْعَدَمِ كَالْكِبْرِيْتِ الْأَحْمَرِ هُمْ آحَادٌ أَفْرَادٌ فِي

وہ اپنی قلت و معدومی مین مثل سرخ گندھک کے ہین وہ شاذ و نادر ہونے مین افراد مین

الشُّذُوْذِ وَالنُّدُوْرِ حَتّٰى يُوْجَدَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ هُمْ نُزَّاعُ الْعَشَائِرِ هُمْ مَعَادِنُ فِي الْأَرْضِ

آحاد و کم یاب ہین یہانتک اون مین سے کوئی کوئی کہین پایا جاتا ہے وہ کنبے قبیلے سے علیحدہ ہو بیٹھے ہین وہ زمین مین معدن

مُلُوْكٌ فِيْهَا هُمْ شِحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ بِهِمْ

اور بادشاہ ہین اور شہر اور اہل شہر کے کوتوال ہین اون کی برکت سے خلق کی بلا دفع ہوتی ہے مخلوق پر انھین کے برکتون سے بارش ہوتی

تمطر السماء وبهم تنبت الارض في بداية امرهم يفرون من شاهق الى شاهق من بلد

ہے آسمان مینہ برساتا ہے زمین سبزہ زار بنتی ہے۔ وہ اپنی ابتدائی حالت مین ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف ایک شہر

الى بلد من خراب الى خراب كلما عرفوا في موضع تحولوا منه يرمون الكل وراء

سے دوسرے شہر کی طرف ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہین۔ جب کبھی وہ مشہور ہو جاتے ہین پہچان لیے جاتے ہین تو وہان سے منتقل ہو جاتے ہین اور ہر ایک کو پیٹھ پیچھے پھینک

ظهورهم ويسلمون مفاتيح الدنيا الى اهلها لا يزالون كذلك الى ان تبنى

آتے ہین۔ اور وہ دنیا کی کنجیان اہل دنیا کے سپرد کر دیتے ہین۔ وہ ہمیشہ اسی حالت مین رہتے ہین یہانتک کہ اون کے

القلاع حواليهم وتجرى الانهار الى قلوبهم ويخاطبهم جنود من قبل الحق عز وجل

اردگرد قلعہ بنا دیے جاتے ہین اور اون کے قلوب کی طرف نہرین جاری کر دی جاتی ہین اور خدائی لشکر اون سے بات چیت کرتا ہے

كل منهم ينفرد اليه بالحراسة فيكرمون ويحفظون ويولون على الخلق كل هذا

انمین سے ہر ایک کی تنہا تنہا حفاظت ہوتی ہے سب کا اعزاز واکرام و نگہداشت کیجاتی ہے اور یہ خلق پر حاکم بنا دیے جاتے ہین یہ کل

من وراء عقول لهم فحينئذ تصير اقبالهم على الخلق فريضة عليهم يصيرون كالاطباء

امور عوام کی عقلون سے ورا ہین۔ پس اس وقت انکی توجہ خلق پر فرض ہو جاتی ہے یہ اون کے لیے مثل طبیبون کے ہو جاتے ہین

وبقية الخلق مرضى ويحك تدعي انك منهم ما علامتهم عندك ما علامة قرب الحق عز وجل

اور بقیہ خلق بیمار۔ تجھ پر افسوس تو دعوی کرتا ہے کہ مین اوس جماعت سے ہون۔ بتا تجھ مین اون کی کیا علامت ہے تجھ مین اللہ عز وجل

ولطفه في اي منزلة انت عند الحق عز وجل وفي اي مقام ما اسمك وما لقبك

کے قرب و لطف کی کیا علامت ہے تو اللہ کے نزدیک کس درجہ اور کس مقام مین ہے۔ تیرا نام کیا ہے اور ملکوت اعلی مین تیرا

في الملكوت الاعلى على ما يغلق بابك كل ليلة طعامك وشرابك مباح او حلال

لقب کیا ہے ہر رات تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے تیرا کھانا اور پینا مباح ہے یا حلال مطلق

مطلق تضاجع الدنيا والاخرة او قرب الحق عز وجل من انيسك في الوحدة من

تیری ہم بستر دنیا ہے یا آخرت یا قرب الہی تو کہان رات گزارتا ہے وحدت مین تیرا انیس اور خلوت

جليسك في الخلوة يا كذاب انيسك في الوحدة نفسك شيطانك وهواك

مین تیرا جلیس کون ہے اے کذاب وحدت مین تیرا انیس تیرا شیطان اور ہوائے نفسانی اور تفکر

والتفكر في دنياك وفي الجلوة شياطين الانس الذين هم اقران السوء واصحاب

دنیا ہے اور جلوت مین شیاطین الانس جو کہ بدکار دوست ہین اور بیہودہ بکواس والے

الْقِيلِ وَالْقَالِ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِالْهَذَيَانِ وَمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى كَلَامُكَ فِي هٰذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ

تیری اتنی ہیں۔ یہ مرتبہ ولایت ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتا ہے اسمین تیری بات چیت محض ہوس ہے جسکا کوئی نفع نہین

عَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ وَالْخُمُوْلِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكِ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ

تو اپنے اوپر سکون اور اللہ عزوجل کے روبرو گمنامی اور بے ادبی سے احتراز لازم پکڑ اور اگر اس باب مین تجھے گفتگو

مِنَ الْكَلَامِ فِي هٰذَا فَيَكُوْنُ كَلَامُكَ فِيْهِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّبَرُّكِ بِهٖ وَالتَّبَرُّكِ بِذِكْرِ أَهْلِهٖ

ضروری ہے تو تیرا کلام اوس مین بطریق برکت حاصل کرنے اور اوس کے اہل کے ذکر سے برکت لینے کے ساتھ ہو۔

لِأَنَّكَ تَدَّعِيْ بِظَاهِرِكَ مَعَ خُلُوِّ قَلْبِكَ مِنْهُ كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُوَافِقُهُ الْبَاطِنُ

کیونکہ تیرا قلب تو معرفت سے خالی ہے تو تو محض ظاہر سے دعوی کرتا ہے ہر ظاہر جس کی باطن موافقت نہ کرے

فَهُوَ هَذَيَانٌ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لُحُوْمَ

وہ تو سراسر ہذیان و بکواس ہے کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نہین سُنا جو آدمیون کی روزے مین غیبت

النَّاسِ وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَيْسَ الصِّيَامُ تَرْكَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَ

کرتا ہے وہ روزے دار نہین ہوتا۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ فقط کھانا پینا اور مفطرات کے چھوڑ دینے کا نام روزہ نہین

الْمُفْطِرَاتِ فَحَسْبُ بَلْ حَتّٰى يُضَافَ إِلَيْهِ تَرْكُ الْآثَامِ احْذَرُوْا مِنَ الْغِيْبَةِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ

بلکہ اس کے ساتھ گناہون کے چھوڑ دینے کا بھی اضافہ کیا جائے تو روزہ ہے غیبت کرنے سے بچو یہ تحقیق غیبت نکوئیون کو

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ مَا يَعُوْدُهَا مَنْ أَفْلَحَ قَطُّ وَمَنْ عُرِفَ بِهَا قَلَّتْ

ویسے ہی کھا لیتی ہین جیسے لکڑی کو آگ۔ صاحب فلاح غیبت کا کبھی قائد نہین بنتا۔ اور جو غیبت کرنے مین مشہور

حُرْمَتُهٗ بَيْنَ النَّاسِ وَاحْذَرُوْا مِنَ النَّظَرِ بِشَهْوَةٍ فَإِنَّهٗ يَزْرَعُ الْمَعْصِيَةَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

ہو جاتا ہے اوس کی لوگون مین عزت کم ہو جاتی ہے۔ اور شہوت کے ساتھ نظر بازی سے بچو۔ کیونکہ وہ تمہارے قلوب مین معصیت کا

وَعَاقِبَتُهٗ غَيْرُ مَحْمُوْدَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاحْذَرُوْا مِنَ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ فَإِنَّهَا تَتْرُكُ

بیج بو دیتی ہے اور اوسکا انجام دنیا و آخرت مین بہت بُرا ہے۔ اور تم جھوٹ قسم کھانے سے بچو کیونکہ جھوٹی قسم آباد شہرون کو

الدِّيَارَ بَلَاقِعَ تَذْهَبُ بَرَكَةَ الْأَمْوَالِ وَالْأَدْيَانِ وَيْحَكَ تُنْفِقُ مَالَكَ بِالْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ

چٹیل میدان بنا کر چھوڑتی ہے مال و دین کی برکت اوس سے اُٹھ جاتی ہے تجھ پر افسوس کہ تو اپنے مال کو جھوٹی قسم کھا کر رواج

وَتُخْسِرُ دِيْنَكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلِمْتَ أَنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْخَسَارَةُ بِعَيْنِهَا تَقُوْلُ وَاللّٰهِ

دیتا ہے اور اپنے دین کا نقصان کرتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو البتہ جان لیتا کہ اصل نقصان یہی ہے تو کہتا ہے کہ خدا کی

عزّ وجلّ ما فی ہذہٖ البلدۃ مثل ہذا المتاع ولا عند احدٍ مثلہٗ واللہ انہٗ یسوی کذا

قسم ایسا مال تو اس شہر میں نہیں ہے اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے قسم خدا کی یہ اتنی قیمت کا ہے اور مجھے اتنے

وکذا وانہٗ علیّ بکذا وکذا وانت کاذبٌ فی کل ما قلتہٗ ثم تشہد بالزور وتحلف

میں پڑا ہے حالانکہ اس میں سے تو ہر بات میں جھوٹ بولنے والا ہے پھر تو اسپر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور اللہ عزوجل کا

باللہ عزّ وجلّ انک صادقٌ عن قریبٍ یجیئک العمی والزمن تادّبوا رحمکم

نام لیکر حلف کرتا ہے کہ تو اس میں سچ بولنے والا ہے عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ تو اندھا اور اپاہج ہو جائیگا اللہ تم پر

اللہ بین یدی الحق عزّ وجلّ من لم یتادّب بآداب الشرع ادّبتہ النار

رحم فرمائے تم حق تعالےٰ کے حضور میں باادب ہو جس کسی نے آداب شرع سے ادب نہ سیکھا اوسکو قیامت کے

یوم القیامۃ سالہٗ سائلٌ فقال من فیہ ہذہ الخصال الخمس او بعضہا

دن دوزخ کی آگ ادب سکھائے گی کسی نے اس بیان کو سنکر آپ سے دریافت کیا جسمیں یہ پانچوں خصلتیں

یحکم ببطلان صومہٖ ووضوءہٖ فقال صومہٗ ووضوءہٗ لا یبطل ولکن

یا اون میں سے بعض ہوں تو کیا اوس کے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم دیا جائے گا آپنے جواب دیا روزہ

ہذا جاء علٰی سبیل الوعظ والتحذیر والتخویف یا غلام لعل غدًا یأتی

اور وضو تو باطل نہ ہوگا اور لیکن یہ حکم بطریق نصیحت اور ڈرانے اور خوف دلانے کے ہے۔ اے غلام شاید کل کا دن

وانت مفقودٌ من ظہر الارض موجودٌ فی القبر او لعل یکون ہذا ساعۃ اخری

ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے مفقود ہو اور قبر میں موجود۔ یا شاید یہ دوسری ساعت ہی میں ہو جائے کل کا

ایش ہذہ الغفلۃ ما اقسی قلوبکم صخورٌ انتم ما انتم اقول لکم وغیری یقول

بھی کیا بھروسہ یہ غفلت کیسی اور کیوں ہے تمہارے قلب کس قدر سخت ہوگئے ہیں تم پتھر ہو تم کون ہو۔ میں بھی

لکم وانتم علٰی حالۃٍ واحدۃٍ القراٰن یتلٰی علیکم واخبار الرسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

تم سے کہہ رہا ہوں اور دوسرے بھی لیکن تم ایک ہی حالت پر قائم ہو۔ تم پر قرآن اور حدیثیں پڑھی جاتی ہیں اور تم کو

وسلم وسیر الاولین تقرأ علیکم وانتم لا تتغیرون ولا تخشون ولا تتغیر

اگلوں کی سیرتیں سنائی جاتی ہیں۔ افسوس تم میں تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ نہ تم بدلتے ہو اور نہ تم ڈرتے ہو اور نہ تمہارے

اعمالکم کل من یحضر بقعۃً فیہا وعظٌ ولم یتعظ فہو فی خیر البقاع وہو شرّ الاہل

عمل بدلتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو کہ مجلس وعظ میں حاضر ہو اور پھر نصیحت قبول نہ کرے سبب یہ ہے تو اچھی جگہ میں لیکن وہ خود بہت برا ہے

يَا غُلَامُ اِسْتِهَانَتُكَ بِأَوْلِيَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ هٰؤُلَاءِ

اے غلام تیرا اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھنا اس وجہ سے ہے کہ تجھ معرفت الٰہی کم ہے اس وجہ سے تو انکا مرتبہ نہیں سمجھتا۔ تو کہتا ہے کہ یہ لوگ

يَتَمَسَّوْنَ لِمَ لَا يَتَعَيَّشُونَ مَعَنَا لِمَ لَا يَقْعُدُونَ مَعَنَا تَقُولُ هٰذَا لِجَهْلِكَ بِنَفْسِكَ لَمَّا

داری کرتے ہیں ہمارے ساتھ معاشرت کیوں نہیں کرتے ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے تیرا ایسا کہنا اسوجہ سے ہی کہ تو اپنی نفس سے

قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِنَفْسِكَ قَلَّتْ مَعْرِفَتُكَ بِأَقْدَارِ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالدُّنْيَا وَ

خود ہی جاہل ہے جب تجھے خود اپنے نفس کی پہچان کم ہے تو آدمیوں کے مرتبہ جاننے میں بھی تیری کمی ہے تو غافل ہے تجھ کو جسقدر دنیا اور

عَاقِبَتِهَا تَجْهَلُ أَمْرَ الْآخِرَةِ وَعَلَى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالْآخِرَةِ تَجْهَلُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ

اوس کے انجام کی معرفت کم ہوگی اوسی قدر تو امر آخرت سے جاہل رہیگا اور تجھ کو جسقدر آخرت کی معرفت کم ہوگی اوسی قدر تو حق عزوجل سے جاہل رہیگا

يَا مُشْتَغِلًا بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ الْخُسْرَانُ وَالنَّدَامَاتُ عِنْدَكَ ظَاهِرَةٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ

اے دنیا میں مشغول ہونے والے عنقریب نقصان اور ندامتیں دنیا و آخرت میں بھی تجھ پر ظاہر ہونے والی ہیں نیز تیری ندامتیں

الْآخِرَةِ تَظْهَرُ نَدَامَاتُكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ التَّغَابُنِ يَوْمَ الْفَضِيْحَةِ يَوْمَ نَدَامَاتٍ

قیامت کے دن جو کہ نقصان کا دن اور رسوائی اور ندامتوں اور خسارہ کا دن ہے ظاہر ہونگی۔ تو اپنے نفس کا

وَالْخُسْرَانِ حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ مَجِيْءِ الْآخِرَةِ لَا تَغْتَرَّ بِحِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَكَرَمِهِ

قیامت کے دن سے پہلے محاسبہ کرلے۔ اللہ عزوجل کے حلم سے اور اوس کے کرم سے جو تجھ پر ہے

عَلَيْكَ أَنْتَ قَائِمٌ عَلَى أَسْوَءِ الْأَحْوَالِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَظُلْمِ النَّاسِ الْمَعَاصِيْ

دھوکہ نہ کھا۔ تو گناہوں اور لغزشوں اور مظالم کی وجہ سے بہت بری حالت پر قائم ہے گناہ ویسے ہی کفر کے قاصد

بَرِيْدُ الْكُفْرِ كَمَا أَنَّ الْحُمّٰى بَرِيْدُ الْمَوْتِ عَلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ

ہیں جیسے کہ بخار موت کا قاصد۔ تو موت آنے سے پہلے توبہ کرلے۔ قبل اس کے کہ ملک الموت روح نکالنے کو آئیں توبہ کر۔

بِأَخْذِ الْأَرْوَاحِ يَا شُبَّابُ تُوْبُوْا أَمَا تَرَوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِيْكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتّٰى تَتُوْبُوْا

اے جوانوں تم توبہ کرو۔ کیا تم حق عزوجل کو نہیں دیکھتے کہ وہ بلا سے تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ تم توبہ کرلو مگر

وَأَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ وَتُصِرُّوْنَ عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُبْتَلٰى أَحَدٌ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ إِلَّا آحَادُ

تمہیں سمجھ نہیں آتی اور اوس کے گناہوں پر اصرار کررہے ہو۔ اس زمانے میں سوا مخصوص یکا دوکا آدمیوں کے جس کی بھی آزمائش

أَفْرَادٍ إِلَّا أَنَّ بَلْوَاهُ نِقْمَةٌ لَا نِعْمَةٌ عُقُوْبَةُ الذُّنُوْبِ لَا زِيَادَةٌ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَا

بلا سے ہورہی ہے اوس کے لئے آزمائش عذاب ہے نہ کہ نعمت گناہوں کی سزا ہے نہ درجوں اور کرامتوں کی زیادتی۔

الْقَوْمُ يُبْتَلُوْنَ لِتُرْفَعَ دَرَجَاتُهُمْ عِنْدَ مَلِكِهِمْ يَصْبِرُوْنَ مَعَهُ لِاَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ

اولیاء اللہ کی آزمائش اسی لئے ہے تاکہ رب تعالے کے نزدیک اونکے درجے بلند ہوں وہ اونکے ساتھ صبر کرتے ہیں کیونکہ وہ حق تعالی کی

وَجْهَهُ اِذَا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا فَقَدْ حَتَمَ لَهُمُ الْمُلْكَ وَاِذَا لَمْ يَتِمَّ لَهُمْ هٰذَا اِعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ فِيْ هَلَاكٍ

ذات کو ہی چاہتے ہیں جب اون کی یہ آزمائش پوری ہوجاتی ہے تو اون کی حکومت کامل ہوجاتی ہے۔ اور اگر آزمائش اون کی پوری نہیں ہوتی تو وہ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ ابھی ہلاکت میں ہیں

اَللّٰهُمَّ لَا هَلَاكَ نَسْاَلُكَ الْقُرْبَ وَالنَّظَرَ اِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِقُلُوْبِنَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بِاَعْيُنِنَا يَا قَوْمِ

اے اللہ ہم ہلاکت نہیں چاہتے تیری نزدیکی اور تیری طرف توجہ دنیا و آخرت میں قلوب سے اور آخرت میں ظاہری آنکھوں سے چاہتے ہیں اے قوم

لَا تَيْاَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَجِهِ فَاِنَّ فَرَجَهُ قَرِيْبٌ لَا تَيْاَسْ فَاِنَّ الصَّانِعَ اللّٰهُ لَا

اللہ عزوجل کی رحمت اور اوس کی کشائش سے ناامید نہ ہو کیونکہ اوسکی کشائش قریب ہے۔ ناامید مت ہو صانع تو اللہ ہی ہے تو کیا

تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا لَا تَهْرُبْ مِنَ الْبَلَاءِ مَعَ الصَّبْرِ اَلصَّبْرُ

جانتا ہے شاید وہ اسکے بعد اور کوئی صورت پیدا کردے بلا سے مت بھاگ صبر کر کہ بلا پر صبر کے ساتھ ہر بہتری کی بنیاد ہے

اَسَاسُ كُلِّ خَيْرٍ اَسَاسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَحَبَّةِ الْبَلَاءُ فَاِذَا

اور جڑ نبوت و رسالت و ولایت و معرفت الہی اور محبت کی جڑ بلا ہی ہے۔ جب تو بلا پر صبر نہ کرے گا

لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ فَلَا اَسَاسَ لَكَ لَا بَقَاءَ لِبِنَاءِ الْاَبَاسَاسٍ رَاَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلٰى مَزْبَلَةٍ

تیری جڑ اور بنیاد ہی نہ ہو گی عمارت کے لئے بغیر بنیاد بقا نہیں ہوتی کیا تو نے کوئی گھر ایسا دیکھا ہے جو کوڑا گھر ٹیلہ

عَلٰى رَبْوَةٍ اِنَّمَا تَهْرُبُ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ لِكَوْنِكَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِي الْوِلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ مِنَ

پر قائم ہوا وسکی بنیاد نہ ہو تو بلا اور آفتوں سے اسی لئے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت و معرفت اور قرب الہی کی حاجت نہیں ہے

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِصْبِرْ وَاعْمَلْ حَتّٰى تَسْرِيَ بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَرُوْحِكَ اِلٰى بَابِ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّكَ

صبر کر اور عمل کر تا کہ تو اپنے قلب و سر اور روح سے قرب الہی کے دروازہ تک چلنے لگے۔

عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ وَالْاَبْدَالُ وَرَّاثُ الْاَنْبِيَاءِ السَّائِرَةِ وَهٰؤُلَاءِ الْمُنَادُوْنَ بَيْنَ

عالم اور ولی اور ابدال انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں جو کہ رہنما اور پیغام کے پہنچانے والے ہیں اور اولیاء اللہ رضہ

اَيْدِيْهِمُ الْمُؤْمِنُ لَا يَخَافُ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَرْجُوْا غَيْرَهُ قَدْ اُعْطِيَ الْقُوَّةَ فِيْ قَلْبِهِ وَ

اون کے آگے آگے منادی کرنے والے مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا ہے اور نہ وہ اوس کے غیر سے توقع و امیدواری کرتا ہے۔ اوسکے قلب و سر

سِرِّهِ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَوِيَّةً بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ اُسْرِيَ بِهَا اِلَيْهِ لَا

میں قوت عطا کردی گئی ہے مومنین صدقین کے قلب اللہ کے ساتھ کیسے قوی نہ ہوں وہ تو اللہ تعالے کی طرف پہنچے ہوئے ہیں

تزال عنده والقالب في الأرض قال الله عز وجل وانهم عندنا لمن المصطفين الأخيار

وہ اوسی کے پاس ہمیشہ رہتے ہیں صرف اونکا قالب بدن زمین میں ہے۔ اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا وانهم عندنا الآیہ وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

يصطفون على أهاليهم وأهل زمانهم تتميز معانيهم وتتنور مبانيهم ولهذا

وہ اپنے اہل اور اپنے اہل زمانہ سے برگزیدہ و منتخب ہوتے ہیں۔ اون کے معنے متمیز اور الفاظ روشن ہوتے ہیں اور یہ اسی واسطے

فارقوا الخلق وزهدوا في المألوفات ساروا إلى قدام ونبت العشب وراءهم ما بقي لهم

خلق سے جدا رہتے ہیں اور مرغوب چیزوں سے بے رغبتی کرتے ہیں یہ آگے قدم دھرتے ہیں اور سبزہ انکے پیچھے سے اوگتا ہے اون کے لئے لوٹنے

رجوع استأنسوا بالوحدة اختاروا الخراب وسواحل البحار والبراري القفار على العمران يأكلون

واپس ہونے کی حاجت نہیں رہتی تنہائی سے انس کرتے ہیں اور یہ ویرانہ اور دریا کے کناروں اور جنگلوں اور چٹیل میدان کو آبادی پر ترجیح دیکر اختیار

من بقول الصحاري ويشربون من غدرانها يصيرون كالوحوش هنالك يقرب قلوبهم و

کرتے ہیں جنگل کی سبزیاں کھاتے ہیں اور اون کے حوضوں سے پانی پیتے ہیں یہ مثل وحشیوں کے ہوجاتے ہیں۔ اسوقت اللہ تعالی انکے قلبوں کو

يؤنسها به وتوقف مبانيهم مع مباني المرسلين والصديقين والشهداء وتوقف

قرب عنایت فرماتا ہے اور اونکو اپنا مونس بنالیتا ہے اونکے جسم ظاہری رسولوں اور صدیق و شہدا کے ساتھ ٹھہرے رہتے ہیں اور

معانيهم معه لا يزالون وقوفا في الخدمة ليلهم ونهارهم خلوة وراحة المشتاقين

اونکا تعلق باطنی خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمیشہ رات دن خدمت خداوندی میں خلوت میں ٹھہرے ہیں۔ مشتاقوں کا آرام

وطيبة المستأنسين بالله عز وجل يا غلام لا بد من الحلاوة من المرارة والصلاح من الفساد

اور اون کے انس رکھنے والوں کی خوشی اللہ عز وجل کی معیت میں ہے۔ اے غلام شیرینی کے لئے کڑواپن صلاح کیلئے فساد اور صفائی کے لئے

والصفاء من الكدر فإن أردت الصفاء الكلي ففارق بقلبك الخلق وواصله بالحق عز

میلاپن ضروری ہے۔ اگر تو پوری صفائی کا خواہشمند ہے تو قلبا مخلوق سے علیحدہ ہوجا اور قلب کو حق عز وجل کے ساتھ ملا دے

وجل فارق الدنيا ودع أهلك وسلمهم إلى ربك عز وجل أخرج قلبك عريانا عن الكل

دنیا سے جدا ہو اور اپنے اہل کو چھوڑ اور اون کو اپنے رب عز وجل کو سونپ دے اپنے قلب کو ہر ایک سے برہنہ کر جدا ہوجا

واقرب من باب الآخرة ثم ادخلها فإن لم تجد ربك عز وجل فيها فاخرج منها هاربا

اور آخرت کے دروازے سے قریب ہو پھر اوس کے اندر چلا جا پس گر تو وہاں رب عز وجل کو نہ پائے تو آخرت سے قرب کو طلب کرتا

طالبا للقرب منه إذا وجدته وجدت كل الصفاء عنده ما يفعل المحب لله عز وجل

ہوا بھاگ کر باہر نکل آ جب تو خدا کو پالے گا تو تو اوس کے نزدیک پوری صفائی حاصل کرے گا۔ خدا کا دوست اور کو غیر خدا سے کچھ سروکار رہے

بِغَيْرِهِ الْجَنَّةُ دَارُ طَالِبِي الرَّاحَاتِ دَارُ التُّجَّارِ بَاعُوا الدُّنْيَا بِهَا وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

نہیں ہوتا وہ غیر کو دیکھ کرے جنت ساحت طلبوں اور تاجروں کا گھر ہے جنھوں نے دنیا کو جنت کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ اور اسی واسطے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ مَا ذُكِرَ الْقَلْبُ مَا ذُكِرَ السِّرُّ مَا ذُكِرَ الْمَعْنٰى

اور جنت میں نفسوں کی خواہشات سبب موجود ہیں نیز آنکھوں کی لذتیں یہاں قلب سر اور معنی کا ذکر نہیں۔

اَلْجَنَّةُ لِلصُّوَّامِ التَّارِكِيْنَ الزَّاهِدِيْنَ فِي الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ بَاعُوا صَوْمًا بِصَوْمٍ بُسْتَانًا بِبُسْتَانٍ

کیا فکر ہو جنت روزہ داروں کیلئے ہے جو کہ شہوات دنیا کو چھوڑ دیولے اور اخروی لذتوں کے خواہشمند ہیں جنھوں نے روزہ کو عوض روزہ کے باغ کو بدلے باغ کے

دَارًا بِدَارٍ اُرِيْدُ مِنْكُمْ اَعْمَالًا بِلَا كَلَامٍ اَلْعَارِفُ الْعَامِلُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِنْدَانٌ يُدَقُّ

گھر کو عوض گھر کے بھیجدیا ہے۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں نہ کہ گفتگو کا وہ عارف جو کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمل کرنے والا ہے

عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَنْطِقُ اَرْضٌ تُمْشٰى عَلَيْهِ وَيُغَيَّرُ وَيُبَدَّلُ وَهُوَ اَخْرَسُ اَلْقَوْمُ لَا يُبْصِرُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اہرن کی طرح ہے جسپر ہر وقت چوٹ دیجاتی ہے لوہا گرم کر کر کوٹا جاتا ہے اور وہ کچھ نہیں بولتا وہ عارف تو زمین کی مانند ہے جسپر آمد و رفت کیجاتی ہے اور تغییر و تبدیل کیا جاتا ہے تمام تصرفات ہوتے ہیں اور وہ خاموش رہتی ہے اہل اللہ نہ اللہ کے سوا کسی کو دیکھیں

وَلَا يَسْمَعُوْنَ مِنْ غَيْرِهٖ لَهُمْ جَنَانٌ بِلَا لِسَانٍ هُمْ فَانُوْنَ عَنْهُمْ وَعَنْ غَيْرِهِمْ لَا يَزَالُوْنَ

اور نہ غیر اللہ کی بات سنیں۔ وہ بے زبان دل کے ہیں وہ اپنی ذات اور اغیار سے فانی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ

كَذٰلِكَ وَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ اِنْشَارَهُمْ جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا كَاَنَّهُمْ مَجْنُوْنٌ يَاْخُذُهُمُ الْمَلِكُ

چاہتا ہے اون کو ظاہر کرنا پھیلا دیتا ہے ان کے قلب کو زبان بنا دیتا ہے۔ گویا وہ مجنون ہیں اون کو بادشاہ اپنی طرف

اِلَيْهِ بِيَدِ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ يَصُوْغُهُمْ لَهٗ يُنْشِئُهُمْ لَهٗ لَا لِلْغَيْرِ يَصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهٖ كَمَا صَنَعَ

ید قدرت و رحمت سے کھینچ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اون کو اپنے ہی لئے بناتا اور پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے لئے وہ اون کو اپنے لئے ویسا ہی مخصوص بنا لیتا ہے جیسا کہ اپنے

مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قَالَ لَهٗ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا اور اون کے حق میں فرما دیا اور لے موسیٰ میں نے تجھ کو اپنے نفس کیلئے بنایا ہے اللہ کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

جَعَلَ رَاحَةً بِلَا تَعَبٍ اُنْسًا بِلَا وَحْشَةٍ نِعْمَةً بِلَا نِقْمَةٍ فَرْحَةً بِلَا بُغْضَةٍ حَلَاوَةً بِلَا مَرَارَةٍ مُلْكًا بِلَا

اوس نے راحت بلا تعب و مشقت انس بلا وحشت نعمت بلا عذاب فرحت بلا بغض حلاوت بغیر کڑواہٹ ملک بلا ہلاکت بنا

هَلَاكٍ اَلْوِلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ مَنْ وَصَلَ اِلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ تَعَجَّلَتْ لَهُ الرَّاحَةُ وَاَمَّا مَعَ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ

دیا ہے ولایت حق اللہ عزوجل کیلئے ہی ہے۔ جو اس حالت پر پہنچ گیا اوس نے جلد راحت لی آرام پا لیا اور لیکن اوس حالت میں

لَا تَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا لِاَنَّهَا دَارُ الْكَدَرِ وَالْاٰفَاتِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا فَعَلَيْكَ

جسپر کہ تو ہے دنیا میں راحت نہیں پا سکتا کیونکہ دنیا جھوٹ اور آفتوں کا گھر ہے۔ تیرے لئے اوس سے نکلنا ہی ضرور ہے تو اوس کو

بِإِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَمِنْ يَدِكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَاتْرُكْهَا فِي يَدِكَ وَأَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ

اپنے قلب اور ہاتھ سے علیحدہ کر دینے کو لازم پکڑ لیس اگر تو اسپر قادر نہ ہو تو دنیا کو اپنے ہاتھ مین چھوڑ دے اور اوس کو اپنے

فَإِذَا قَوِيتَ فَأَخْرِجْهَا مِنْ يَدِكَ وَأَعْطِهَا الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ عِيَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

قلب سے نکال دے پھر جب تو قوت پالے پس دنیا کو ہاتھ سے چھوڑ دے علیحدہ ہو جا اور فقرا و مساکین کو جو حق عز و جل

مَعَ ذَالِكَ مَا لَكَ مِنْهَا لَا يَفُوتُكَ لَا بُدَّ مِنْ إِتْيَانِهِ سُوِيَ إِنْ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْرًا

کی عیال ہین دیدے باین ہمہ اوس سے جو تیرا حصہ ہے وہ فوت نہوگا اوسکا آنا ضروری ہے برابر ہے کہ تو غنی ہو یا فقیر

زَاهِدًا أَوْ رَاغِبًا الدَّائِرَةُ عَلَى صِحَّةِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَصَفَائِهِمَا إِنَّمَا يَصْفُوَانِ بِتَعَلُّمِ الْعِلْمِ وَ

زاہد ہو یا راغب معرفت الٰہی کا دار مدار قلب و باطن کی صحت اور اون دونون کی صفائی پر ہے اور انکی صفائی علم سیکھنے اور

الْعَمَلِ بِهِ وَالْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ وَالصِّدْقِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا غُلَامُ أَمَا سَمِعْتَ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ

عمل کرنے اور عمل مین اخلاص پیدا کرنے اور طلب حق مین سچائی پیدا کرنے مین ہے۔ اے غلام کیا تو نے نہین سنا کہ فقہ حاصل کر

تَفَقَّهْ بِالْفِقْهِ الظَّاهِرِ ثُمَّ اعْتَزِلْ إِلَى الْفِقْهِ الْبَاطِنِ اعْمَلْ بِهَذَا الظَّاهِرِ حَتَّى يُقَرِّبَكَ الْعَمَلُ

پھر گوشہ نشین بن اول فقہ ظاہری حاصل کر پھر فقہ باطن کی طرف متوجہ ہو اولا تو اس فقہ ظاہر کے ساتھ عمل کر یہانتک کہ یہ عمل تجھکو

إِلَى عِلْمِ الْبَاطِنِ لَمْ تَكُنْ تَعْقِلُهُ هَذَا الْعِلْمُ الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ وَالْعِلْمُ الْبَاطِنُ

علم باطن کی طرف سے جس سے تو واقف نہین ہے پہنچادے یہ ظاہری علم ظاہر کی روشنی ہے اور علم باطن روشنی ہے

ضِيَاءُ الْبَاطِنِ وَهُوَ ضِيَاءٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّسِعِ الْبَابَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

باطن کی اور یہ تیرے اور تیرے رب عز و جل کے درمیان ایک نور ہے تو اوس دروازے کو جو تیرے اور تیرے رب تعالیٰ کے درمیان ہے

وَارْفَعْ مِصْرَاعَ الْبَابِ الَّذِي يَخُصُّكَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

وسیع کر اور اوس دروازے کے بازو بلند کر جو تجھے مخصوص بنادے اے رب ہمارے ہمکو دنیا و آخرت کی نکوئیان دے

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اور عذاب دوزخ سے بچا۔ آمین

قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

منگل کے دن ۴ ذی القعدۃ الحرام ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ قادریہ مین شام کے وقت ارشاد فرمایا

یَا غُلَامُ قَدِّمِ الْاٰخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا فَاِنَّکَ تَرْبَحُھُمَا جَمِیْعًا وَ اِذَا قَدَّمْتَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ

اے غلام تو آخرت کو دنیا پر مقدم کر بہ تحقیق تو دونوں میں نفع پائیگا لیکن جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم کرے گا

خَسِرْتَھُمَا جَمِیْعًا عُقُوْبَۃً لَّکَ کَیْفَ اشْتَغَلْتَ بِمَا لَمْ تُؤْمَرْ بِہٖ اِذَا لَمْ تَشْتَغِلْ بِالدُّنْیَا اَمَدَّکَ

تو تو دونوں میں نقصان اٹھائے گا تیرے لئے عذاب ہوگا جس کا تجھ کو حکم نہیں دیا گیا اوس میں تو کیوں مشغول ہوا۔ جب تو دنیا

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِالْمَعُوْنَۃِ عَلَیْھَا وَ رَزَقَکَ التَّوَقُّفَ وَقْتَ الْاَخْذِ مِنْھَا وَ اِذَا اَخَذْتَ مِنْھَا

میں مشغول نہ ہوگا تو خدا اوس پر تیری مدد کرے گا۔ اور اوس کے حاصل کرنے کے وقت تجھ کو خبردار بنا دیگا اور جب تو اوس سے کوئی چیز لیگا

شَیْئًا وُضِعَتْ فِیْہِ الْبَرَکَۃُ اَلْمُؤْمِنُ یَعْمَلُ لِدُنْیَاہُ وَ اٰخِرَتِہٖ یَعْمَلُ لِدُنْیَاہُ بُلْغَتَہٗ بِقَدْرِ مَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ

اوس میں برکت رکھ دی جائے گی۔ مومن دنیا و آخرت دونوں کیلئے عمل کرتا ہے دنیا کیلئے اوس کا عمل صرف بمقدار حاجت ہوتا ہے دنیا سے

یُقْنِعُہٗ مِنْھَا کَزَادِ الرَّاکِبِ لَا یُحَصِّلُ مِنْھَا الْکَثِیْرَ اَلْجَاھِلُ کُلُّ ھَمِّہِ الدُّنْیَا وَ الْعَارِفُ کُلُّ ھَمِّہِ الْاٰخِرَۃُ

اوسکو سوار کے توشہ کے مقدار قناعت کرتی ہے۔ وہ دنیا سے زیادہ حاصل نہیں کرتا ہے جاہل کا مقصود کلی دنیا ہوتی ہے اور عارف کا مقصود کلی

ثُمَّ الْمَوْلٰی اِذَا حَصَلَ بَیْنَ یَدَیْکَ رَغِیْفٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ نَازَعَتْکَ نَفْسُکَ وَ طَلَبَتِ الشَّھَوَاتِ فَانْظُرْ حِیْنَئِذٍ

آخرت پھر مولی تعالے۔ جب تیرے روبرو دنیا سے ایک روٹی آجائے اور تیرا نفس تجھ سے جھگڑا کرے اور خواہشوں کی طلب کرے پس

اِلٰی مَنْ لَّا یَقْدِرُ عَلٰی کُسَیْرَۃٍ فَاِنَّہٗ لَا فَلَاحَ لَکَ حَتّٰی تُبْغِضَ نَفْسَکَ وَ تُعَادِیَھَا فِیْ جَانِبِ الْحَقِّ

اسوقت تو اوس کی طرف دیکھ جو کہ روٹی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر بھی قادر نہیں ہے۔ یقینًا جب تک کہ تو اپنے نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ میں

عَزَّوَجَلَّ اَلصِّدِّیْقُوْنَ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا یَشُمُّ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ رَائِحَۃَ الْقَبُوْلِ وَ

اوس سے عداوت نہ رکھے گا تیرے لئے فلاح نہ ہوگی صدیقین آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ انمیں سے ہر ایک دوسرے سے مقبولیت

الصِّدْقِ مِنَ الْاٰخَرِ یَا مُعْرِضًا عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ عَنِ الصِّدِّیْقِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ مُقْبِلًا عَلَی الْخَلْقِ مُشْرِکًا بِھِمْ

و سچائی کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے اے اللہ عزوجل اور اوس کے صدیقین و نیک بندوں سے منہ موڑنے والے خلق کی طرف متوجہ ہونیوالے اونکو خدا کا شریک

اِلٰی مَتٰی اِقْبَالُکَ عَلَیْھِمْ اَیُّ شَیْءٍ یَنْفَعُوْنَکَ لَیْسَ بِاَیْدِیْھِمْ ضُرٌّ وَّ لَا نَفْعٌ وَّ لَا عَطَآءٌ وَّ لَا مَنْعٌ وَّ لَا فَرْقَ

بنانے والے تیری توجہ اون کی طرف کب تک رہے گی۔ ورنہ تجھ کیا نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اون کے ہاتھ میں نقصان و نفع عطا و منع کچھ بھی نہیں ہے

بَیْنَھُمْ وَ بَیْنَ سَآئِرِ الْجَمَادَاتِ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلَی الضُّرِّ وَ النَّفْعِ اَلْمَلِکُ وَاحِدٌ اَلضَّآرُّ وَاحِدٌ

نفع و نقصان کے متعلق اون میں اور تمام جمادات میں کوئی فرق نہیں ہے بادشاہ ایک ہی ہے نفع نقصان پہنچانے والا

اَلنَّافِعُ وَاحِدٌ اَلْمُحَرِّکُ وَاحِدٌ وَ الْمُسَکِّنُ وَاحِدٌ اَلْمُسَلِّطُ وَ الْمُسَخِّرُ وَاحِدٌ اَلْمُعْطِیْ وَ الْمَانِعُ وَاحِدٌ اَلْخَالِقُ

ایک ہی ہے حرکت و سکون دینے والا ایک ہی مسلط بنانے والا اور مسخر بنانے والا ایک ہی ہے دینے والا اور منع کرنے والا ایک ہی ہے پیدا کرنے والا

وَالرَّزَّاقُ وَاحِدٌ هُوَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْقَدِيْمُ الْاَزَلِيُّ الْاَبَدِيُّ هُوَ مَوْجُوْدٌ قَبْلَ الْخَلْقِ قَبْلَ

رزق دینے والا ایک ہی ہے جس کا نام اللہ عزوجل ہے وہی قدیم ازلی و ابدی ہے وہی قبل خلق اور قبل تمہارے ماں و باپ اور دولتمندوں کے

اٰبَآءِكُمْ وَاُمَّهَاتِكُمْ وَاَغْنِيَآئِكُمْ هُوَ خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ

موجود تھا اور ہے وہی آسمان و زمین اور تمام اون چیزوں کا جو اون میں ہیں اور اون کے درمیان میں ہیں پیدا کرنے والا ہے اوسکی مانند

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَا اَسَفًا عَلَيْكُمْ يَا خَلْقَ اللّٰهِ مَا تَعْرِفُوْنَ خَالِقَكُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ اِنْ كَانَ لِيْ

کوئی شے نہیں اور وہی سننے دیکھنے والا ہے تم پر اے مخلوق الہی سخت افسوس ہے کہ تم اپنے خالق کو جیسا کہ پہچاننا چاہیے نہیں پہچانتے

فِي الْقِيٰمَةِ شَيْءٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَاَحْمِلَنَّ اَثْقَالَكُمْ مِنْ اَوَّلِكُمْ اِلٰى اٰخِرِكُمْ يَا مُقْرِيْ

اگر قیامت میں اللہ کی طرف سے مجھے کچھ اختیار ملا تو البتہ تمہارے بوجھ اول سے لیکر آخر تک اوٹھالونگا اے قرآن پڑھنے والے

اَقْرَاْ عَلَيَّ وَحْدِيْ مِنْ دُوْنِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلُّ مَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ صَارَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

آسمان و زمین والوں کو چھوڑ کر تنہا میرے روبرو قرآن پڑھیں اوسے خوب سمجھتا ہوں۔ جو کوئی علم شریعت پر عمل کرتا ہے تو اوس کے اور اللہ

بَابٌ يَدْخُلُ قَلْبُهٗ مِنْهُ عَلَيْهِ وَاَمَّا اَنْتَ يَا عَالِمُ مُشْتَغِلٌ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَجَمْعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ بِعِلْمِكَ فَلَاجَرَمَ

عزوجل کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اوسکا قلب بارگاہ الہی میں داخل ہوجاتا ہے اے عالم تو قیل و قال و مال کے جمع کرنے میں مشغول ہے تو اپنے علم پر عمل سے غافل ہے ایسے حال میں

يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ الصُّوْرَةُ دُوْنَ الْمَعْنٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ مِّنْ عَبِيْدِهٖ خَيْرًا عَلَّمَهٗ ثُمَّ اَلْهَمَهٗ

تو بجھ تیرے ہاتھ میں صورت ہی صورت آئے گی نہ کہ معنے و حقیقت جب اللہ تعالے اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کا

الْعَمَلَ وَالْاِخْلَاصَ وَمِنْهُ اَدْنَاهُ اِلَيْهِ وَقَرَّبَهٗ وَعَرَّفَهٗ وَعَلَّمَهٗ عِلْمَ الْقُلُوْبِ وَالْاَسْرَارِ يَخْتَارُهٗ لَهٗ دُوْنَ

ارادہ فرماتا ہے تو اوس کو عالم بنا دیتا ہے پھر اوس کو عمل و اخلاص کا الہام فرماتا ہے اور اوسے اپنے سے اور اپنی طرف قریب کر دیتا ہے پھر اوس کو علم قلوب و اسرار کی تعلیم کرتا ہے اور اوس کو بلا شرکت غیرے اپنے لیے منتخب کر لیتا ہے

غَيْرِهٖ يَجْتَبِيْهِ كَمَا اجْتَبٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهٗ اِصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ لَا لِغَيْرِيْ

اور اوس کو ویسا ہی برگزیدہ کر لیتا ہے جیسا کہ اوس نے موسے علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا اور اون سے فرمایا میں نے تم کو اپنے لیے برگزیدہ کیا

لَا لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالتُّرَّهَاتِ لَا لِلْاَرْضِ وَلَا لِلسَّمَآءِ لَا لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِلْمُلْكِ لَا

ہے نہ اپنے غیر کے لیے نہ شہوتوں اور لذتوں اور فضول چیزوں کے لیے نہ واسطے زمین و آسمان جنت اور دوزخ کے اور نہ واسطے حکومت کے

يُقَيِّدُكَ شَيْءٌ عَنِّيْ وَلَا يَشْغَلُكَ شَاغِلٌ غَيْرِيْ وَلَا تُقَيِّدُكَ عَنِّيْ صُوْرَةٌ وَلَا يَحْجُبُكَ عَنِّيْ

تم کو کوئی چیز مجھ سے مقید نہیں کر سکتی اور نہ کوئی مشغلہ تم کو مجھ سے روک سکتا ہے اور نہ میری جانب سے کوئی صورت تم کو قید کر سکتی ہے

خَلِيْقَةٌ وَلَا تُغَيِّبُكَ عَنِّيْ شَهْوَةٌ يَا غُلَامُ لَا تَيْئَسْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَعْصِيَةٍ اِرْتَكَبْتَهَا

اور نہ کوئی مخلوق مجھ سے تمہارے لیے حاجب ہو سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش مجھ سے تمہیں غائب کر سکتی ہے اے غلام کسی گناہ کی وجہ سے جس کا تو مرتکب ہوا ہے اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے گناہ کے

بَلْ اغْسِلْ نَجَاسَةَ ثَوْبِ دِيْنِكَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا وَالْإِخْلَاصِ فِيْهَا وَطَيِّبْهُ بَخِّرْهُ

کپڑوں کی نجاست توبہ کے پانی اور اوسپر ثبات اور اخلاص سے دھو ڈالو اور اوس کو معرفت کی خوشبو سے پاک و معطر کر لے

بِطِيْبِ الْمَعْرِفَةِ اِحْذَرْ مِنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ الَّذِيْ اَنْتَ فِيْهِ فَاِنَّكَ كَيْفَ مَا الْتَفَتَّ فَالسِّبَاعُ حَوْلَكَ وَ

جس منزل میں تو ہے اوس سے بچ اور ڈر اس حالت میں جس طرف بھی تو متوجہ ہوگا پس درندہ تیرے ارد گرد ہوں گے اور

الْاَذِيَّةُ تَقْصُدُكَ تَحَوَّلْ عَنْهُ وَارْجِعْ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِكَ لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِكَ وَشَهْوَتِكَ

ایذائیں تجھ پر حملہ کریں گی۔ اس سے تو اپنا رُخ پھیر لے اور حق عزوجل کی طرف قلب کے ساتھ رجوع کر لے۔ تو اپنی طبیعت اور شہوت

وَهَوَاكَ لَا تَأْكُلْ اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ وَهُمَا الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ثُمَّ اُطْلُبْ شَاهِدَيْنِ اٰخَرَيْنِ

اور اپنی خواہش سے نہ کھا۔ بغیر گواہی دو عادل گواہوں کے کہ وہ دونوں کتاب و سنت ہیں نہ کھا بعدہ دو دوسرے گواہ جو تیرا قلب

وَهُمَا قَلْبُكَ وَفِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَذِنَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَلْبُكَ اِنْتَظِرِ الرَّابِعَ وَهُوَ فِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور فعل الٰہی ہے طلب کر۔ جب کتاب و سنت اور تیرا قلب اجازت دیدیں اوسوقت چوتھی چیز کا انتظار کر کہ وہ اللہ عزوجل کا فعل ہے۔

لَا تَكُنْ كَحَاطِبِ اللَّيْلِ يَحْطِبُ وَلَا يَدْرِيْ مَا يَقَعُ بِيَدِهٖ يَكُوْنُ الْخَالِقُ اَوِ الْخَلْقُ هٰذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ

رات کے وقت لکڑی جمع کرنے والے کے مانند نہ بن کہ وہ لکڑیاں جمع کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اوس کے ہاتھ میں کیا آتا ہے خالق یا مخلوق۔ یہ

بِالتَّحَلِّيْ وَالتَّمَنِّيْ وَالتَّكَلُّفِ وَالتَّصَنُّعِ وَلٰكِنْ هُوَ شَيْءٌ وَقَرَ فِي الصُّدُوْرِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ اَيُّ

ایسی چیز ہے جو گوشہ نشینی اور آرزو اور تکلف و بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو سینوں کے اندر قرار پکڑتی ہے

عَمَلٍ اَلْعَمَلُ الَّذِيْ اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا غُلَامُ الْعَافِيَةُ فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى

اور عمل اوس کی تصدیق کرتا ہے کونسا عمل وہ عمل جس سے ذات الٰہی کا ارادہ کیا گیا ہو۔ اے غلام عافیت و آرام عافیت

فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الْغِنٰى وَالدَّوَاءُ فِيْ تَرْكِ طَلَبِ الدَّوَاءِ وَالدَّوَاءُ فِي التَّسْلِيْمِ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

کے طلب کرنے کے ترک میں ہے اور تونگری طلب تونگری کے ترک میں ہے اور دوا طلب دوا کے ترک میں ہے۔ کامل دوا تو اپنے تمام معاملات کو عزوجل کی طرف حوالہ کر دینے اور

وَقَطْعِ الْاَسْبَابِ وَخَلْعِ الْاَرْبَابِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ الدَّوَاءُ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلْبِ لَا

اور سببوں سے قطع تعلق کر لینے اور یار و احباب سے جدائی میں ہی ہے جو کہ قلب سے ہو۔ کامل دوا تو قلب سے اللہ عزوجل کو ایک جاننے میں ہے

بِاللِّسَانِ فَحَسْبُ التَّوْحِيْدُ وَالزُّهْدُ لَا يَكُوْنَانِ عَلَى الْجَسَدِ وَاللِّسَانِ التَّوْحِيْدُ فِي الْقَلْبِ وَ

نہ محض اقرار زبانی سے۔ توحید و زہد دونوں جسم اور زبان پر نہیں ہوتے توحید بھی قلب میں ہوتی ہے۔ اور

الزُّهْدُ فِي الْقَلْبِ وَالتَّقْوٰى فِي الْقَلْبِ وَالْمَعْرِفَةُ فِي الْقَلْبِ وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقَلْبِ وَمَحَبَّتُهٗ

زہد بھی قلب میں ۴ اور معرفت بھی قلب میں اور اللہ تعالے کا علم بھی قلب میں اور اللہ تعالے کی محبت بھی قلب میں اور

۴ اور تقوی بھی قلب میں

اللہ عزوجل فی القلب القرب عندہ فی القلب کن عاقلا ولا تتھوس ولا تتصنع ولا تتکلف

قرب الٰہی مین قلب ہین۔ تو عاقل بن اور ہوس نہ کر اور نہ تصنع بناوٹ کر اور نہ تکلف کر تو تو ہوس

انت فی ھوس وتصنع وتکلف وکذب وریاء ونفاق کل ھمک استجلاب الخلق الیک

و تصنع و تکلف اور جھوٹ اور مکاری ونفاق مین پڑا ہوا ہے تیرا مقصود کلی تو محض خلق کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔

اما تعلم انک کلما خطوت بقلبک خطوۃ الی الخلق بعدت من الحق عزوجل تدعی انک طالب الحق

کیا تو یہ نہین جانتا کہ جب تو اپنے قلب سے ایک قدم مخلوق کی طرف بڑھے گا اللہ عزوجل سے تو دور ہو جائے گا۔ تو دعوی تو یہ

عزوجل وانت طالب الخلق مثلک مثل من قال ارید امضی الی مکۃ وتوجہ الی خراسان

کرتا ہے کہ مین طالب حق ہون حالانکہ تو طلبگار اپنے جیسے مخلوق کا ہے تیرا قصہ ویسا ہی ہے کہ ایک شخص نے کہا میرا مکہ معظمہ جانے کا قصد ہے اور خراسان کی طرف متوجہ ہو کر چلا

فبعد من مکۃ تدعی ان قلبک قد خرج من الخلق وانت تخافھم وترجوھم

پس مکہ سے دور ہو گیا تیرا دعوی تو یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے علیحدہ ہے حالانکہ تو اونھین سے ڈر رہا ہے اور

ظاھرک الزھد وباطنک الرغبۃ ظاھرک الحق عزوجل وباطنک الخلق ھذا امر

امید وار کرتا ہے تیرا ظاہر زہد ہے اور تیرا باطن رغبت الی الخلق۔ تیرا ظاہر حق عزوجل ہے اور تیرا باطن خلق ہی

لا یجیٔ بلقلقۃ اللسان ھذا الحالۃ لیس فیھا خلق ولا دنیا ولا اخرۃ ولا ما

ہے تو یہ ایسا امر ہے جو کہ زبان کی بڑبڑ وگفتگو حاصل نہین ہوتا یہ ایسی حالت ہے کہ جسمین نہ خلق ہے اور نہ دنیا اور

سوی اللہ عزوجل فی الجملۃ ھو واحد لا یقبل الا واحدا احد لا یقبل الشریک فانہ یدبر

نہ آخرت اور نہ ماسوی اللہ عزوجل۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ واحد ویکتا ہے نہین قبول کرتا مگر واحد کو ایسا واحد ہے جو شریک

امرک واقبل ما یقال لک الخلق عجزۃ لا یضرونک ولا ینفعونک انما الحق عزوجل یجری

کو قبول نہین کرتا وہی تیرے ہر امر کی تدبیر فرماتا ہے جو تجھ سے کہا جاتا ہے اوس کو قبول کر۔ خلق عاجز ہے وہ تجھ نفع ونقصان نہین پہونچا سکتے۔ بلکہ حق عزوجل ہی نفع ونقصان کو اون کے

ذالک علی ایدیھم فعلہ یتصرف فیک وفیھم جری القلم فی علم اللہ عزوجل بما

ہاتھون پر جاری کر دیتا ہے اللہ ہی کا فعل تجھ مین اور اون مین تصرف کرتا ہے جو تیرے نفع ونقصان والی باتین ہین۔

ھو لک وعلیک الموحدون الصالحون حجۃ اللہ علی بقیۃ الخلق منھم من یتعری

اون پر علم الٰہی مین قلم جاری ہو چکا ہے۔ جو لوگ کہ موحد وصالح ہین وہ اللہ کی باقی خلق پر حجت ہین۔ بعض اون مین

عن الدنیا من حیث ظاھرہ وباطنہ ومنھم من یتعری عنھا من حیث باطنہ

ایسے ہین جو دنیا سے بحیثیت ظاہر وباطن ہر طرح الگ ہین اور بعض وہ ہین جو محض باطنی حیثیت سے دنیا سے علیحدہ ہین

فحسب لا یری الخالق عز وجل علی بواطنهم منها شیئا تلک القلوب الصافیة من قدر علی

اور ظاہر میں دولتمند و دنیادار خالق عز و جل اون کے باطن پر ذرا سا بھی دنیا کا اثر نہیں دیکھتا ایسے ہی قلوب صاف و پاک ہیں۔ جو

هذا فقد اعطی الملک من الحق هو الشجاع البطل الشجاع من طهر قلبه مما سوی الله

امیر قادر ہو جاوے پس تحقیق اوس کو اللہ کی طرف سے بادشاہت عطا فرمادی گئی۔ وہی بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہی ہے جس نے

عز وجل ووقف علی بابه بسیف التوحید وصمصامه للشرع لا یخلی شیئا من

اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے پاک بنایا اور اوس کے دروازے پر توحید اور شریعت کی تلوار لیکر کھڑا ہو گیا کسی کو مخلوقات میں سے

المخلوقات یدخل الیه یجمع قلبه لمقلب القلوب الشرع یهذب الظاهر والتوحید و

اوس کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا ہے اوس کے تمام قلب میں مقلب القلوب ہی جلوہ فرما ہے شرع اوس کے ظاہر کو مہذب

المعرفة یهذبان الباطن والعلم بالحق عز وجل یوقف الاسرار علی ما للظاهر والباطن یا

بناتی ہے اور توحید و معرفت دونوں اوس کے باطن کو مہذب بناتے ہیں اور حق عز وجل کا علم مالک ظاہر و باطن پر اسرار ظاہر کر دیتا ہے

هذا بین قالوا وقلنا ما یجیء منه شیء تقول هذا حرام وانت مرتکبه هذا حلال وانت

اے شخص اس قول میں کہ انھوں نے یوں کہا اور ہم نے یہ کہا کوئی فائدہ نہیں۔ تا لا قول چھوڑ دے تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حالانکہ خود تو اوس کا مرتکب ہے تو کہتا ہے کہ یہ حلال ہے حالانکہ تو

لا تفعله ولا تستعمله انت هوس فی هوس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم

اوس پر عامل نہیں اور نہ اوس کو کرتا ہے۔ تو تو از سر تا پا ہوس ہی ہوس ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

انه قال ویل للجاهل مرة وللعالم سبع مرات ویل واحد للجاهل کیف لم

آپ نے فرمایا کہ جاہل کیلئے ایک تباہی ہے اور عالم کیلئے سات درجہ جاہل کیلئے ایک تباہی تو یہ ہے کہ اوس نے کیوں نہ سیکھا اور

یعلم وویل لهذا العالم سبع مرات لانه علم وما عمل ارتفعت عنه برکة العلم وبقیت

اس عالم کیلئے سات تباہیاں ہیں کیونکہ اوس نے سیکھا اور عمل نہ کیا اوس عالم سے علم کی برکت اوٹھ گئی اور اوس پر حجت باقی رہی۔

علیه حجته تعلم ثم اعمل انفرد فی خلوتک عن الخلق واشتغل بمحبة الحق عز وجل

اول علم پڑھ پھر اوس پر عمل کر خلق سے جدائی کر اور محبت الٰہی میں مشغول ہو جا پس جب تیری تنہائی و محبت درست

فاذا صح لک الانفراد والمحبة قربک الیه وادناک منه وافناک فیه ان شاء ان

ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنا مقرب بنا لیگا اور تجھے اپنے سے نزدیک کر لیگا اور اپنی ذات میں فنا کرلے گا۔ پھر

یشهرک ویظهرک للخلق ویردک الی استیفاء الاقسام امر بحسب سابقته وعلمه

اگر رب تعالیٰ تیری شہرت اور تیرا خلق پر ظاہر کرنا اور تیرے اپنے مقسوم کو حاصل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اپنے تقدیر

فِيكَ نَفَخَتْ عَلَى حِيطَانِ خَلْوَتِكَ فَأَرْشَدَتْهَا وَأَظْهَرَ أَمْرَكَ إِلَى الْخَلْقِ فَتَكُونُ بَيْنَهُمْ بِهِ لَا بِكَ تَسْتَوْ

سابق وعلم کے کی ہوائی ہوا کو حکم دیگا وہ تیری خلوت کی دیواروں پر چلیگی اور اون کو ڈھا دیگی اور تیرے امر کو خلق کی طرف ظاہر فرمادیگا پس تو مخلوق میں اپنے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہوگا۔

فِي أَقْسَامِكَ مَعَ عَدَمِ شُؤْمِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوَى يَرُدُّكَ إِلَى أَقْسَامِكَ لِأَنَّ أَبْطَالَ

ور تو اپنے مقسوم کو بغیر شومی نفس اور بغیر شومی طبیعت و ہوا کے حاصل کرلیگا۔ وہ تجھ کو تیرے مقسوم کی طرف اسلئے لوٹاتا ہے

قَانُونَ عِلْمِهِ فِيكَ تَسْتَوْفِي الْأَقْسَامَ وَقَلْبُكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اسْمَعُوا وَاعْلَمُوا وَاعْمَلُوا

تاکہ اوس کا وہ قانون علم جو تیرے متعلق سابق ہو چکا ہے باطل نہ ہو جائے تیرا اوس مقسوم کو حاصل کرنا حق عزوجل کی معیت میں ہوگا تیرا قلب اوسی کے ساتھ ہوگا۔ سنو پڑھو اور اوس پر عمل کرو۔

يَا جُهَّالًا بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْلِيَائِهِ يَا طَاعِنِينَ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْلِيَائِهِ الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ

اے حق عزوجل اور اولیاء اللہ سے جاہلوں اور حق عزوجل اور اوس کے اولیا پر طعنہ کرنے کرالوں حق عزوجل برحق

عَزَّ وَجَلَّ وَالْبَاطِلُ أَنْتُمْ يَا خَلْقُ الْحَقُّ هُوَ فِي الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي وَالْبَاطِلُ فِي النُّفُوسِ

اور اے مخلوق تم باطل ہو۔ حق قلوب اسرار و معانی میں ہے اور باطل نفس اور خواہشوں اور طبیعتوں اور عادتوں

وَالْأَهْوِيَةِ وَالطِّبَاعِ وَالْعَادَاتِ وَالدُّنْيَا وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا الْقَلْبُ لَا يُفْلِحُ حَتّٰى

اور دنیا اور ماسوی اللہ میں۔ یہ قلب فلاح نہیں پا سکتا جبتک کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب سے

يَتَّصِلَ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَدِيمِ الْأَزَلِيِّ الدَّائِمِ الْأَبَدِيِّ لَا تُزَاحِمْ يَا

جو کہ قدیم ازلی دائم و ابدی ہے متصل نہ ہو جائے۔ اے منافق تو مزاحمت نہ کر پس کیا جو تیرے پاس ہے وہ اوس سے بہتر ہے

مُنَافِقُ فَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا أَنْتَ عَبْدُ خُبْزِكَ وَإِدَامِكَ وَحَلَاوَتِكَ وَثِيَابِكَ وَفَرَسِكَ

تو تو روٹی اور سالن اور شیرینی اور کپڑوں اور گھوڑے کا بندہ ہے اور اپنے حکومت کا۔

وَسُلْطَانِكَ الْقَلْبُ الصَّادِقُ يُسَافِرُ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ يَرَى فِي الطَّرِيقِ الْأَشْيَاءَ يُسَلِّمُ

سچا قلب خلق سے خالق کی طرف مسافرت کرتا ہے وہ بہت سی چیزیں راستہ میں دیکھتا ہے اون کو سلام کرتا ہے اور

عَلَيْهَا وَيَجُوزُ الْعُلَمَاءُ بِعِلْمِهِمْ نُوَّابُ السَّلَفِ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلَفِ هُمُ

گزر جاتا ہے۔ علماء دعا میں اپنے علم کے سبب سے اگلے عالموں کے نائب انبیائے کرام کے وارث ہیں اور بقیۃ الخلف۔

الْمُقَدَّمُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُونَهُمْ بِالْعِمَارِ ثُمَّ مَا بَيْنَ الشَّرْعِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنْ خَرَابِهَا

وہ اون کے پیشرو ہیں مخلوق کو شریعت کے شہر میں عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اوس کی ویرانی سے اون کو منع کرتے ہیں

يَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَيَسْتَوْفُونَ لَهُمُ الْأُجْرَةَ مِنْ

وہ اور انبیائے کرام علیہم السلام قیامت کے دن ایک جگہ جمع ہونگے پس انبیائے کرام علماء کو اون کے رب سے پوری

رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ. قَدْ مَثَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَ الَّذِي لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ بِالْحِمَارِ فَقَالَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ

پوری دن کی مزدوری دلوائیں گے حق تعالیٰ نے اوس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا گدھے کے مثل فرمایا ہے ارشاد ہے مثل الحمار الآیۃ

أَسْفَاراً، الْأَسْفَارُ هِيَ كُتُبُ الْعِلْمِ مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهَا سِوَى التَّعَبِ وَالتَّعَبِ. مَنِ ازْدَادَ عِلْمُهُ يَنْبَغِي أَنْ

علماء کے مثال مثل اون گدھوں کے ہے جو اسفار کو لادتے ہیں۔ اسفار سے مراد کتب علم ہیں۔ علماء بے عمل کو کتب علمیہ سے سوائے مشقت و غم کے کیا حاصل ہوتا ہے۔ اون کے ہاتھ کیا آتا ہے جسکو علم زیادہ ہو

يَزْدَادَ خَوْفاً مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَوَاعِيَتَهُ لَهُ. يَا مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ أَيْنَ بُكَاؤُكَ مِنْ

اوس کو چاہیئے کہ رب تعالیٰ سے خوف اور اوس کی طاعت زیادہ کرے۔ اے مدعی علم تیرا خوف الٰہی سے رونا کہاں ہے

خَوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. أَيْنَ حَذَرُكَ وَخَوْفُكَ. أَيْنَ اعْتِرَافُكَ بِذُنُوبِكَ. أَيْنَ مُوَاصَلَتُكَ

تیرا خوف و حذر کہاں ہے تیرا اپنے گناہوں پر اقرار کرنا کہاں ہے تیرا اللہ کی طاعت میں دن کو رات سے ملا دینا کہاں ہے

الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. أَيْنَ تَأْدِيبُكَ لِنَفْسِكَ وَمُجَاهَدَتُكَ فِي جَانِبِ

نور رات دن کب عبادت کرتا ہے تیرا اپنے نفس کو ادب سکھانا اور حق تعالیٰ کے مقابلہ میں اوس سے جہاد کرنا اور

الْحَقِّ وَمُعَادَاتُكَ فِيهِ. أَنْتَ هِمَّتُكَ الْقَمِيصُ وَالْعِمَامَةُ وَالْأَكْلُ وَالنِّكَاحُ وَالدُّورُ وَا

اوس سے عداوت رکھنا کہاں ہے۔ تیری ہمت تو قمیص اور عمامہ کھانا اور نکاح اور گھر اور دوکانیں

الدَّكَاكِينُ وَالْقُعُودُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأُنْسُ بِهِمْ. أَخْرِجْ هِمَّتَكَ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا

اور مخلوق سے جلسہ بازی اور اون سے انس کرنا ہے۔ تو اپنی ہمت کو ان سب چیزوں سے علیحدہ کر لے۔ اگر

فَإِنْ كَانَ لَكَ فِيهَا قِسْمٌ فَإِنَّهُ يَجِيئُكَ فِي وَقْتِهِ وَقَلْبُكَ مُسْتَرِيحٌ مِنْ تَعَبِ الْاِنْتِظَارِ وَ

ان میں تیرا تقدیری حصہ ہے بیشک وہ اپنے وقت پر آجائے گا اور تیرا دل مشقت انتظار اور حرص کی گرانی سے راحت میں

ثِقَلِ الْحِرْصِ قَائِمٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ. مَا لَكَ هٰذِهِ التَّعَبُ فِي شَيْءٍ مَفْرُوغٍ مِنْهُ. يَا غُلَامُ

ہوگا اور حق عز وجل کی معیت میں قائم۔ تجھ کو اوس چیز میں مشقت اٹھانے سے کیا حاصل جس سے فراغت ہو چکی ہے اے غلام

خَلْوَتُكَ فَاسِدَةٌ مَا صَحَّتْ. نَجِسَةٌ مَا طَهُرَتْ. لَيْسَ أَعْمَلَ بِكَ قَلْبُكَ مَا صَحَّ فِيهِ التَّوْحِيدُ

تیری خلوت فاسد ہے صحیح نہیں ہوئی نجس ہے پاک نہیں ہوئی تیرے قلب نے جب اوس کا اخلاص و توحید ہی درست نہ ہوا

وَالْإِخْلَاصُ. يَا نِيَاماً لَا يُنَامُ عَنْهُمْ. يَا مُعْرِضِينَ لَا يُعْرَضُ عَنْهُمْ. يَا نَاسِينَ لَا يُنْسَوْنَ. يَا

تیرے ساتھ کیا کیا۔ اے ایسے سونے والوں جن سے غفلت نہ کیجاوے گی اے ایسے اعراض کرنے والوں جن سے کہ اعراض نہیں کیا جاتا ہے۔ اے وہ بھولنے والوں جو نہ بھلائے جاؤ گے اے وہ چھوڑنے والوں جو نہ چھوڑے جاؤ گے

تَارِكِينَ لَا يُتْرَكُونَ. يَا جُهَّالاً بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ. أَنْتُمْ خَشَبٌ مَمْدُودٌ بِحُجْرَةٍ لَا

اے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اگلوں پچھلوں سے جاہلو تم تو مثل پرانی کٹے ہوئے لکڑی کے ہو جو کچھ فائدہ نہ کرے

يَحْصُلُ لِشَيْءٍ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سوچو سنبھلو۔ اے رب تو ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ سَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۷ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا

يَا مُنَافِقُ طَهَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ مَا يَكْفِيْكَ نِفَاقُكَ حَتّٰى تَغْتَابَ الْعُلَمَاءَ وَالْاَوْلِيَاءَ وَالصّٰلِحِيْنَ

اے منافق اللہ تعالیٰ تجھے پاک کر دے کیا تیرے لئے تیرا نفاق کافی نہیں کہ تو علماء و اولیا اور صلحا کی غیبتیں کرتا ہے

تَاْكُلُ لُحُوْمَهُمْ اَنْتَ وَاِخْوَانُكَ الْمُنَافِقِيْنَ مِثْلُكَ عَنْ قَرِيْبٍ يَاْكُلُ الدِّيْدَانُ اَلْسِنَتَكُمْ وَلُحُوْمَكُمْ وَتُقَطِّعُكُمْ

اون کے گوشت کھاتا ہے عنقریب تیری اور تیرے بھائی تجھ جیسے منافقوں کی زبانوں اور گوشت کو کیڑے کھا لینگے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے

وَتُمَزِّقُكُمْ وَالْاَرْضُ تَضُمُّكُمْ وَتَسْحَقُكُمْ وَتُقَلِّبُكُمْ لَا فَلَاحَ لِمَنْ لَّا يُحْسِنُ ظَنَّهُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِعِبَادِهِ

اور زمین تمکو بھینچ ڈالیگی اور پیس ڈالے گی اور چور چور کر ڈالیگی۔ جو لوگ اللہ عزوجل اور اوس کے نیک بندوں کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے

الصّٰلِحِيْنَ وَيَتَوَاضَعُ لَهُمْ لِمَ لَا تَتَوَاضَعُ لَهُمْ وَهُمُ الرُّؤَسَاءُ وَالْاُمَرَاءُ مَنْ اَنْتَ بِالْاِضَافَةِ

اور اون کے لئے متواضع نہیں ہوتے اون کے لئے فلاح و نجات نہیں۔ وہ تو امیر و رئیس ہیں پھر تو اون کے لئے متواضع کیوں نہیں ہوتا تو تو اون کے

اِلَيْهِمْ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَلَّمَ الْحَلَّ وَالرَّبْطَ اِلَيْهِمْ بِهِمْ تُمْطِرُ السَّمَاءُ وَتُنْبِتُ الْاَرْضُ كُلُّ الْخَلْقِ رَعِيَّتُهُمْ

نسبت کچھ بھی نہیں ہے۔ حق عزوجل نے اون کو حل و عقد انتظام عالم سپرد کر دیا ہے انھیں کی برکت سے آسمان مینھ برساتا ہے اور زمین سبزہ اوگاتی ہے تمام مخلوق اون کی رعیت ہے

كُلُّ وَاحِدٍ كَالْجَبَلِ لَا تُزَعْزِعُهُ وَلَا تُحَرِّكُهُ رِيَاحُ الْاٰفَاتِ وَالْمَصَائِبِ لَا يَتَزَعْزَعُوْنَ مِنْ اَمْكِنَةِ تَوْحِيْدِهِمْ وَ

ان میں سے ہر ایک مثل پہاڑ کے ہے جسکو آفتوں اور مصیبتوں کی ہوائیں جنبش نہیں دے سکتیں وہ مقام توحید اور رضائے الٰہی سے قطعاً جنبش نہیں کرتے ہیں

رِضَاهُمْ عَنْ مَّوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْتَذِرُوْا اِلَيْهِ وَاعْتَرِفُوْا بِذُنُوْبِكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ وَتَضَرَّعُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ اَيْشٍ

راضی برضا رہتے ہیں رضائے الٰہی کے اپنے اور دوسروں کیلئے طلبگار بنے ہوئے ہیں تم اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اور معذرت کرو۔ اور جو گناہ تمہارے اور اوس کے درمیان ہیں اون کا اقرار کرو اور اوس کے روبرو عاجزی کرو

بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ لَوْ عَرَفْتُمْ لَكُنْتُمْ عَلٰى غَيْرِ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ تَاَدَّبُوْا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ يَتَاَدَّبُ مَنْ سَبَقَكُمْ مَنْ اَنْتُمْ

تمہارے آگے کیا ہے اگر تم اسکو پہچان لیتے تو حالت موجودہ پر نہ رہتے اور حالت بدل جاتی۔ اللہ عزوجل کے روبرو ویسا ہی ادب کرو جیسے اگلے لوگ ادب کیا کرتے تھے۔

مُخَانِيْثُ نِسَاءٍ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِمْ شَجَاعَتُكُمْ عِنْدَ مَا تَاْمُرُكُمْ بِهِ نُفُوْسُكُمْ وَاَهْوِيَتُكُمْ وَطِبَاعُكُمْ اَلشَّجَاعَةُ

تم بمقابلہ اون کے مخنث ہیجڑے عورتیں ہو۔ تمہاری بہادری اسوقت ہے جب تمکو تمہارے نفس اور خواہشیں اور تمہاری طبیعتیں حکم دیں۔ دین کی

فِي الَّذِينَ يَكُونُونَ فِي قَضَاءِ حُقُوقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْتَهِينُوا بِكَلِمَاتِ الْحُكَمَاءِ وَالْعُلَمَاءِ فَإِنَّ كَلَامَهُمْ دَوَاءٌ وَ

اللہ عزوجل کے حقوق ادا کرنے میں ہیں تم حکما و علماء کے کلام کی اہانت نہ کرو کیونکہ اون کا کلام دوا ہے اور

كَلَامُهُمْ ثَمَرَةُ وَحْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَكُمْ نَبِيٌّ مَوْجُودٌ بِصُورَتِهِ حَتّٰى تَتَّبِعُوهُ فَإِذَا اتَّبَعْتُمُ الْمُتَّبِعِينَ لِلنَّبِيِّ

اون کے کلمات وحی الٰہی کا نتیجہ و خلاصہ ہیں۔ تمہارے درمیان میں صورۃً کوئی نبی موجود نہیں ہے تاکہ تم اوس کا اتباع کرو۔ پس جب تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَقِّقِينَ فِي اتِّبَاعِهِ فَكَأَنَّمَا قَدِ اتَّبَعْتُمُوهُ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَكَأَنَّكُمْ قَدْ رَأَيْتُمُوهُ اِصْحَبُوا

تبعین کا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعداری میں حقیقۃً ثابت قدم ہیں اتباع کروگے پس گویا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اتباع کرلیا۔ اور جب تم نے اون کو دیکھ لیا پس تو گویا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیکھ لیا۔

الْعُلَمَاءَ الْمُتَّقِينَ فَإِنَّ صُحْبَتَكُمْ لَهُمْ بَرَكَةٌ عَلَيْكُمْ وَلَا تَصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ

تم متقی عالموں کی صحبت میں رہو کیونکہ انہیں تمہارے لیے برکت ہے۔ اور جو عالم کہ علم پر عمل نہیں کرتے اونکی صحبت

لَا يَعْمَلُونَ بِعِلْمِهِمْ فَإِنَّ صُحْبَتَكُمْ لَهُمْ شُؤْمٌ عَلَيْكُمْ إِذَا صَحِبْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فِي التَّقْوٰى

اختیار نہ کرو کیونکہ اونکی صحبت میں تمہارے لیے بدبختی ہے۔ جب تو ایسے شخص کی صحبت میں رہیگا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو اونکی مصاحبت

وَالْعِلْمِ كَانَتْ صُحْبَتُكَ لَهُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَإِذَا صَحِبْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَلَا تَقْوٰى لَهُ وَلَا عِلْمَ كَانَتْ

تیرے لئے موجب برکت ہوگی اور جب تو ایسے شخص کی صحبت میں رہیگا جو تجھ سے عمر میں تو بڑا ہے لیکن اوسمیں تقویٰ و علم نہیں ہے تو اوس سے تیری

صُحْبَتُكَ لَهُ شُؤْمًا عَلَيْكَ اِعْمَلْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ لِغَيْرِهِ وَاتْرُكْ لَهُ وَلَا تَتْرُكْ لِغَيْرِهِ الْعَمَلُ

مصاحبت تیرے لئے بدبختی کا سبب ہوگی تو جو کچھ عمل کرے اللہ عزوجل کے لئے کر اوسکے غیر کے لئے اور جو چھوڑے اوسی کے لئے چھوڑ

لِغَيْرِهِ كُفْرٌ وَالتَّرْكُ لِغَيْرِهِ رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفُ هٰذَا وَيَعْمَلُ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ فِي هَوَسٍ عَنْ قَرِيبٍ يَأْتِي الْمَوْتُ

نہ اوسکے غیر کے لئے تیرا عمل غیر اللہ کے لئے کفر ہے اور تیرا غیر اللہ کیلئے چیز کا چھوڑنا ریاکاری ہے۔ جو اسکو نہ پہچانے اور غیر اللہ کے لئے عمل کرے پس وہ ہوس میں مبتلا ہے عنقریب موت آسکے گی۔ اور

يَقْطَعُ هَوَسَكَ وَيْحَكَ وَاصِلْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَاطِعْ غَيْرَهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ قَالَ النَّبِيُّ

تیری ہوس کو قطع کردیگی۔ تجھ پر افسوس تو قلب کے ساتھ اپنے پروردگار عزوجل سے علاقہ جوڑ لے اور غیر اللہ سے قطع کرلے۔ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَسْعَدُوا صِفُوا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو علاقہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے اوسے جوڑو سعادت پاؤگے اور اوس علاقہ کو جو تمہارے

جَلَّ بِحِفْظِ قُلُوبِ الصَّالِحِينَ يَا غُلَامُ إِنْ وَجَدْتَ عِنْدَكَ تَفْرِقَةً بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ عِنْدَ إِقْبَالِهِمَا

اور تمہارے رب کے درمیان ہے ساتھ حفاظت قلوب صالحین کے اختیار کرو۔ اے غلام اگر تو غنی اور فقیر کے آنے کے وقت اپنے میں کوئی جدائی پائے تو

عَلَيْكَ فَلَا فَلَاحَ لَكَ كُرَمَاءُ الْفُقَرَاءِ الصَّبْرُ وَالتَّبَرُّكُ بِهِمْ وَبِلِقَائِهِمْ وَالْجُلُوسُ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تجھے فلاح نہیں دونوں سے برتری کے ساتھ مل۔ کرام فقیروں کا صبر ہے اور اون سے برکت لینا اور اون کی ملاقات کو متبرک سمجھنا اور اونکے

وَسَلَّمَ اَلْفُقَرَاءُ الصُّبَّرُ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُلَسَاءُ ہٗ الْيَوْمَ وَغَدًا الْيَوْمَ بِقُلُوْبِهِمْ وَغَدًا

ساتھ بیٹھنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین ہونگے آج اوس کے ہمنشین قلبون سے ہین اور

بِاَجْسَادِهِمْ هُمُ الَّذِيْنَ زَهِدَتْ قُلُوْبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَعْرَضَتْ عَنْ زِيْنَتِهَا وَاخْتَارُوْا اَفْقَرَهُمْ

کل اپنے جسام سے اوس کے ہمنشین ہونگے۔ یہی وہ لوگ ہین جنکے قلوب نے دنیا مین زہد کیا اور دنیا کی زینت سے روگردانی کی

عَلٰى غِنَاهُمْ وَصَبَرُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا خَطَبَتْهُمُ الْاٰخِرَةُ وَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ

اور اپنے فقر کو امیری پر اختیار کیا۔ اور اوسپر صابر ہوئے۔ پس جب اون کی یہ حالت کامل ہوگئی آخرت نے اونکو پیغام دیا اور اپنا نفس ان پر پیش کیا اوس وقت یہ آخرت سے جا ملے

فَاتَّصَلُوْا بِهَا فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ رَاَوْا اَنَّهَا غَيْرُ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَقَالُوْا مِنْهَا وَدَارُوْا ظُهُوْرَ

بعدہٗ جب اون کو آخرت سے ملاقات ہوئی اور یہ معلوم کرلیا کہ وہ بھی غیراللہ ہے پس اوس سے واپسی کرلی اور اپنے قلوب کی پیٹھ کو

قُلُوْبِهِمْ اِلَيْهَا وَهَرَبُوْا مِنْهَا حَيَاءً مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ وَقَفُوْا مَعَ غَيْرِهٖ وَسَكَنُوْا اِلَى

اوس کی طرف پھیر دیا اور حق عزوجل سے حیا کرکر آخرت سے بھاگے۔ یہ غیر رب کے ساتھ کیسے ٹھہر سکتے اور حادث چیزون کے ساتھ کیسے رہتے۔

الْمُحْدَثِ وَاسْتَاْنَسُوْا بِهٖ وَسَلَّمُوْا اِلَيْهَا الْاَعْمَالَ وَالْحَسَنَاتِ وَجَمِيْعَ مَا عَمِلُوْا مِنَ الطَّاعَاتِ ثُمَّ طَارُوْا عَنْهَا

اور اوس سے کیسے مانوس ہوتے۔ تمام اعمال اور حسنات اور تمام طاعتون کو آخرت کے حوالے کرکر سچائی کے بازوؤن سے اپنے

بِاَجْنِحَةِ صِدْقِهِمْ فِيْ طَلَبِ مَوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ تَرَكُوْا عِنْدَهَا الْقَفَصَ خَرَجُوْا مِنْ اَقْفَاصِ وُجُوْدِهِمْ وَ

مولیٰ کی طلب مین پرواز کر آئے آخرت کے پاس پنجرا چھوڑ دیا اور اپنے وجود کے پنجرون سے نکلکر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف

طَارُوْا اِلٰى مُوْجِدِهِمْ طَلَبُوا الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى طَلَبُوا الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ صَارُوْا اِلٰى

پرواز کر آئے اور رفیق اعلیٰ کے طلبگار رہے۔ اول و آخر ظاہر و باطن کو طلب کیا اور اوس کے قرب کے برج مین

بُرْجِ قُرْبِهٖ صَارُوْا مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَقِّهِمْ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ

جگہ لی اور اون لوگون سے ہوگئے جنکے بارے مین اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا وانہم الآیہ اور بیشک وہ میرے نزدیک اچھے منتخب لوگون سے ہین

قُلُوْبُهُمْ عِنْدَنَا وَهِمَمُهُمْ عِنْدَنَا وَمَعَانِيْهِمْ عِنْدَنَا اَلْبَابُهُمْ عِنْدَنَا دُنْيًا وَّاٰخِرَةً اِذَا تَمَّ هٰذَا

اون کے قلوب اور اون کی ہمتین اور اون کے اسرار اور اون کی عقلین دنیا و آخرت مین ہمارے ہی پاس ہین۔ جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ ملجاتا ہے

لِلْقَوْمِ لَا تَبْقٰى عِنْدَهُمْ دُنْيَا وَّلَا اٰخِرَةٌ تُطْوَى السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا بِالْاِضَافَةِ اِلٰى قُلُوْبِهِمْ

تو اون کے نزدیک نہ دنیا رہتی ہے اور نہ آخرت۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ اون دونون کے درمیان مین ہے اون کے قلوب و اسرار کی بہ نسبت

وَاَسْرَارِهِمْ يُفْنِيْهِمْ عَنْ غَيْرِهٖ وَيُوْجِدُهُمْ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ اَقْسَامٌ فِي الدُّنْيَا رَدَّهُمْ اِلٰى اٰدَمِيَّتِهِمْ

لپیٹ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اون کو غیر سے فنا کرکے اپنی ذات مین موجود کرلیتا ہے اون کو فنا سے بقا کا مرتبہ مل جاتا ہے۔ پھر اگر اون کے لئے دنیاوی حصہ ہوتا ہے تو وہ حصہ لینے کے لئے خدائے تعالیٰ اون کو آدمیت و بشریت کی جانب پھیر دیتا ہے۔

وَبَشَرِيَّتِهِمْ لِاسْتِيفَاءِ أَقْسَامِهِمْ كَيْلَا يُبَدَّلُ الْعِلْمُ وَالسَّابِقَةُ وَالْقَضَاءُ فَيُحْسِنُونَ الْأَدَبَ مَعَ اللهِ

تاکہ علم سابق وقضائے الٰہی متبدّل نہ ہوجائے۔ اوس وقت وہ علم وقضاء وقدر الٰہی کے ساتھ اچھا ادب کرتے ہین اور جو کچھ اون کو

وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ وَيَتَنَاوَلُونَ مَا يُعْطَوْنَ عَلَى قَدَمِ الزُّهْدِ وَالتَّرْكِ لَا بِنَفْسٍ وَهَوًى وَإِرَادَةٍ وَالْحُكْمُ

ملتا ہے اوس کو زہد و ترک کے قدم پر چل کر لے لیتے ہین نہ ساتھ نفس و خواہش و ارادہ کے۔ اور ظاہری حکم اون کے نزدیک

الظَّاهِرُ مَحْفُوظٌ عِنْدَهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ لَا يَبْخَلُونَ عَلَى الْخَلْقِ بِالدُّنْيَا وَلَوْ قَدَرُوا قَرَّبُوهُمْ

تمام حالتون مین محفوظ رہتا ہے۔ وہ دُنیا کے ساتھ مخلوق پر بخل نہین کرتے ہین۔ اگر اون کو قدرت مل جائے تو وہ سب کو

كُلَّهُمْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى لِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُحْدَثَاتِ فِي قُلُوبِهِمْ وَزْنُ ذَرَّةٍ مَادُمْتَ

مقرب الٰہی بنا دین اون کے دلون مین مخلوقات وحادث چیزون مین سے کسی چیز کی ذرہ برابر قدر نہین رہتی جب تک تو دُنیا کے

مَعَ الدُّنْيَا فَلَا اتِّصَالَ لَكَ بِالْآخِرَةِ وَمَادُمْتَ مَعَ الْأُخْرَى فَلَا اتِّصَالَ لَكَ بِالْمَوْلَى كُنْ

ساتھ رہے گا آخرت کے ساتھ تجھ اتصال نصیب نہین ہوگا اور جب تک تو آخرت کے ساتھ رہیگا تجھ مولی تعالٰے کے ساتھ اتصال

عَاقِلًا لَا تَتَجَاهَلْ أَنْتَ مِمَّنْ أَضَلَّهُ اللهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ جُمْلَةِ مُوَاصَلَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُوَاصِلَ

نصیب نہ ہوگا۔ تو عقلمند ہوشیار بن جاہل نہ بن تو اون لوگون مین سے ہے جن کو اللہ تعالٰی نے علم کی وجہ سے گمراہ بنا دیا۔ فقرے

الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّدَقَةَ مُعَامَلَةٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ

فقرا کے ساتھ مال سے سلوک کرنا منجملہ مواصلت الٰہی کے ہے کیا تو یہ نہین جانتا کہ صدقہ دینا حق عزوجل کے ساتھ جو کہ غنی و کریم ہے

غَنِيٌّ كَرِيمٌ وَهَلْ يُعَامِلُ الْغَنِيَّ الْكَرِيمَ مَنْ يَخْسَرُ تُنْفِقُ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى ذَرَّةً يُعْطِيكَ جَبَلًا

معاملہ کرنا ہے۔ اور آیا وہ جو غنی و کریم سے معاملہ کرے گا ٹوٹے مین رہے گا ہرگز نہین۔ تو اللہ عزوجل کے راستہ مین ایک ذرہ خرچ کر وہ تجھے ایک پہاڑ عطا کر دے گا۔

تُنْفِقُ قَطْرَةً يُعْطِيكَ بَحْرًا يُعْطِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يُوَفِّيكَ أَجْرَكَ وَثَوَابَكَ يَا قَوْمِ

تو اوس کے راستہ مین ایک قطرہ دے وہ تجھے دریا بخش دیگا وہ تجھے دنیا و آخرت مین عطا سے سرفراز کرے گا وہ تیرا بدلہ اور تیرا ثواب

إِذَا عَامَلْتُمُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَزْكُو زَرْعُكُمْ وَتَجْرِي أَنْهَارُكُمْ وَتُورِقُ وَتَغْصُنُ وَتُثْمِرُ أَشْجَارُكُمْ

پورا کر دے گا اے قوم جب تم حق عزوجل سے معاملہ کروگے تمہاری کھیتیان بڑھین گی اور تمہاری نہرین بہ نکلین گی اور تمہارے درختون مین پتے نکلین گے اور شاخین نکلین گی اور پھل نکلین گے

مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَانْصُرُوا دِينَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَادُوا فِيهِ

تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کروسے اور دین الٰہی کے مددگار رہو اور اوس کے دشمنون سے عداوت رکھو۔

الصِّدِّيقُ مَنْ يُصَادِقُهُ فِي الْخَيْرِ تَدُومُ صَدَاقَتُهُ فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

صدیق جو کہ خدا کے ساتھ نکوکاری مین سچائی برتتا ہے اوس کی صداقت خلوت وجلوت اور خوشی اور مصیبت

وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اُطْلُبُوْا حَوَائِجَكُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهٖ فَاِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكُمْ مِنَ الْخَلْقِ

تو سختی اور نرمی میں ہمیشہ رہا کرتی ہے تم اپنی حاجتوں کو حق عزوجل سے ہی طلب کیا کرو نہ کہ اوسکی مخلوق سے۔ اور اگر مخلوق سے طلب ضروری ہو تو

فَادْخُلُوْا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوْبِكُمْ فَاِنَّهٗ يُلْهِمُكُمُ الطَّلَبَ مِنْ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتٍ فَاِنْ مُنِعْتُمْ اَوْ اُعْطِيْتُمْ

تم حق عزوجل پر اپنے دلوں سے داخل ہو جاؤ دل اوسی کی طرف متوجہ کرو پس البتہ وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے

كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَا مِنْهُمْ اَلْقَوْمُ اَخْرَجُوْا هَمَّ اَرْزَاقِهِمْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ عَلِمُوْا اَنَّهَا مُقَدَّرَةٌ فِيْ اَوْقَاتٍ

طلب کرنے کا الہام کر دے گا۔ بعدہٗ اوس طلب پر اگر تمہیں منع کر دیا جاوے یا طلب پوری کر دیجاوے تو وہ منجانب اللہ ہو گی نہ کہ مخلوق
کی طرف سے اہل اللہ نے اپنی روزی کی فکر دلوں سے نکال ڈالی ہے یہ بات جان لی ہے کہ وہ اوقات معینہ میں مقدر ہے ضرور ملے گی

مَعْلُوْمَةٍ تَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا وَاسْتَوْطَنُوْا عَلٰى بَابِ مَالِكِهِمْ اِسْتَغْنَوْا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ

اوسکی طلب چھوڑ دی ہے اور اپنے مالک کے دروازہ پر وطن بنا لیا ہے۔ اللہ عزوجل سے فضل اور اوس کے علم اور اوسکے قرب کی وجہ سے

عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْبِهٖ وَعِلْمِهٖ بِهِمْ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هٰذَا صَارُوْا قِبْلَةَ الْخَلْقِ وَخُطَبَاءَ لَهُمْ فِي الدُّخُوْلِ عَلٰى

ہر شے سے لاپروا ہو گئے ہیں۔ پس جب اون کو یہ مرتبہ مل گیا وہ مخلوقات کے قبلہ بن گئے اور مخلوق کیلئے اون کو بادشاہ کے دربار میں

مَلِكِهِمْ لَهُمْ وَيَاْخُذُوْنَ بِاَيْدِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَيْهِ وَيَكُدُّوْنَ لَهُمْ مِنْهُ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالرِّضَا

داخل ہونے کیواسطے خطیب بن گئے اپنے قلبوں کے ہاتھوں سے اون کو پکڑ پکڑ کر خدا کی طرف پہونچاتے ہیں اور اون کے لئے قبولیت و رضائے

عَنْهُمْ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ عِبَادُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ تَحَقَّقَتْ عُبُوْدِيَّتُهُمْ لَهٗ

الٰہی کے خلعت دلوانے کی محنت برداشت کرتے ہیں بعض اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے بندے جن کی بندگی خدا

لَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةً وَاِنَّمَا يَطْلُبُوْنَ مِنْهُ هُوَ لَا غَيْرَهٗ اَللّٰهُمَّ اهْدِ جَمِيْعَ الْخَلْقِ اِلٰى

کیلئے محقق ہو چکی ہے نہ خدا سے دنیا طلب کرتے ہیں اور نہ آخرت بس اوس سے اوسی کو چاہتے ہیں نہ غیر کو۔ اے اللہ تمام خلق کو اپنے

بَابِكَ هٰذَا سُؤَالِيْ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ هٰذَا دُعَاءٌ عَامٌّ اُثَابُ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَفْعَلُ فِيْ خَلْقِهٖ

ابداً

دروازہ کا راستہ دکھا دے ہمیشہ میرا یہی سوال ہے اور اختیار تجھے ہے یہ دعا عام ہے جسپر مجھے ثواب دیا جائے گا اور اللہ عزوجل

مَا يَشَاءُ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ امْتَلَاَ رَحْمَةً وَشَفَقَةً عَلَى الْخَلْقِ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ

اپنے مخلوق کے ساتھ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ جب قلب کی حالت درست ہو جاتی ہے تو وہ خلق پر رحمت و شفقت سے بھر جاتا
ہے بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا نکوئی کرنے والے بہت ہیں

مَنْ يَّفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيْرٌ وَلَا يَتْرُكُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الصِّدِّيْقُوْنَ اَلصِّدِّيْقُ يَتْرُكُ الْكَبَائِرَ

مگر گناہوں کے چھوڑنے والے صدیق ہی ہیں۔ صدیق کبائر و صغائر سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر

وَالصَّغَائِرَ ثُمَّ يُدَقِّقُ وَرَعَهٗ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ ثُمَّ الْمُبَاحِ الْمُشْتَرِكِ وَيَطْلُبُ الْحَلَالَ

اپنی پرہیزگاری کو ساتھ چھوڑ دینے شہوات اور عام مباح چیزوں کے دقیق بنا لیتا ہے اور مطلق حلال کا متلاشی رہتا ہے۔

المطلق الصدیق لا یزال فی معظم نهاره ولیله فی عبادة ربه عز وجل الخرق عوائد

صدیق اپنے رات و دن کے بڑے حصہ میں اپنے رب عزوجل کی عبادت میں رہتا ہے خلق کے منافع سے ناواقف ہوتا ہے

الخلق فلاجرم تخرق له العادة ویرزق من حیث لا یحتسب یعطی ویؤمر بالتناول

پس بالضرورت اوس کے واسطے خرق عادت ہوتا ہے اور جہاں سے شان و گمان نہیں ہوتا اوس کو رزق پہونچتا ہے۔

تخلص له الاشیاء وتصفو الا انه طال ما منع وکسرت حوائجه فی صدره وصبر

وہ دیا جاتا ہے اور وسکو لینے کا حکم کیا جاتا ہے۔ اوس کے لئے تمام چیزیں خالص وصاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے اور اوس کی تمام حاجتیں اوس کے سینے میں چور چور کردی گئی ہیں۔ اور وہ اپنی

علی کسر اعراضه وهو فی جمیع احواله کان یدعو فلا یستجاب له یسأل فلا یعطی

اغراض کی شکستگی اور اپنی تمام حالتوں میں ناکامی پر صبر کرتا رہا ہے دعا کرتا تھا پس قبول نہیں کی جاتی تھی سوال کرتا تھا

سؤاله یشکو فیزاد مما شکا منه یطلب الفرج فلا یجده یتقی ولا یری مخرجا یوجد و

مگر منظور نہیں ہوتا تھا گلہ شکوہ کرتا تھا لیکن شکایت بڑھتی جاتی تھی کشائش طلب کرتا تھا لیکن اوسکو نہ پاتا تھا بچنا چاہتا تھا و لیکن راستہ نہ پاتا تھا موحد و مخلص ہوکر عمل کرتا تھا۔

یخلص فی اعماله ولا یری قربا من العامل له کان لیس بمؤمن وموحد ومع هذا کله

ولیکن جس کے لئے عمل کرتا تھا اوس کا قرب نظر نہ آتا تھا گویا وہ نہ مومن ہے اور نہ موحد اور باوجود ان کل اور بے توجہی کے

کان مداریا صابرا علی مداراة هذه الاشیاء علم ان صبره دواء لقلبه وسبب

ہمیشہ مدارات کرنیوالا اور صابر بنا رہا یہ جانتا رہا کہ بہ تحقیق اوس کا یہ صبر اوس کے قلب کی دوا ہے اور اوس کی صفائی باطن

لصفائه وتقریبه وان الخیر یاتیه بعد هذا الاختبار علی ان هذا الاختبار لیتمیز

اور قرب الٰہی کیلئے سبب۔ اور اس امتحان کے بعد اچھائی ضرور ملیگی علاوہ ازین یہ بھی سمجھا رہا کہ یہ آزمائش اسلئے ہے تاکہ یہ

المؤمن من المنافق والموحد من المشرک والمخلص من المرائی والشجاع من الجبان

ظاہر ہوجائے کہ کون مومن ہے کون منافق اور کون موحد ہے اور کون مشرک اور کون مخلص ہے کون ریاکار اور کون بہادر ہے

والثابت من المتحرک والصابر من الجازع والحق من الباطل والصادق من الکاذب

کون بزدل اور کون ثابت ہے کون متحرک اور کون صابر ہے کون جزع فزع کرنے والا اور کون سا امر حق ہے اور کونسا باطل

والمحب من المبغض والمتبع من المبتدع سمع قول بعضهم رحمة الله علیه

اور کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور کون محب ہے کون دشمن کون متبع ہے اور کون مبتدع تاکہ ہر ایک کی جدا جدا تمیز ہوجائے

کن فی الرب کمن یداوی جرحه ویصبر علی مرارة الدواء رجاء لزوال البلاء کل

اوسنے بعض رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنا گیا ہے کہ اوس شخص کی طرح جیسے کوئی اپنے زخم کی دوا کرتا ہے اور دوا کے کڑوا پن زوال بلا کی امید پر صابر ہو

البلایا والامراض شرک بالخلق وترعیتهم فی الضر والنفع والعطاء والمنع وکل

تمام بلائیں اور مرض سراخلوق کے ساتھ شرک اور اونکو مادہ نقصان و نفع عطا و منع

وَقُدِّمْتَ وَوُلِّيْتَ وَأُمِّرْتَ يَرِدُ إِلَيْكَ مَا يَرِدُ وَتُوَلِّيْ مَا يُوَلِّيْ يُعْطَىٰ مَا يُعْطَىٰ الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ سَمَاعَ

اور آگے بڑھایا جائیگا اور حاکم بنا دیا جائیگا اور امیر قرار دیدیا جائیگا۔ اوسوقت تیری طرف آئے گی وہ چیز کہ آئے گی پیٹھ پھیرے کی وہ چیز کہ پیٹھ پھیرے گی دی جائے گی وہ چیز کہ دی جائے گی۔ وہ شخص محروم ہے جو اس کلام کے سننے اور

هٰذَا الْكَلَامِ وَالْإِيْمَانَ بِهٖ وَالْاِحْتِرَامَ لِأَهْلِهٖ يَا مَشْغُوْلِيْنَ بِمَعَايِشِهِمْ عَنِّيْ اَلْمَعِيْشَةُ عِنْدِيْ

اوسپر ایمان لانے اور اوس کے اہل کے احترام کرنے سے محروم رہا۔ ای مجھ کو چھوڑ کر اپنی معیشتوں میں مشغول ہونے والون معاش میرے پاس ہے

وَالْأَرْبَاحُ عِنْدِيْ وَمَتَاعُ الْأُخْرٰى عِنْدِيْ وَأَنَا مُنَادٍ تَارَةً وَسِمْسَارٌ أُخْرٰى وَمَالِكُ الْمَتَاعِ

اور نفع میرے ہی پاس ہے اور آخرت کی پونجی میرے ہی پاس ہے۔ میں کبھی آواز دینے والا ہوں اور کبھی رہنما اور دلال اور کبھی اسباب

أُخْرٰى أُعْطِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَقَّهٗ إِذَا حَصَلَ لِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْاٰخِرَةِ عِنْدِيْ لَا اٰكُلُهٗ وَحْدِيْ لِأَنَّ

مال و متاع کا مالک میں ہر ایک شئے کو اوس کا حق عطا کرتا ہوں۔ مجھ کو جب کوئی شئے آخرت کی ملجاتی ہے تو میں اوس کو تنہا نہیں کھا

الْكَرِيْمَ لَا يَأْكُلُ وَحْدَهٗ كُلُّ مَنِ اطَّلَعَ عَلٰى كَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِدُ عِنْدَهٗ بُخْلًا كُلُّ

لیتا ہوں اسواسطے کہ جو کریم ہوتا ہے وہ تنہا خوری نہیں کیا کرتا ہے جو شخص اللہ عزوجل کے کرم پر خبردار ہوتا ہے اوسکے نزدیک بخل نہیں ہوتا۔ جس نے

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هَانَ عِنْدَهٗ مَا سِوَاهُ اَلْبُخْلُ مِنَ النَّفْسِ وَنَفْسُ الْعَارِفِ مَيِّتَةٌ بِالْإِضَافَةِ

اللہ عزوجل کو پہچان لیا ہے اوس کے نزدیک کل ماسوی اللہ ذلیل ہوتے ہیں۔ بخل تو نفس سے ہوتا ہے اور عارف باللہ کا نفس بمقابلہ نفوس

إِلٰى نُفُوْسِ الْخَلْقِ هِيَ مُطْمَئِنَّةٌ سَاكِنَةٌ إِلٰى وَعْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَعِيْدِهٖ اَللّٰهُمَّ

خلق کے مردہ ہوتا ہے اس کا نفس تو اطمینان والا اور اللہ عزوجل کے وعدہ کی طرف ٹھہرنے والا اور وعید الٰہی سے خوف کرنے والا ہوتا ہے۔

اُرْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ الْقَوْمَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے اللہ ہمکو وہی عطا فرما جو تونے اہل اللہ کو عطا فرمایا اور دنیا و آخرت میں نکوئی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْأَحَدِ بِالرِّبَاطِ تَاسِعَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ۵۴۵ خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۹ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا

اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ عَلٰى طَرِيْقٍ يَقْنَعُ بِالْيَسِيْرِ مِنْ مَالِهٖ وَ

مومن صرف توشہ لیتا ہے تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور کافر پورا فائدہ لیتا اور مزہ اڑاتا ہے مومن مسافر جیسا زاد راہ لے لیتا ہے اپنے تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا ہے اور

يُقَدِّمُ الْكَثِيْرَ إِلَى الْاٰخِرَةِ يَتْرُكُ لِنَفْسِهٖ بِقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ بِقَدْرِ مَا يَحْمِلُهٗ كُلُّ مَالِهٖ

بہت سے مال کو آخرت کی طرف آگے بھیجتا رہتا ہے۔ وہ اپنے نفس کیلئے بمقدار توشہ مسافر کے جسکو وہ اٹھا سکے رکھ لیتا ہے اوس کا تمام مال

فِي الْآخِرَةِ كُلُّ قَلْبِهٖ وَهِمَّتِهٖ هُنَاكَ هُوَ مُنْقَطِعُ الْقَلْبِ هُنَاكَ يَبْعَثُ جَمِيْعَ طَاعَاتِهٖ إِلَى

آخرت میں ہے اوس کا قلب اور ہمت تو اوسی طرف ہے اوس کا دل دنیا سے منقطع ہو کر اوسی طرف متوجہ ہے وہ اپنی تمام طاعتوں کو آخرت ہی

الْآخِرَةِ لَا إِلَى الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامٌ طَيِّبٌ يُؤْثِرُ بِهِ الْفُقَرَاءَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ فِي

کی طرف بھیج دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف۔ اگر اوس کے پاس عمدہ خوشگوار کھانا ہوتا ہے تو وہ فقراء پر اوس کا ایثار کر دیتا ہے۔

الْآخِرَةِ يُطْعَمُ خَيْرًا مِّنْهُ غَايَةُ هِمَّةِ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ الْعَالِمِ بَابُ قُرْبِهٖ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

وہ اس بات کو جانتا ہے کہ اوس کو آخرت میں اس سے بہتر کھانا کھلایا جائے گا۔ مومن عارف عالم کی ہمت کا منتہی بس قرب باب الہی اور یہی ہوتا ہے کہ

وَأَنْ يَّصِلَ قَلْبُهٗ إِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ الْقُرْبُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ غَايَةُ خُطُوَاتِ الْقَلْبِ فِيْمَا فَادَ

کہ اوس کا قلب قبل آخرت کے دنیا ہی میں واصل بحق ہو جائے اوس کے قلب کے قدموں اور باطن کے سیر کی غایت محض قرب ہی قرب ہے

السِّرِّ إِنِّيْ أَرَاكَ فِيْ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ وَسَهْوٍ وَتَعَبٍ وَقَلْبُكَ لَا يَعْرُجُ مِنْ مَّكَانِهٖ

میں تجھ قیام اور قعود اور رکوع و سجود اور سہو اور محنت و مشقت میں دیکھتا ہوں حالانکہ تیرے قلب کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنی جگہ سے

وَلَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ وُجُوْدِهٖ وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهٖ أُصْدُقْ فِيْ طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَغْنَاكَ

عروج و ترقی کرتا ہے اور نہ اپنے وجود کے گھر سے نکلتا ہے اور نہ وہ اپنی عادت سے باز آتا ہے۔ تو طلب مولے میں اس حیثیت

صِدْقُكَ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ التَّعَبِ أُنْقُرْ بَيْضَةَ وُجُوْدِكَ بِمِنْقَارِ صِدْقِكَ وَانْقُضْ حِيْطَانَ

سے سچائی دکھا کہ تیری سچائی تجھ کو بہت سی مشقتوں سے بے پروا بنائے ہوئے ہو تو اپنے وجود کے انڈے کو سچائی کی چونچ سے
ٹھونک دے اور جن دیواروں سے تو خلق کو دیکھتا ہے اور

رُؤْيَتِكَ لِلْخَلْقِ وَالتَّقْيِيْدِ بِهِمْ بِمَعَاوِلِ الْإِخْلَاصِ وَتَوْحِيْدِكَ إِكْسِرْ قَفَصَ طَلَبِكَ لِلْأَشْيَاءِ

جن سے تو اون کے ساتھ مقید ہے توحید و اخلاص کے کدال پھاوڑوں سے ڈھا دے تو اپنے اوس طلب کے پنجرے کو جس سے تو

بِيَدِ زُهْدِكَ فِيْهَا وَطِرْ بِقَلْبِكَ حَتّٰى تَقَعَ عَلٰى سَاحِلِ بَحْرِ قُرْبِكَ مِنْ رَّبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِيْنَئِذٍ

اشیا کو طلب کرتا ہے اپنے زہد کے ہاتھ سے توڑ ڈال اور اپنے قلب سے پرواز کر یہانتک کہ تو قرب الہی کے دریا کے کنارہ پر جا پڑے

تَأْتِيْكَ مَلَّاحُ السَّابِقَةِ وَمَعَهٗ سَفِيْنَةُ الْعِنَايَةِ فَيَأْخُذُكَ وَيَعْبُرُكَ إِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

پس اوس وقت تیرے پاس سابقہ تقدیر الہی کا ملاح عنایت الہی کی کشتی لیکر آئے اور تجھ سوار کر کر تیرے رب عز وجل کی طرف تجھ پہنچا دے

هٰذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَإِيْمَانُكَ سَفِيْنَتُهَا وَلِهٰذَا قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

یہ دُنیا دریا ہے اور تیرا ایمان اوس کی کشتی۔ اور اسی واسطے لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

يَا بُنَيَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَالْإِيْمَانُ سَفِيْنَةٌ وَالْمَلَّاحُ الطَّاعَاتُ وَالسَّاحِلُ الْآخِرَةُ يَا مُصِرِّيْنَ

اے میرے بیٹے دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی اور ملاح طاعتیں اور کنارہ آخرت۔ اے گناہوں پر مصر کرنیوالوں

عَلَى الْمَعَاصِيْ عَنْقَرِيْبٍ يَأْتِيْكُمُ الْعَمٰى وَالصَّمَمُ وَالزَّمْنُ وَالْفَقْرُ وَقَسَاوَةُ قُلُوْبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ

عنقریب تمہارے پاس اندھاپن اور بہراپن اور اپاہجی اور محتاجی اور مخلوق کے قلبوں کی سختی آنے والی ہے۔

تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ بِالْخَسَارَاتِ وَالْمُصَادَرَاتِ وَالسَّرَقَاتِ كُوْنُوْا عُقَلَاءَ تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

تمہارے سارے مال نقصانوں اور تاوانوں اور چوریوں میں چلے جائیں گے تم عقلمند بنو اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو توبہ کرو۔

لَا تُشْرِكُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَلَا تَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا وَلَا تَقِفُوْا مَعَهَا أَخْرِجُوْهَا مِنْ قُلُوْبِكُمْ وَاجْعَلُوْهَا فِيْ بُيُوْتِكُمْ

اپنے مال کو شریک خدا نہ ٹھہراؤ اور اوس پر بھروسا نہ کرو اور نہ اوسکے ساتھ ٹھہرو مال کو اپنے دلوں سے نکال دو اور اوس کو اپنے گھروں

وَجُيُوْبِكُمْ مَعَ غِلْمَانِكُمْ وَوُكَلَائِكُمْ وَارْتَقِبُوا الْمَوْتَ قَلِّلُوْا حِرْصَكُمْ وَقَصِّرُوْا اٰمَالَكُمْ

اور جیبوں کے اندر اپنے غلاموں اور وکیلوں کے پاس رکھدو اور تم موت کا انتظار کرو تم اپنی حرص کو کم اور اپنی آرزوؤں کو کوتاہ کردو۔

عَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ الْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سے مروی ہے اُنھوں نے فرمایا۔ مومن عارف باللہ اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کسی کو طلب نہیں کرتا

لَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةً وَاِنَّمَا يَطْلُبُ مِنْ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ اِرْجِعْ بِقَلْبِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

وہ تو اپنے مولیٰ سے مولیٰ ہی کو طلب کرتا ہے۔ اے غلام۔ تو اپنے قلب سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر۔

اَلتَّائِبُ اِلَى اللّٰهِ هُوَ الرَّاجِعُ اِلَيْهِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ اَيْ اِرْجِعُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ

تائب (توبہ کرنے والا) وہی ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا ہو۔ اللہ عزوجل کے ارشاد وانیبوا الی ربکم کے یہی معنی ہیں کہ تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو

يَعْنِيْ اِرْجِعُوْا اَسْلِمُوا الْكُلَّ اِلَيْهِ سَلِّمُوْا نُفُوْسَكُمْ اِلَيْهِ وَاطْرَحُوْهَا بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهِ وَقَدَرِهٖ

یعنی تم رجوع کرو تمام چیزوں کو اوسی کی طرف سپرد کردو اپنے نفسوں کو اوس کی طرف سپرد کردو اور اون کو اوس کی قضا و قدر

وَاَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَتَقْلِيْبَاتِهٖ وَاطْرَحُوْا قُلُوْبَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا اَلْسِنَةٍ بِلَا اَيْدِيْ بِلَا اَرْجُلٍ بِلَا اَعْيُنٍ

اور اوس کے امر و نہی اور اوس کے تصرفات کے سامنے ڈال دو اور اپنے قلبوں کو خدا کے روبرو گونگا لولا لنگڑا اندھا بنا کر

بِلَا كَيْفَ وَلَا لِمَ وَلَا مُنَازَعَةٍ بِلَا مُخَالَفَةٍ بَلْ بِمُوَافَقَةٍ وَتَصْدِيْقٍ قُوْلُوْا صَدَقَ الْاَمْرُ صَدَقَ

بغیر چون و چرا اور بغیر جھگڑے اور بلا مخالفت کے موافقت و تصدیق کے ساتھ ڈال دو اور کہو امر الٰہی سچا ہے تقدیر سچی ہے

الْقَدَرُ صَدَقَتِ السَّابِقَةُ اِذَا كُنْتُمْ هٰكَذَا لَا جَرَمَ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ مُنِيْبَةً اِلَيْهِ مُشَاهِدَةً لَهٗ

سابقہ (یعنی جو کچھ ہونیوالا تھا اور پہلے لکھا جاچکا) سچا ہے۔ جب تم ایسے ہو جاؤ گے بلاشک تمہارے قلوب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنیوالے

لَا تَسْتَأْنِسُ بِشَيْءٍ بَلْ تَسْتَوْحِشُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا تَحْتَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى تَهْرُبُ مِنْ جَمِيْعِ

اوس کے دیکھنے والے ہوجائیں گے۔ کسی چیز سے مانوس نہ ہوں گے بلکہ ہر چیز سے جو عرش کے نیچے سے لیکر زمین کے نیچے تک ہے وحشت کرینگے

اور تمام مخلوق سے علیحدہ ہو کر

الْمَخْلُوْقَاتِ مُنْخَلِعَةً مُنْقَطِعَةً مِنْ سَائِرِ الْمُحْدَثَاتِ لَا يُحْسِنُ الْأَدَبَ مَعَ الشُّيُوْخِ اِلَّا مَنْ

اور تمام حادث نوپیدا چیزوں سے قطع تعلق کر کر خدا کی طرف بھاگیں گے۔ مشائخ کرام کا حسن ادب ہی کر سکتا ہے جو انکی خدمت میں

قَدْ خَدَمَهُمْ وَاطَّلَعَ عَلٰى بَعْضِ اَحْوَالِهِمْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْقَوْمُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْدَ وَالذَّمَّ

رہا ہو اور اون کی بعض اون حالتوں پر جو خدا کے ساتھ اون کی تھیں خبردار ہو گیا ہو۔ اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف اور بدگوئی کو

كَالصَّيْفِ وَالشِّتَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكِلَاهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّهٗ لَا يَقْدِرُ

مثل گرمی اور سردی اور رات و دن کی سمجھا ہے اور اون دونوں کو اللہ عز و جل کی ہی طرف سے جانتے ہیں۔ اس واسطے کہ ان دونوں کے لانے پر

يَاْتِيْ بِهِمَا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُمْ ذٰلِكَ لَمْ يَعْبُدُوا الْحَامِدِيْنَ وَلَمْ يُحَارِبُوا

سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی قدرت نہیں رکھتا ہے پس جب اون کے نزدیک امر متحقق ہو گیا تو نہ انھوں نے تعریف کرنیوالوں کی بندگی کی

الذَّامِّيْنَ وَلَمْ يَشْتَغِلُوْا بِهِمْ خَرَجَ مِنْ قُلُوْبِهِمْ حُبُّ الْخَلْقِ وَبُغْضُهُمْ لَا يُحِبُّوْنَ وَلَا يُبْغِضُوْنَ

اور نہ بدگوئی کرنیوالوں سے لڑائی کی اور نہ یہ اون کے ساتھ مشغول ہوئے۔ اون کے دلوں سے خلق کی عداوت و محبت نکل گئی۔ نہ وہ کسی سے دوستی

بَلْ يَرْحَمُوْنَ اَيْشٍ يَنْفَعُكَ عِلْمٌ بِلَا صِدْقٍ قَدْ اَضَلَّكَ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ تَتَعَلَّمُ وَتُصَلِّيْ وَتَصُوْمُ

کرتے ہیں اور نہ دشمنی بلکہ ہر ایک سے مہربانی سے پیش آتے ہیں بغیر سچائی کے تجھے علم کیا نفع دیگا باوجود علم کے اللہ نے تجھے گمراہ کر دیا ہے تیرا علم سیکھنا

لِلْخَلْقِ حَتّٰى يُقِرُّوْا اِلَيْكَ وَيَبْذُلُوْا اِلَيْكَ اَمْوَالَهُمْ وَيَمْدَحُوْكَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ قَدْ تَمَّ اَنَّهٗ

اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا خلق کیلئے ہے تاکہ وہ تیری طرف قرار کرلیں اور اپنے مال تیرے لئے خرچ کیا کریں اور وہ اپنے گھروں اور

يَحْصُلُ لَكَ هٰذَا مِنْهُمْ فَاِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ وَالْعَذَابُ وَالضِّيْقُ وَالْاَهْوَالُ يُحَالُ بَيْنَكَ وَ

مجلسوں میں تیری تعریف کیا کریں۔ اس امر کو تسلیم کرلے کہ یہ اون سے تجھے حاصل ہو جائیگا۔ لیکن جب تجھے موت اور عذاب اور قبر کی تنگی اور دہشتیں آ جائیں گی تو تیرے اور اون کے

بَيْنَهُمْ وَلَا يُغْنُوْا عَنْكَ شَيْئًا وَمَا حَصَّلْتَهٗ مِنْ اَمْوَالِهِمْ يَاْكُلُهٗ غَيْرُكَ وَالْعُقُوْبَةُ

درمیان میں پردہ ڈالدیا جائیگا اور وہ تجھ سے کسی تکلیف کو دفع نہ کر سکیں گے۔ اور جو کچھ تو نے اونکے مالوں میں سے حاصل کیا تھا اوسکو تیرے سوا دوسرے لوگ کھا لینگے اور عذاب و حساب تجھے ہوگا۔

وَالْحِسَابُ عَلَيْكَ يَا مُدْبِرُ يَا مَحْرُوْمُ اَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ غَدًا

اے بدبخت اے محروم تو تو کام کرنیوالوں دنیا میں تکلیف اٹھانے والوں میں سے ہے۔ کل بروز قیامت دوزخ میں تکلیف اٹھانے

فِي النَّارِ اَلْعِبَادَةُ صَنْعَةٌ وَاَهْلُهَا الْاَوْلِيَاءُ وَالْاَبْدَالُ الْمُخْلَصُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ مَعَ الْحَقِّ

والا ہوگا عبادت ایک صنعت ہے اور اوس کے اہل اولیا اور ابدال ہیں جو کہ مخلص اور اللہ عز و جل کے مقرب ہیں۔ قلب سے عالم باعمل

عَزَّ وَجَلَّ اَلْعُلَمَاءُ الْعُمَّالُ بِالْقَلْبِ نُوَّابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَرْضِهٖ وَرُسُلِهٖ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَ

زمین میں اللہ عز و جل کے خلیفہ اور اوس کے انبیا و مرسلین کے علیہم السلام وارث ہیں نہ کہ تم

المرسلین لا انتم یا مهوسین یا مشغولین بلقلقة اللسان وفقه الظاهر مع جهل الباطن

اے ہوسناکوں لے زبان درازی سے اور باطن کی جہالت کے ساتھ ظاہر کی فقہ میں مشغول رہنے والوں سیکھو علم پڑھو عمل کرو۔

یا غلام ما انت علی شیء الاسلام ما صح لک الاسلام هو الاساس الذی تبنی علیه الشهادة

اے غلام تو کچھ بھی نہیں تیرا کسی شے پر قیام نہیں تیرا تو اسلام بھی صحیح نہیں ہوا۔ اسلام جس پر کلمۂ شہادت کی بنیاد ہے وہ بھی تو تیرے

ما تمت لک تقول لا اله الا الله وتکذب فی قلبک جماعة من الالهة خوفک من سلطانک

لئے تمام نہیں ہوا تو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تیرے قلب میں تو معبودوں کی ایک جماعت ہے۔ تیرا بادشاہِ وقت اور والی محلہ سے

ووالی محلتک الهة اعتمادک علی کسبک وربحک وحولک وقوتک وسمعک وبصرک

ڈرنا تیرا معبود ہے تیرا اپنے کسب اور اپنے نفع اور اپنی طاقت و قوت اور اپنے کان اور آنکھ اور اپنے قوت پکڑ پر

وبطشک الهة رؤیتک للضر والنفع والعطاء والمنع من الخلق الهة کثیر من الخلق

بھروسہ کرنا معبود ہے تیرا ضرر و نفع عطا و منع کے واسطے مخلوق کی طرف توجہ کرنا معبود ہے مخلوق میں سے

متکلون علی هذه الاشیاء بقلوبهم ویظهرون انهم متکلون علی الله عز وجل

بہت سے لوگ اپنے دلوں سے ان چیزوں پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ عز وجل پر بھروسہ

قد صار ذکرهم للحق عز وجل عادة بالسنتهم لا بقلوبهم فاذا حوققوا فی

کرنیوالے ہیں۔ ان کا اللہ کو یاد کرنا محض زبانی عادت ہے قلوب کے ساتھ نہیں ہے۔ جب اس معاملہ میں ان کو جانچا

ذالک حردوا وغضبوا وقالوا کیف یقال لنا هکذا السنا مسلمین غدا تتبین

جاتا ہے بھڑک جاتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کل تمام

الفضائح وتظهر الخبایات ویحک تؤید فی قولک اذا قلت لا اله فهذا نفی

فضیحتیں کھل جائیں گی اور پوشیدہ اور ظاہر ہو جائیں گے۔ تجھ پر افسوس تو اپنے قول کی تائید کر رہا ہے۔
جب تو لا الٰہ کہتا ہے پس یہ نفی کلی ہے (یعنی کوئی معبود ہی نہیں ہے)

کلی والا الله اثبات کلی له لا لغیره فای وقت اعتمد قلبک علی شیء غیر

اور الا اللہ اثبات کلی ہے خدا کیلئے نہ اوس کے غیر کیلئے (یعنی خدا ہی معبود ہے نہ کوئی دوسرا) پس جس وقت تیرے

الحق عز وجل فقد کذبت فی اثباتک وصار الهک الذی اعتمدت علیه لا

قلب نے اللہ کے سوا کسی دوسرے پر اعتبار بھروسہ کیا پس تو اپنے اثبات کلی میں جھوٹا ہو گیا اور جس پر تو نے بھروسہ کیا

اعتبار بالظاهر القلب هو المؤمن والموحد هو المخلص هو المتقی هو الورع هو

وہ تیرا معبود بن گیا۔ ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ قلب ہی مومن ہے وہی موحد وہی مخلص وہی متقی وہی پرہیزگار وہی

اَلزَّاهِدُ هُوَ الْمُوْقِنُ هُوَ الْعَارِفُ هُوَ الْعَامِلُ هُوَ الْاَمِيْرُ وَمَا سِوَاهُ جُنُوْدُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ

زاہد وہی موقن یقین رکھنے والا وہی عارف وہی عامل وہی میر وبادشاہ ہے۔ اور اوس کے ماسوا تمام اعضا اوس کا لشکر و پیرو ہیں۔

اِذَا قُلْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقُلْ اَوَّلًا بِقَلْبِكَ ثُمَّ بِلِسَانِكَ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ

جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ پھر اپنی زبان سے اور خدا ہی پر توکل و اعتماد کر نہ غیر اللہ پر۔

اَشْغِلْ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اُتْرُكِ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ عَلٰى ظَاهِرِكَ وَاشْتَغِلْ

اپنے ظاہر کو حکم شرعی کے ساتھ اور اپنے باطن کو حق عز وجل کے ساتھ مشغول رکھ۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ دے

بِبَاطِنِكَ مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَنْ عَرَفَهٗ ذَلَّ لَهٗ وَكَلَّ لِسَانُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَوَاضَعَ لَهٗ

اور اپنے باطن کو خیر و شر کے پیدا کرنے والے کے ساتھ چھوڑ اور مشغول کرے جس نے اوسے پہچانا وہ اوس کا مطیع ہوا اور اوس کی زبان مولے تعالےٰ کے روبرو گونگی بن گئی۔ اور وہ عارف خدا اور

وَلِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَتَضَاعَفَ هَمُّهٗ وَبُكَاؤُهٗ وَكَثُرَ خَوْفُهٗ وَوَجَلُهٗ وَكَثُرَ حَيَاؤُهٗ

اوس کے نیک بندوں کے سامنے متواضع ہو گیا اور اوس کا غم و حزن اور رونا دو چند ہو گیا۔ اور اوسکی خوف و ترسناکی زیادہ ہو گئی اور حیا

وَكَثُرَ نَدَمُهٗ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيْطِهٖ يَشْتَدُّ حَذَرُهٗ وَخَوْفُهٗ مِنْ زَوَالِ مَا عِنْدَهٗ مِنَ

اوس کی بڑھ گئی۔ اور اگلے گناہوں اور قصور واری پر ندامت زیادہ ہو گئی اور جو کچھ معرفت و علم و قرب حق اوس کو حاصل ہو چکا تھا

الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْبِ لِاَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ

اوس کے زوال کا خوف و حذر زیادہ ہو گیا کیونکہ حق عز وجل جو چاہتا ہے وہ کرنے والا ہے۔ جو کچھ وہ کرے اوس سے سوال نہیں اور وہ

يُسْئَلُوْنَ ٥ يَتَرَدَّدُ بَيْنَ نَظَرَيْنِ يَنْظُرُ اِلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَفْرِيْطِهٖ وَجَهَالَتِهٖ وَوَقَاحَتِهٖ وَجُرْاَتِهٖ

سوال کئے جائیں گے۔ عارف باللہ دو نگاہوں کے درمیان میں متردد رہتا ہے وہ جب اپنی گذشتہ تقصیر اور جہالت و بے شرمی و جرأت کی طرف دیکھتا ہے۔

فَيَذُوْبُ مِنَ الْحَيَاءِ وَيَخَافُ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ وَيَنْظُرُ اِلٰى مُسْتَقْبِلِ الْحَالِ هَلْ يُقْبَلُ اَوْ يُرَدُّ هَلْ

پس حیا سے پگھل جاتا ہے اور مواخذہ الٰہی سے خوف کرتا ہے۔ اور آئندہ کی طرف دیکھتا ہے کہ آیا مقبول کیا جائے گا یا مردود اور آیا

يُسْلَبُ مَا اُعْطِيَ اَوْ يُخَلّٰى عَلٰى حَالِهٖ هَلْ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِ الْكَافِرِيْنَ وَ

جو کچھ عطا فرمایا گیا ہے وہ چھین لیا جائے گا یا اپنے حال پر باقی رکھا جائیگا آیا قیامت کے دن مسلمانوں کی معیت میں رہیگا یا کافروں کے

لِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْرَفُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّكُمْ لَهٗ خَوْفًا مِنْ جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ

ساتھ ہیں اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ اور اللہ تعالےٰ کو پہچاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ

ے اسی وجہ سے بہت وہ لوگ جن کا زبانی ایمان تھا منافق قرار دئے گئے ہر کلمہ پڑھنے والا جس کا قلب اوس پر شاہد نہ ہو ہرگز مومن نہیں ہو سکتا محض دعوی زبانی بغیر گواہ و ثبوت عملی قابل قبول نہیں ہے بسا۔ ابلیس آدم روئے ہست ۱۲ ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح غرض ہے ہر کلمہ گو مسلمان نہیں اسلام کیلئے صحت عقیدہ اقرار و تصدیق عمل اتباع اصول دینیہ کی ضرورت ہے یہی چیزیں فارق اسلام و کفر ہیں۔ قادری غفرلہ

فِي الشُّذُوذِ وَالنُّدُورِ مَنْ يَأْتِيهِ الْأَمْنُ وَيُتْلَى عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَهُ يَعْلَمُ بِمَوْئِلِهِ وَمَا يَكُونُ

شاذ ونادر ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جنکو امن حاصل رہتا ہے۔ اوسکے لئے جو شے مقدر ہو چکی ہے اوسپر پڑھ دیجاتی ہے بیان کر دیجاتی ہے

مَصِيرُهُ إِلَيْهِ يَعْرِفُ سِرَّهُ مَا لَهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ ثُمَّ يَطَّلِعُ الْقَلْبُ عَلَى ذَالِكَ وَيَأْمُرُهُ

وہ اپنے انجام کار اور اپنے جائے رجوع کو خوب جان لیتا ہے۔ جو کچھ اوس کے لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے اوسکا باطن اوسکو پڑھ لیتا ہے بعدہٗ وہ اپنے قلب کو اوسپر آگاہ کر دیتا ہے

بِكَتْمِهِ وَأَنْ لَا تَطَّلِعَ النَّفْسُ عَلَى ذَالِكَ ابْتِدَاءُ هَذَا الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَامْتِثَالُ الْأَمْرِ

اور اوس کے چھپانے کا اور اس امر کا کہ نفس کو خبر نہ ہو قلب کو حکم دیتا ہے۔ اس امر کی ابتدا مسلمان ہونا اور اوامر کا بجا

وَالْإِنْتِهَاءُ عَلَى النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ وَانْتِهَاءُ الزُّهْدِ فِيمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالتُّرَابُ

لانا اور منہیات سے باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا ہے۔ اور اوس کی انتہا ماسوی اللہ سے بے رغبتی کرنا اور یہ ہے کہ اوس کے نزدیک سونا اور مٹی تعریف اور برائی

وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَالنِّعَمُ وَالنِّقَمُ وَالْغِنَى وَالْفَقْرُ وَوُجُودُ الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ فَإِذَا تَمَّ هَذَا

دینا اور نہ دینا جنت اور دوزخ نعمت اور بلا امیری اور فقیری خلق کا وجود و عدم سب برابر ہو جائیں۔ پھر جب یہ سب

كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ ذَالِكَ كُلِّهِ يَأْتِي التَّوْقِيعُ مِنْهُ بِالْإِمَارَةِ وَالْوِلَايَةِ عَلَى الْخَلْقِ كُلُّ مَنْ وَرَاءَهُ يَشْفَعُ

اوس کے لئے تمام ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل اوس کا ہو جاتا ہے اوس کو اللہ کی طرف سے خلق کی سرداری اور ولایت کا فرمان آجاتا ہے۔ پھر جو شخص بھی اوس کے سوا

مِنْهُ لِهَيْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنُورِهِ الْمُتَلَبِّسِ بِهِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ہے وہ اوس کی بوجہ ہیبت الٰہی اور اوس نورانیت کی جو منجانب اللہ اوسکو حاصل ہے خواہش کرتا ہے۔ اے رب ہمارے ہمکو دنیا و آخرت مین خوبیاں عطا فرما۔ آمین

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ حَادِيَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ۵۴۵ھ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۱۱ ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ منگل کے دن مدرسۂ قادریہ مین ارشاد فرمایا

بَعْدَ كَلَامٍ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَهِينُوا الدُّنْيَا فَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَطِيبُ إِلَّا بَعْدَ إِهَانَتِهَا يَا غُلَامُ

بعد کچھ تقریر کے فرمایا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے دُنیا کو ذلیل سمجھو بہ تحقیق خدا کی قسم دُنیا بعد ذلیل ہونے کے ہی خوشگوار ہوتی ہے۔ غلام

الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ يُوقِفُكَ عَلَى مُنْزِلِهِ وَالْعَمَلُ بِالسُّنَّةِ يُوقِفُكَ عَلَى الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَبِيِّنَا

تیرا قرآن مجید پر عمل کرنا تجھ کو اوس کے نازل کرنے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کر دے گا اور تیرا حدیث وسنت پر عمل کرنا تجھ کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرَحُ بِقَلْبِهِ وَهِمَّتِهِ مِنْ حَوْلِ قُلُوبِ الْقَوْمِ هُوَ الْمُطَيِّبُ وَالْمُبَخِّرُ لَهَا هُوَ الْمُصَفِّي

روبرو لیجا کر کھڑا کر دیگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ہمت و قلب سے ہمیشہ اہل اللہ کے قلوب کے ارد گرد سے نہین ہٹتے اون کے قلوب کے وہی معطر و خوشبودار بنانے والے ہین وہی اون کے پاک

لأسرارهم والمزين لها هو المستفتح باب القرب لها هو الماشطة هو السفير بين القلوب والأسرار وبين

تصفیہ فرمانیوالے اور وہی اون کو زینت دینے والے ہین۔ وہی اون کے لئے نزدیکی کا دروازہ کھلوانے والے ہین وہی اون کا بناؤ سنگار کرنیوالے ہین وہی درمیان قلوب و اسرار اور درمیان رب عزوجل کے سفیر و قاصد ہین

ربها عز وجل كلما تقدمت إليه خطوة ازداد فرحاً من رزق هذا الحال كان حقاً عليه أن يشكره

جب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک قدم بڑھے گا تیری فرحت بڑھ جائے گی جس کو یہ حالت عطا فرمائی جائے اوسپر آپکی شکر گذاری اور تابعداری

ويزداد طواعية إنما الفرح بغير هذا هوس الجاهل يفرح في الدنيا والعالم يغتم فيها الجاهل

کا بڑھانا لازم و ضروری ہے۔ بغیر اس کے خوش ہونا بجز ہوس ہی ہوس ہے۔ جاہل دنیا مین فرحناک ہوتا ہے اور عالم دنیا مین غمگین رہتا ہے۔ جاہل

يناظر القدر وينازعه والعالم يوافقه ويرضى يا مسكين لا تناظر القدر وتشاققه

تقدیر سے مناظرہ او جھگڑا کرتا ہے۔ اور عالم اوس کی موافقت کرتا ہے اور راضی رہتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ و مخالفت نہ کرو ورنہ

فتهلك الدائرة على أن ترضى بأفعال الله عز وجل وأن تخرج قلبك من الخلق وتلقى به

ہلاک ہو جائے گا۔ دارمدار اسپر ہے کہ تو افعال الٰہی سے راضی رہے اور تو اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈالے اور اوس کے ساتھ خلق کے پروردگار

رب الخلق تلقاه بقلبك وسرك ومعناك إذا دمت على متابعة الحق عز وجل ورسوله و

سے ملجائے۔ تو پروردگار سے اپنے قلب و باطن اور سر سے ملجائے گا جبکہ تو حق عزوجل اور اوس کے رسولون اور نیک بندون کی

عباده الصالحين إن قدرت أن تخدم الصالحين فافعل فإنه خير في الدنيا والآخرة لو ملكت الدنيا كلها

ہمیشہ تابعداری کرتا رہیگا۔ اگر تو اون خدمت گزاری کو کر سکتا ہے تو کر گزر یہ تیرے لئے دنیا و آخرت مین بہتر ہے۔ اگر تو تمام دنیا کا

ولم يكن قلبك كقلوبهم كنت لا تملك ذرة كل من يصلح قلبه لله عز وجل وتكون معه

مالک ہو جائے اور تیرا قلب اون جیسا نہ ہو تو تو گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہین۔ جس کا قلب اللہ عزوجل کیلئے صالح ہو گیا اور اوس کے ساتھ

الدنيا والآخرة يحكم بين العوام والخواص بحكم الله عز وجل ويحك اعرف قدرك

دنیا و آخرت ہولی تو وہ حق تعالےٰ کے حکم سے عوام و خواص مین حکومت کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس تو اپنی قدر کو پہچان تو

أيش أنت بالإضافة إليهم أنت كل همك الأكل والشرب واللبس والنكاح وجمع الدنيا

اولیاء اللہ کے مقابلہ مین کیا مرتبہ رکھتا ہے۔ تیرا مقصود کلی تو کھانا پینا اور پہننا اور نکاح اور دنیا کا جمع کرنا اور اوسپر حرص کرنا ہے۔

والحرص عليها عمال في أمور الدنيا بطال في أمور الآخرة تعبي لحمك وتهديه للدود

دنیا کے کامون مین کارگزار ہے آخرت کے کامون مین بطال ہے تو اپنے گوشت کو آراستہ کر رہا ہے اور اوس کو کیڑون اور

وحشرات الأرض عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لله عز وجل ملكاً ينادي في كل

اور حشرات الارض کا نشانہ بنا رہا ہے حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہے جو

يوم غدوة وعشية يا بني آدم لدوا للموت وابنوا للخراب واجمعوا للأعداء

ہر صبح و شام آواز دیتا رہتا ہے کہ اے اولاد آدم تمہاری پیدائش موت کیلئے اور تعمیر ویرانی کیلئے اور تمہارا جمع کرنا دشمنون کے لئے

المؤمن له نية صالحة في جميع تصاريفه لا يعمل في الدنيا للدنيا يبني للآخرة يعمر المساجد

مسلمان کی اپنے تمام کاموں میں نیت صالح ہوتی ہے وہ دنیا میں کوئی کام دنیا کیلئے نہیں کرتا ہے وہ دنیا میں آخرت کیلئے عمارت تیار کرتا ہے وہ

والقناطر والمدارس والربط ويهذب طرق المسلمين وإن بنى غير هذا فللعيال والأرامل

مسجدیں اور پل اور مدرسہ اور سرائیں بناتا ہے اور مسلمانوں کے راستہ درست کرتا ہے اور اگر وہ اس کے سوا کچھ بناتا ہے تو بال بچوں اور بیوہ

والفقراء وما لا بد له منه يفعل ذلك حتى يبنى له في الآخرة بدله لا يبني لطبعه

عورتوں اور محتاجوں اور ضروریات کے لئے۔ اوس کا یہ فعل بھی اسواسطے ہوتا ہے تاکہ اسکے بدلہ میں آخرت میں اوسکے لئے محل تیار ہوں نہ کہ

وهواه ونفسه إذا صح ابن آدم كان مع الحق عز وجل في جميع أحواله يصير فقده بالله

واسطے اپنی طبیعت وخواہشات ونفس کے جب ابن آدم درست ہو جاتا ہے تو وہ اپنی تمام حالتوں میں حق عز وجل کی معیت میں رہتا ہے

ووجوده بالله يلتحق قلبه بالنبيين والمرسلين يقبل ما جاؤا به قولا وعملا وإيمانا

اسکا گم ہونا اور موجود ہونا سب اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوسکا قلب انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے مل جاتا ہے، وہ تمام اون باتوں کو جس کو انبیائے کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) لیکر آئے ہیں قولاً اور عملاً اور ایماناً اور ایقاناً قبول کرتا ہے۔

وإيقانا لا جرم يلتحق بهم دنيا وآخرة الذاكر لله عز وجل أبدا حي ينتقل من حياة

اسی وجہ سے یہ دنیا و آخرت میں ان سے ملا ہوا رہتا ہے اللہ کا یاد کرنیوالا ہمیشہ زندہ ہے وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف

إلى حياة فلا موت له سوى لحظة إذا تمكن الذكر في القلب دام ذكر الله عز وجل وإن لم

انتقال کرتا ہے سوا ایک لمحہ کے اوس کے لئے موت نہیں۔ جب ذکر الٰہی قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ ہمیشہ اللہ عز وجل کا ذکر کرنیوالا رہتا ہے۔

يذكره بلسانه كلما دام العبد في ذكر الله عز وجل دامت موافقته له ورضاء بأفعاله

اگرچہ وہ زبان سے اوس کا ذکر نہ کرے جب بندہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں رہتا ہے تو اوس کی موافقت اور اللہ تعالےٰ کے افعال سے رضامند رہنا ہر وقت

إن لم نوافق الحق عز وجل في مجيء الصيف وإلا أكربنا الصيف وإن لم نوافقه في

قائم رہتا ہے اگر ہم گرمی کے آنے کے وقت حق عز وجل کی موافقت نہ کریں تو گرمی ہمکو مصیبت میں ڈالدے اور اگر ہم جاڑے کے آنے کے

مجيء الشتاء وإلا أبردنا الشتاء والموافقة فيهما يزيل أذيتهما وشدة فعلهما و

وقت اوس کی موافقت نہ کریں تو سردی ہمکو ٹھٹھرا ڈالے گی۔ ان دونوں میں موافقت کا اختیار کرنا گرمی و جاڑے کی تکلیف اور اون کی

هكذا الموافقة في البلايا والآفات تزيل الكرب والضيق والحرج والضجر والانزعاج

سختی کو دور کر دیتا ہے۔ اسی طور سے نزول بلا و آفات کے وقت اون کی موافقت کرب و تنگی اور تکلیف و تنگدلی اور اضطراب کو

وقت نزولها ما أعجب أمور القوم وما أحسن أحوالهم كلما يأتيهم من الحق عز وجل

دور کر دیتی ہے۔ اولیاء اللہ کے معاملات کیسے عجیب اور ان کے حالات کیسے اچھے بھلے ہیں۔ جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے ان پر آئے اون کے نزدیک

عِنْدَهُمْ طِيْبٌ قَدْ سَقَاهُمْ بِنَبْعِ مَعْرِفَتِهِ وَنَوَّمَهُمْ فِي حِجْرِ لُطْفِهِ وَآنَسَهُمْ بِأُنْسِهِ فَلَا جَرَمَ

پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شراب معرفت پلادی ہے اور انکو اپنی مہربانی کی گود میں سولالیا ہے اور اپنے انس سے انکو مانوس بنالیا ہے

يَطِيْبُ لَهُمُ الْمَقَامُ مَعَهُ وَالْغَيْبَةُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ لَا يَزَالُوْنَ مَوْتٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

اسلئے ضرور کر انکو خدا کے نزدیک ٹھہرنا اور ما سوی اللہ سے غائب رہنا پسند ہے۔ وہ خدا کے حضور میں ہمیشہ مردہ دینے ہوئے ہیں ہیبت

قَدْ مَلَكَتْهُمُ الْهَيْبَةُ فَإِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُمْ وَأَقَامَهُمْ وَأَحْيَاهُمْ وَنَبَّهَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ

الٰہی ان کی مالک ہو چکی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے انکو اوٹھا دیتا ہے اور کھڑا اور زندہ کر دیتا ہے اور ہوشیار بنا دیتا ہے

كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي كَهْفِهِمُ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّهِمْ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ هُمْ أَعْقَلُ الْخَلْقِ

وہ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں ایسے ہیں جیسا اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے غار میں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا و نقلبھم الآیہ
اور ہم اون کو دہنے بائیں کروٹیں دیتے رہتے ہیں۔ وہی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں تمام حالتوں میں پروردگار عالم سے

يُؤَمِّلُوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الْمَغْفِرَةَ وَالنَّجَاةَ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ هٰذَا هِمَّتُهُمْ وَيْحَكَ تَعْمَلُ

مغفرت و نجات چاہتے رہتے ہیں۔ یہی اون کی ہمت ہے۔ تجھ پر افسوس تو دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اور

عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُو الْجِنَانَ فَأَنْتَ طَامِعٌ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الطَّمَعِ لَا تَغْتَرَّ بِالْعَارِيَةِ

جنتوں کا امیدوار بنا ہوا ہے۔ جو لالچ کی جگہ نہیں ہے اوس کا تو لالچی ہے۔ تو عاریت پر غرور نہ کر تو اوس کو اپنا گمان کرچکا

وَتَظُنُّهَا لَكَ عَنْ قَرِيْبٍ تُؤْخَذُ مِنْكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَارَكَ الْحَيَاةَ حَتّٰى تُطِيْعَهُ

ہے۔ وہ عاریت تجھ سے عنقریب لیلی جائے گی۔ حق عز وجل نے حیات زندگی تجھے اسلئے عاریت دی ہے تاکہ تو اوسکی اطاعت کرے

فِيْهَا حَسِبْتَهَا لَكَ وَعَمِلْتَ فِيْهَا مَا أَرَدْتَ وَكَذٰلِكَ الْعَافِيَةُ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ وَكَذٰلِكَ

لیکن تو نے اوسکو اپنا سمجھ لیا ہے اور اوسمیں جیسا چاہا تو عمل کرنے لگا۔ جیسے کہ حیات عاریت ہے اسی طور سے عافیت تیرے پاس عاریت ہے اور

الْغِنٰى عَارِيَةٌ عِنْدَكَ وَكَذٰلِكَ الْأَمْنُ وَالْجَاهُ وَجَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ

ایسی ہی امیری اور امن و جاہ اور جو کچھ تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے سب عاریت ہے۔ تو ان عاریت کی چیزوں میں حد سے

لَا تُفْرِطْ فِي هٰذِهِ الْعَوَارِي فَإِنَّكَ تُطَالَبُ بِهَا وَتُسْأَلُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهَا جَمِيْعُ مَا عِنْدَكُمْ

تجاوز نہ کر یقیناً تجھ سے اون کا مطالبہ کیا جائیگا اور ہر نعمت کا جو تیرے پاس ہے اوس کا تجھ سے سوال کیا جائے گا۔ تمہارے پاس جسقدر

مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَعِيْنُوْا بِهَا عَلَى الطَّاعَةِ جَمِيْعُ مَا تَرْغَبُوْنَ فِيْهِ أَنْتُمْ وَعِنْدَ

نعمتیں ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں تم اون سے خدا کی اطاعت میں مدد لو۔ تمام وہ چیزیں جن میں تمہاری رغبتیں ہیں اہل اللہ کے نزدیک ایسے

الْقَوْمِ شُغْلٌ شَاغِلٌ لَا يُرِيْدُوْنَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَأُخْرٰى عَنْ

مشغلے ہیں جو خدا سے روکنے والے ہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں حق تعالیٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہیں کرتے۔ بعض

بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي الْحَقِّ انْكَسَرَ مَنِ انْكَسَرَ

اولیاء اللہ سے مروی ہے خلق کے معاملہ میں حق عز و جل کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے معاملہ میں خلق کی موافقت نہ کر۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور

وَانْجَبَرَ مَنِ انْجَبَرَ تَعَلَّمُوا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ الْمُوَافِقِينَ ؕ

جو جڑا وہ جڑ گیا اللہ کے نیک بندوں سے جو اوس کے ہر کام میں موافقت کرنے والے ہیں حق تعالیٰ کی موافقت کرنا سیکھو۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ رَابِعَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ

۴ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت جمعہ کے دن مدرسۂ قادریہ میں ارشاد فرمایا

لَا تَهْتَمَّ بِرِزْقِكَ فَإِنَّ طَلَبَهُ لَكَ أَشَدُّ مِنْ طَلَبِكَ لَهُ إِذَا حَصَلَ لَكَ رِزْقُ الْيَوْمِ فَدَعْ عَنْكَ

تو اپنے رزق کے غم و فکر میں مت رہ بتحقیق رزق کی طلب تیرے لئے تیرے رزق کے طلب کرنے سے زیادہ سخت ہے جب تجھ کو آج کا رزق مل جائے

الْاِهْتِمَامَ بِرِزْقِ غَدٍ كَمَا تَرَكْتَ أَمْسِ أَمْسِ مَضٰى وَغَدًا لَا تَدْرِي هَلْ يَصِلُ إِلَيْكَ أَمْ لَا

تو آنیوالی کل کے رزق کا غم و فکر چھوڑ دے جیسے کہ گزشتہ کل کو تو نے چھوڑ دیا ہے۔ کل گزشتہ گزر چکی اور آنیوالی کل کا حال تجھے کیا معلوم آیا تیرے لئے آتی بھی ہے یا نہیں۔ تو اپنے

اِشْتَغِلْ بِيَوْمِكَ لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَاشْتَغَلْتَ بِهِ عَنْ طَلَبِ الرِّزْقِ كَانَتْ هَيْبَتُهُ

آج ہی کے دن میں مشغول رہ۔ اگر تجھ کو حق عز و جل کی معرفت حاصل ہوتی تو البتہ تو اوس کے سبب سے طلب رزق سے غفلت کرتا اللہ تعالیٰ کی

تَمْنَعُكَ عَنِ الطَّلَبِ مِنْهُ لِأَنَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّ لِسَانُهُ لَا يَزَالُ الْعَارِفُ أَخْرَسَ اللِّسَانِ

ہیبت تجھ کو طلب رزق سے روک دیتی۔ اس لئے کہ جسے معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے اوس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے خدا کی حضوری میں عارف باللہ ہمیشہ گونگا رہتا ہے۔

بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ يَرُدُّهُ إِلٰى مَصَالِحِ الْخَلْقِ فَإِذَا رَدَّهُ إِلَيْهِمْ رَفَعَ الْكَلَالَ عَنْ لِسَانِهِ

حق عز و جل ہی اوس کو خلق کی مصلحتوں کی طرف لوٹا دیتا ہے پھر جب حق تعالیٰ اوس کو خلق کی طرف لوٹا دیتا ہے تو

وَالْعُجْمَةَ عَنْهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا كَانَ يَرْعَى الْغَنَمَ كَانَ فِي لِسَانِهِ لُكْنَةٌ وَعَجَلَةٌ

اوس کی زبان سے گونگا پن اور درماندگی دور فرما دیتا ہے موسیٰ علیہ السلام جب بکریاں چرایا کرتے تھے اون کی زبان میں لکنت

وَعُجْمَةٌ وَوَقْفَةٌ فَلَمَّا أَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهُ أَلْهَمَهُ حَتّٰى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ

اور عجلت اور درماندگی اور ٹھہراؤ تھا جب حق عز و جل نے اون کو مخلوق کی طرف متوجہ فرمایا موسیٰ ؑ کو الہام فرمایا یہانتک کے

لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبَرِّيَّةِ فِي رَعْيِ الْغَنَمِ لَمْ أَحْتَجْ إِلٰى

کہا الٰہی میری زبان سے گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھیں۔ گویا وہ یوں فرماتے تھے کہ جب تک میں جنگل میں بکریاں چرانے میں تھا اس بات کا حاجتمند نہ ہوا۔

هٰذَا الْآنَ قَدْ جَاءَ شُغْلِي مَعَ الْخَلْقِ وَالْكَلَامُ لَهُمْ فَاَعِنِّي بِذَهَابِ الْكَلَالِ مِنْ

اب کہ مجھ کو مخلوق کے ساتھ مشغول رہنے اور گفتگو کا موقع آیا پس تو میری زبان کی ماندگی دور فرمانے میں میری مدد کر۔

لِسَانِي فَرُفِعَ الْعُقْدَةُ مِنْ لِسَانِهِ فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِتِسْعِيْنَ كَلِمَةً فَصِيْحَةً مَفْهُوْمَةً

اوس وقت موسیٰ ع کی زبان کی گرہ اوٹھادی گئی پس جتنی دیر میں اور آدمی چند کلمہ بول سکتا تھا موسیٰ علیہ السلام

بِقَدْرِ مَا يَتَكَلَّمُ غَيْرُهُ كَلِمَاتٍ يَسِيْرَةً فِي حَالِ صِغَرِهِ رَامَ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِي غَيْرِ

اتنی دیر میں نوے کلمہ فصیح جو اچھی طرح سمجھ میں آئے بولتے تھے جب آپ نے خوردسالی میں فرعون و آسیہ کے روبرو ناوقت

حِيْنِهِ بَيْنَ يَدَيْ فِرْعَوْنَ وَاٰسِيَةَ لَقَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَمْرَةَ يَا غُلَامُ اَرَاكَ

گفتگو کرنا چاہی اسلئے اللہ تعالیٰ نے اون کے منھ میں چنگاری کا لقمہ بنا دیا۔ تاکہ سکوت فرمائیں۔ اے غلام۔ میں تجھ کو دیکھتا

قَلِيْلَ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُوْلِهِ قَلِيْلَ الْمَعْرِفَةِ بِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَبْدَالِ الْاَنْبِيَاءِ وَخُلَفَائِهِ فِي خَلْقِهِ

ہوں کہ تو اللہ و رسول اور اولیاء اللہ اور ابدال کی معرفت سے جو کہ انبیائے کرام کے جانشین ہیں اور مخلوق میں اون کے خلیفہ ہیں بہت کم واقف ہے

اَنْتَ خَالٍ مِنْ مَعْنًى اَنْتَ قَفَصٌ بِلَا طَائِرٍ بَيْتٌ فَارِغٌ خَرَابٌ شَجَرَةٌ قَدْ يَبِسَتْ وَتَنَاثَرَ وَرَقُهَا عِمَارَةُ

تو معنے سے خالی ہے حقیقت کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو بغیر پرند کا پنجرہ ہے تو خالی و ویران مکان ہے۔ تو ایسا درخت ہے جو خشک ہو گیا ہو اور اوس کے پتے

قَلْبِ الْعَبْدِ بِالْاِسْلَامِ ثُمَّ بِالتَّحْقِيْقِ فِي حَقِيْقَتِهِ وَهِيَ الْاِسْتِسْلَامُ سَلِّمْ كُلَّكَ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

گر گئے ہوں بندہ کے قلب کی آبادی اسلام سے ہے پھر اوس کی حقیقت کی تحقیق سے جو کہ اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینا ہے۔ تو کلیۃً اپنے آپ کو

يُسَلِّمُ اِلَيْكَ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ تَخْرُجُ بِقَلْبِكَ مِنْكَ وَمِنَ الْخَلْقِ تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ عُرْيَانًا عَنْكَ وَ

خدا کے سپرد کر دے وہ تیرے نفس کو اور تیرے غیر کو تیرے حوالہ کر دے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور مخلوق سے نکل کر اوس کی حضوری میں
اپنے آپ اور غیر سے برہنہ و جدا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر جب حق عز و جل چاہے گا۔

عَنْهُمْ فَاِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْبَسَكَ وَكَسَاكَ وَرَدَّكَ اِلَى الْخَلْقِ فَتَمْتَثِلُ اَمْرَهُ فِيْكَ وَفِيْهِمْ

تجھ کو لباس پہنا دیگا اور تجھ کو خلق کی طرف واپس بھیجدے گا پس تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں

بِرِضَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُرْسِلِ ثُمَّ تَقِفُ مُنْتَظِرًا لِمَا يَاْمُرُ بِهِ مُوَافِقًا لِكُلِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اون کے بھیجنے والے خدا کی رضامندی کے ساتھ اوس کے حکم کی تعمیل کریگا اور اوس کے بعد اوس کے

مَا يَحْكُمُ عَلَيْكَ بِهِ كُلُّ مَنْ تَجَرَّدَ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى اَقْدَامِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ

حکم کے انتظار میں ہر حکم میں موافقت کرنے والا بنکر کھڑا ہو جائے گا۔ ہر وہ شخص جو ماسوی اللہ سے مجرد ہو کر اپنے قلب باطن کے قدموں پر کھڑا ہو کر

فَقَدْ قَالَ بِلِسَانِ الْحَالِ كَمَا قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى عَزَلْتُ دُنْيَائِي وَاُخْرَائِي

اوسکی حضوری میں رہیگا پس وہ زبان حال سے ویسا ہی کہے گا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ وعجلت الیک الآیہ اے رب میں نے تیری طرف آنے میں
اسلئے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔ میں نے اپنی دنیا و آخرت

وَجَمِيعَ الْخَلَائِقِ قَطَعْتُ الْأَسْبَابَ وَخَلَعْتُ الْأَرْبَابَ وَجِئْتُ إِلَيْكَ مُسْتَعْجِلًا لِتَرْضَى عَنِّي وَتَغْفِرَ لِي

اور سب خلق کو چھوڑ دیا تمام اسباب کو اور ارباب کو چھوڑ دیا اور تیری طرف جلدی کر کر اسلئے آیا تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور

ذُنُوبِي مَعَهُمْ مِنْ قَبْلُ يَا جَاهِلُ مَا لَكَ وَلِهٰذَا أَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ وَدُنْيَاكَ وَهَوَاكَ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ

اس سے پہلے جو میں مخلوق کے ساتھ ٹھہرا رہا اوسکو تو بخشدے۔ اے جاہل تجھے ان باتوں سے کیا مطلب تو تو اپنے نفس اور اپنی دنیا و خواہشات اور

مُشْرِكًا بِهِمْ لِأَنَّكَ تَرَاهُمْ فِي الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَأَنْتَ عَبْدُ الْجَنَّةِ تَرْجُو دُخُولَهَا وَأَنْتَ عَبْدُ النَّارِ تَخَافُ مِنْ

اور خلق کا بندہ ہے تو خلق کو شریک خدا بنا رہا ہے کیونکہ نفع و نقصان میں تیری نظر تو اونکی طرف نہیں جاتی ہے۔ اور تو تو جنت کا بندہ ہے اوس میں داخل ہونے کا امیدوار ہے۔ تو دوزخ کا بندہ ہے اوس میں داخل ہونے سے ڈرتا ہے

أَيْنَ أَنْتُمْ كُلُّكُمْ مِنْ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ الْقَائِلِ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ يَا غُلَامُ أَنْتَ تُعْرِضُ

تم سب خدا سے جو کہ دلوں اور بینائیوں کا پلٹ دینے والا جو ہر شے کو کن کہکر پیدا کرنے والا ہے کہاں بھاگے ہوئے ہو۔ اے غلام تو اپنی طاعت کے

بِطَاعَتِكَ وَتُعْجَبُ بِهَا اِسْأَلِ الْحَقَّ سُبْحَانَهُ قَبُولَهَا وَاحْذَرْ وَخَفْ أَنْ يَنْقُلَكَ إِلَى غَيْرِهَا

سبب سے خدا سے روگردانی کر اور اوسپر غرور نہ کر۔ حق سبحانہ سے قبولیت طاعت کی دعا کر اور اس امر سے کہ کہیں وہ تجھکو معصیت کیطرف

أَيْشٍ أَمْنُكَ أَنْ يُقَالَ لِطَاعَتِكَ كُونِي مَعْصِيَةً وَلِصَفَائِكَ كُنْ كَدَرًا مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

راجع نہ کردے ڈرتا رہ۔ تجھے اس سے کون نڈر کر رہا ہے کہ تیری طاعت کو کہدیا جائے معصیت بنجا اور تیری صفائی سے کہدیا جائے کہ تو مکدر ہو جا۔ عارف باللہ

لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ وَلَا يَغْتَرُّ بِشَيْءٍ وَلَا يَأْمَنُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى سَلَامَةِ دِينِهِ وَحِفْظِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا اور کسی شے سے دھوکہ نہیں کھاتا۔ اور جبتک کہ وہ دنیا سے دین کی سلامتی اور حفاظت الٰہی کے ساتھ اون معاملات میں جو اوس کے اور خدا کے درمیان میں ہیں نکل نہیں جاتا امن میں نہیں ہوتا ہے

يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ بِأَعْمَالِ الْقُلُوبِ وَإِخْلَاصِهَا الْإِخْلَاصُ الظَّاهِرُ هُوَ الْقَطْعُ مِمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اے قوم تم قلب کے اعمال و اخلاص کو لازم پکڑو۔ اخلاص ظاہری ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا ہے۔ اور معرفت الٰہی اوس کی جڑ۔

هِيَ الْأَصْلُ مَا أَرٰى أَكْثَرَكُمْ إِلَّا كَذَّابِينَ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ مَا لَكُمْ ثَبَاتٌ

میں تم میں سے اکثر لوگوں کو اقوال و افعال خلوتوں جلوتوں میں جھوٹ بولنے والا دیکھ رہا ہوں تمہارے لئے ثابت قدمی نہیں نہ تمہارے دعوے کے گواہ۔

مَا لِدَعْوَاكُمْ بَيِّنَاتٌ لَكُمْ أَقْوَالٌ بِلَا أَفْعَالٍ وَأَفْعَالٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَلَا تَوْحِيدٍ لَوْ نَحَّيْتَ الْمَحَكَّ

تمہارے اقوال بلا افعال ہیں اور افعال بلا اخلاص و بلا توحید کے۔ اگر تو اوس کسوٹی سے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے۔

الَّذِي بِيَدِي وَرَضِيتَكَ أَيْشٍ يَنْفَعُكَ تَبْتَغِي أَنْ يَقْبَلَكَ وَيَرْضَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَرِيبٍ تَفْتَضِحُ

دوری کرے اور یہ تجھے پسند آجائے تو تیرے لئے کیا نفع دیگا تجکو خدا کی مقبولیت اور خدا کی رضامندی کی خواہش بحالت موجودہ ہے۔ عنقریب

فِضَّتُكَ عِنْدَ السَّبْكِ وَإِيقَادِ النَّارِ يُقَالُ هٰذِهِ بَيْضَاءُ وَهٰذِهِ سَوْدَاءُ وَهٰذِهِ شَبَهٌ فَيَخْرُجُ الْكُلُّ

عنقریب تیرے بتر سے چاندی کے اثر پگھلانے وقت اور آگ دھکانے وقت رسوا و ظاہر ہو جائینگے کہا جائے گا یہ سپید ہے یہ سیاہ یہ ملمع و مخلوط کردہ ہے قیامت کے دن ہر ایک پیٹھ پھیرنے والا خراب حال میں نکالا جائے گا۔

مدبر یوم القیمة یقال لجمیع اعمالك التی نافقت فیها هکذا کل عمل لغیر الحق عز وجل

تیرے اون تمام عملوں کے لئے جن میں تونے نفاق برتا ہے اسی طور سے کہا جائے گا۔ ایسا ہی ہر عمل جو غیر اللہ کے لئے ہو باطل ہے۔

باطل اعملوا وحبوا واصحبوا واطلبوا من لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر

تم عمل کرو۔ اور محبت دوستی کرو اور مصاحبت کرو اور ایسی ذات کو جس کی مثل کوئی نہیں طلب کرو وہی سننے دیکھنے والا ہے۔

انفوا ثم اثبتوا انفوا عنه ما لا یلیق به واثبتوا له ما یلیق به وهو ما رضیه لنفسه

نفی کرو پھر اثبات کرو۔ اللہ سے ایسی چیز کی جو اوس کے لائق نہیں نفی کرو۔ اور اوس چیز کا جو اوس کے لائق ہے اثبات کرو۔ اور وہ وہی شے ہے جس کو خدا نے

ورضیه له رسوله صلی الله علیه وسلم اذا فعلتم هذا زال التشبیه والتعطیل من قلوبکم

خود اور اوس کے رسول نے اللہ کے واسطے پسند کیا ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تم ایسا کرو گے تمہارے دلوں سے تشبیہ و تعطیل جاتی رہے گی۔

اصحبوا الله عز وجل ورسوله والصالحین من عباده بالاجلال والاعظام والاحترام ان اردتم

تم اللہ عزوجل اور اوس کے رسول کی اور اوس کے نیک بندوں کی تعظیم وتکریم واحترام کے ساتھ صحبت اختیار کرو۔ اگر تم فلاح و نجات چاہتے

الفلاح فلا یحضر احد منکم عندی الا بحسن الادب والا فلا یحضر ما تزالون فی

ہو تو تم میں سے کوئی میری دربار میں بغیر حسن ادب کے نہ آئے۔ ورنہ حاضر ہی نہ ہو۔ تم ہمیشہ فضولیات میں رہتے ہو۔

فضول فاترکوا الفضول لهذه الساعة التی تکونون عندی فیها ربما کان فی الجمع من یحترم

جس گھڑی میرے پاس آیا کرو اوس وقت تم فضول امور کو چھوڑ دیا کرو بسا اوقات مجمع میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو قابل احترام ہوتے ہیں

ویحسن الادب معه من وراء عقولکم وافهامکم الطباخ یعرف طبیخه الخباز یعرف خبزه و

اور اونکا حسن ادب لازمی ہوتا ہے اور وہ تمہاری عقل و فہم سے پرے ہے باورچی اپنے پکائی ہوئی چیز کو نان بائی اپنی روٹی کو

والصانع یعرف صنعته وصاحب الدعوة تعرف المدعوین الیها الحاضرین فیها دنیاکم

اور کاریگر اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور دعوت دینے والا اون کو جن کو دعوت دی گئی ہے اور جو دعوت میں حاضر ہیں پہچانتا ہے تمہاری

قد اعمت قلوبکم فما تبصرون بها شیئا احذروا منها فهی تمکنکم من نفسها تارة بعد

دنیا نے تمہارے قلبوں کو اندھا بنا دیا ہے پس تم کو اس سبب سے کچھ بھی نظر نہیں آتا تم دنیا سے بچو پس وہ تم کو اپنے نفس پر یکے بعد دیگرے

اخری تدرجکم وفی الآخرة تذبحکم تسقیکم من شرابها بنجها ثم تقطع ایدیکم وارجلکم

قابو دیتی ہے اور اپنے میں داخل کر لیتی ہے اور آخرت میں تمہیں ذبح کر دیگی وہ تم کو اپنی شراب و بھنگ پلاتی ہے پھر تمہارے ہاتھ اور پیر کاٹ

وتکحل اعینکم فاذا ذهب البنج وجاءت الافاقة رایتم ما صنعت بکم هذا عاقبة حب

دیتی ہے اور تمہاری آنکھوں میں سلائی پھیرتی ہے۔ جب اس بھنگ کا نشہ اترے گا اور افاقہ ہوگا اوس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ دنیا نے تمہارے ساتھ کیا ... کیا یہ دنیا کی محبت اور اوس کے پیچھے دوڑنے اور اوس کے

الدُّنْيَا وَالْعَدُوِّ وَخَلْقِهَا وَالْحِرْصِ عَلَى جَمْعِهَا هٰذَا فِعْلُهَا فَاحْذَرُوا مِنْهَا يَا غُلَامُ لَا فَلَاحَ

جمع کرنے پر حرص کا انجام ہے یہ دنیا کے برباد ہیں بچو بچو ڈرو ڈرتے رہو۔ اے غلام تو جو دنیا کو دوست رکھتا ہے اس میں

لَكَ وَأَنْتَ تُحِبُّهَا وَأَنْتَ يَا مُدَّعِي دَعْوَتُ مَحَبَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِحَّةَ وَأَنْتَ تُحِبُّ الْآخِرَةَ

تیری لئے کچھ بھی فلاح نہیں۔ اے مدعی تیرا دعوی ہے تو اللہ کا دوست رکھنے والا ہے حالانکہ تو آخرت اور ماسوی اللہ سے دوستی رکھتا ہے اس میں

أَوْ شَيْئًا مِمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ الْعَارِفُ الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ لَا هٰذِهِ وَلَا هٰذِهِ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا

تیری لئے فلاح و صحت نہیں خلاصہ کلام یہ ہی کہ عارف باللہ خدا کا دوست رکھنے والا نہ اسکو دوست رکھتا ہے نہ اوس کو اور نہ ماسوی اللہ کو

تَمَّ حُبُّهُ لَهُ وَتَحَقَّقَ أَتَتْهُ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا مُهَنَّاةً مُكَفَّاةً وَإِذَا وَصَلَ إِلَى الْآخِرَةِ وَكَذٰلِكَ

جب اوس کی یہ محبت کامل اور متحقق ہو جاتی ہے تب اوس کو دنیا سے ایسے حصے ملتے ہیں جو خوشگوار و کافی ہوتے ہیں۔ اور جب وہ آخرت

جَمِيعُ مَا تَرَكَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَبَقَهُ إِلَى هُنَاكَ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ

کی طرف پہونچیگا اسی طور سے تمام اون چیزوں کو جنکو پس پشت ڈال دیا تھا اللہ تعالی کے دروازے کے روبرو ایسی حالت میں دیکھیگا کہ
وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں کیونکہ اوس نے اون کو اللہ عزوجل کے لئے ہی چھوڑا تھا۔

عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي أَوْلِيَاءَهُ أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ فِي مُعْتَزَلٍ عَنْهَا حُظُوظُ الْقَلْبِ بَاطِنَةٌ

اللہ تعالی اپنے دلیوں کو وہ چیزیں جو ان کے مقسوم کی ہیں ایسی حالت میں عطا فرماتا ہے وہ ان سے یکسو ہوتے ہیں حظوظ قلبی باطنی ہیں۔

وَحُظُوظُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ فَحُظُوظُ الْقَلْبِ لَا يَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَنْعِ النَّفْسِ حُظُوظَهَا فَإِذَا امْتَنَعَتْ

اور حظوظ نفس ظاہری پس حظوظ قلب بغیر اس کے کہ نفس کو اوس کے حظوظ سے روکا جائے حاصل نہیں ہوتے پھر جب نفس کو روک دیا جاتا ہے۔

اِنْفَتَحَتْ أَبْوَابُ حُظُوظِ الْقَلْبِ حَتّٰى إِذَا اسْتَغْنَى الْقَلْبُ بِحُظُوظِهِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتِ

حظوظ قلب کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ جب قلب اون حظوظ سے جو اللہ کی طرف سے ملے تھے بے پرواہی برتتا ہے۔

الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ يُقَالُ لِهٰذَا الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ فَتَأْتِيهَا حِينَئِذٍ حُظُوظُهَا فَتَتَنَاوَلُهَا

نفس کے لئے رحمت الہی آتی ہے اور اس بندہ سے کہا جاتا ہے تو اپنے نفس کو قتل نہ کر پس اوس وقت نفس کو اوسکے حصے حاصل ہو جاتے ہیں

وَهِيَ مُطْمَئِنَّةٌ دَعْ مُجَالَسَةَ مَنْ يُرَغِّبُكَ فِي الدُّنْيَا وَاطْلُبْ مُجَالَسَةَ مَنْ أَزْهَدَكَ فِيهَا

اور وہ مطمئن ہو کر اون کو لے لیتا ہے۔ تو اون لوگوں سے میل جول چھوڑ دے جو تجھ دنیا کی رغبت دلائیں اور جو تجھ دنیا سے بے پروا

الْجِنْسُ يَمِيلُ إِلَى الْجِنْسِ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْمُحِبُّ عَلَى الْمُحِبِّينَ حَتّٰى يَجِدَ مَحْبُوبَهُ

بنائیں تو اون کی ہمنشینی تلاش کر۔ ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ان میں کے بعض بعض پر چکر لگاتے ہیں محب محبین کے

عِنْدَهُمُ الْمُحِبُّونَ لِلّٰهِ يَتَحَابُّونَ فِيهِ فَلَا جَرَمَ يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

پاس ہی جاتے ہیں تاکہ اون کے پاس اپنے محبوب کو پالیں۔ اللہ کے چاہنے والے اوسی کی راہ میں دوستی رکھتے ہیں۔ پس یقیناً خدای تعالی
ان کو دوست بنا لیتا ہے اور اون کی مدد فرماتا ہے۔ اور بعض کو بعض کے ساتھ تقویت پہنچاتا ہے۔

يتعاونون على دعوة الخلق يدعونهم الى الايمان والتوحيد والاخلاص في الاعمال ياخذون

خلق کو دعوتِ الٰہی دینے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اون کو ایمان و توحید کی طرف اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں مخلوق کا

بايديهم ويوقفونهم على طريق الحق عز وجل من خدم خدم من احسن يحسن اليه من يعطي

ہاتھ پکڑ کر خدا کے رستے پر اون کو لاکر کھڑا کر دیتے ہیں جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا جس نے احسان کیا اوس کے ساتھ نیکی کی جائے گی

يعطى اذا عملت للنار كانت النار لك غدا كما تدين تدان كما تكونوا يولى عليكم

جو عطیہ دیگا اوس کو عطیہ دیا جائے گا۔ جب تو دوزخ کے کام کرے گا کل تیرا ٹھکانا دوزخ بن جائے گی۔ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا۔ جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم مقرر کئے جائیں گے تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں۔

اعمالكم عمالكم تعمل عمل اهل النار وترجوا من الله عز وجل الجنان كيف تتمنى الجنة

تو دوزخ والوں کے سے عمل کرتا ہے اور اللہ عز و جل سے جنتوں کی امیدواری کرتا ہے۔ تو جنت کی تمنا بغیر جنت والوں کے عمل کے کیونکر

من غير عمل اصحاب الجنة ارباب القلوب في الدنيا الذين عملوا بقلوبهم لا بجوارحهم فحسب

کرتا ہے۔ اصحاب جنت وہ ارباب قلوب ہیں جنھوں نے دنیا میں رہ کر اپنے قلوب سے عمل کئے تھے محض اپنے اعضائے ظاہری سے

العمل بغير مواطاة القلب ايش يعمل المرائي يعمل بجوارحه والمخلص يعمل بقلبه

عمل بغیر موافقت قلب کے کیا چیز ہے کیا عمل کرتا ہے۔ ریاکار اعضائے ظاہری سے عمل کرتا ہے اور مخلص قلب سے اعضائے ظاہری

وجوارحه يعمل بقلبه قبل جوارحه المؤمن حي والمنافق ميت والمؤمن يعمل

دونوں سے عمل کرتا ہے اوس کا عمل اول قلب سے ہوتا ہے پھر دوسرے اعضا سے مومن زندہ ہے اور منافق مردہ مومن اللہ عز و جل

لله عز وجل والمنافق يعمل للخلق يطلب منهم المدح والعطاء على عمله عمل المؤمن

کے لیے عمل کرتا ہے اور منافق خلق کے لیے عمل کر کر اوس پر خلق سے مدح و عطا کا طالب ہوتا ہے مومن کا عمل

في ظاهره وباطنه في خلوته في السراء والضراء وعمل المنافق في جلوته فحسب عمله

ظاہر و باطن خلوت و جلوت میں ہر جگہ یکساں ہوتا ہے راحت میں بھی اور تکلیف میں بھی اور منافق کا عمل محض جلوت میں ہوتا ہے

عند السراء فاذا جاءت الضراء لا عمل له لا صحبة له لله عز وجل لا ايمان له بالله عز وجل

اوس کا عمل محض راحت میں ہی ہے پس جب اوس پر مصیبت آجاتی ہے تو نہ اوس کے لیے عمل ہوتا ہے نہ خدا کی صحبت و معیت۔

برسله وكتبه لا يذكر الحشر والنشر والحساب اسلامه ليسلم رأسه وماله في الدنيا لا ليسلم

اوس کا اللہ عز و جل اور اوس کے رسولوں اور اوس کی کتابوں پر ایمان ہی نہیں نہ وہ حشر و نشر کو یاد کرتا ہے اور نہ حساب و کتاب کو۔ اوس کا اسلام صرف اس لئے ہوتا ہے کہ اوس کا سر اور مال دنیا میں سلامت رہے نہ اس لیے کہ آخرت میں اوس آگ سے جو کہ عذاب

فِي الْآخِرَةِ مِنَ النَّارِ الَّتِي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَصُوْمُ وَيُصَلِّي وَيَقْرَأُ الْعِلْمَ بِحِذَاءِ

الٰہی ہے سلامت رہ سکے۔ اوس کا روزہ اور نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے سامنے ہی ہوتا ہے جب اون سے جدا ہو جاتا ہے تب

النَّاسِ فَإِذَا خَلَا عَنْهُمْ رَجَعَ إِلَى شُغْلِهِ وَكُفْرِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ نَسْأَلُكَ

اپنے مشغلہ اور کفر کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس حالت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں اخلاص کا

إِخْلَاصًا فِي الدُّنْيَا وَإِخْلَاصًا غَدًا آمِيْنَ يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ وَارْفَعْ بَصَرَكَ

سوال کرتے ہیں۔ آمین۔ اے غلام۔ اپنے عملوں میں اخلاص کو لازم پکڑ۔ اور اپنی آنکھ کو عمل اور اوس پر خلق و خالق

عَنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ الْعِوَضِ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اِعْمَلْ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنِعَمِهِ كُنْ مِنَ الَّذِيْنَ

سے عوض طلب کرنے سے اوٹھا لے۔ تیرا عمل محض اللہ کی ذات کیلئے ہو۔ نہ کہ اوس کی نعمت کے لئے۔ تو اون لوگوں میں سے ہو جا

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ اُطْلُبْ وَجْهَهُ حَتّٰى يُعْطِيَكَ فَإِذَا أَعْطَاكَ ذٰلِكَ حَصَلَ لَكَ الْجَنَّةُ فِي الدُّنْيَا وَ

جو اوس کی ذات کو چاہتے ہیں اوسی کو چاہ یہانتک کہ وہ تجھے تیرا مقصد عطا فرما دے۔ پس جب یہ عطیہ اوس کی طرف سے تجھ مل جائے گا تو تجھ

الْأُخْرٰى فِي الدُّنْيَا الْقُرْبُ مِنْهُ وَفِي الْآخِرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهِ وَالْجَزَاءُ الْمَوْعُوْدُ تَبَعٌ وَضِمْنٌ يَا غُلَامُ

دنیا و آخرت میں جنت حاصل ہو جائے گی دنیا میں اوس سے قرب اور آخرت میں دیدار الٰہی۔ اور جس بدلہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ
تو تابع اور اوس کے ضمن میں ہے۔ اے غلام۔

سَلِّمْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ إِلَى يَدِ قَدَرِهِ وَحُكْمِهِ وَقَضَائِهِ سَلِّمِ الْمُثْمَنَ إِلَى الْمُشْتَرِيْ وَغَدًا

تو اپنے نفس اور مال کو اوس کے تقدیر اور حکم اور قضا کے ہاتھ میں سونپ دے۔ آج سودا خریدار کے حوالہ کر دے وہ کل تجھے قیمت ادا کر دے گا۔

يُعْطِيْكَ الثَّمَنَ عِبَادُ اللّٰهِ سَلَّمُوْا نُفُوْسَهُمْ إِلَيْهِ الثَّمَنَ وَالْمُثْمَنَ وَقَالُوا النَّفْسُ وَالْمَالُ وَالْجَنَّةُ وَ

بندگان خدا نے خدا کی طرف اپنے نفسوں قیمت و سودا سب کو حوالہ کر دیا۔ اور کہدیا کہ نفس و مال و جنت اور تیرے سوا جو کچھ ہے وہ سب

مَا سِوَاكَ لَكَ مَا نُرِيْدُ شَيْئًا سِوَاكَ الْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ الرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ يَا مَنْ يُرِيْدُ الْجَنَّةَ

تیرا ہے ہم تیرے سوا کوئی چیز نہیں چاہتے۔ پڑوسی گھر سے پہلے اور رفیق راستہ چلنے سے پہلے تلاش کرنا چاہیے۔ اے جنت کے خواستگار

شِرَاؤُهَا وَعِمَارَتُهَا الْيَوْمَ لَا غَدًا وَكِرَاءُ أَنْهَارِهَا وَإِجْرَاءُ الْمَاءِ فِيْهَا الْيَوْمَ مُبْتَدَأٌ لَا غَدًا

اوسکی خریداری اور آبادی آج ہے نہ کہ کل۔ جنت کی نہروں کا کھودنا اون میں پانی کا بہانا آج ہی ابتدا میں ہے نہ کہ کل۔

يَا قَوْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَتَقَلَّبُ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْأَقْدَامُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ

اے قوم قیامت کے دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائے گی۔ اوس دن قدم لغزش میں آجائیں گے۔ مسلمانوں میں سے ہر ایک

الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْمُ عَلٰى قَدَمِ إِيْمَانِهِ وَتَقْوَاهُ ثَبَاتُ الْأَقْدَامِ عَلٰى قَدْرِ الْإِيْمَانِ

اپنے ایمان و تقوی کے قدم پر کھڑا ہوگا۔ ثابت قدمی موافق اندازہ ایمان کے ہو گی۔

فِيْ ذَالِكَ الْيَوْمِ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ كَيْفَ ظَلَمَ وَيَعَضُّ الْمُفْسِدُ عَلٰى يَدَيْهِ كَيْفَ

اوس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیوں اور کیسے ظلم کیا تھا اور مفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا کہ کیوں فساد مچایا تھا

اَفْسَدَ وَلَمْ يُصْلِحْ كَيْفَ اَبَقَ مِنْ مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِعَمَلٍ فَاِنَّ الْاَعْمَالَ بِخَوَاتِيْمِهَا عَلَيْكَ بِسُؤَالِ

اور صلاح نہ کی اپنے آقا سے کیوں بھاگتا پھرا اے غلام عمل پر غرور نہ کر بہ تحقیق اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے حق عز وجل سے خاتمہ

الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُصْلِحَ خَاتِمَتَكَ وَيَقْبِضَكَ عَلٰى اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ اِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ اِذَا

بخیر ہونے کی اور اس بات کی دعا کیا کر کہ وہ تجھ کو اپنی طرف محبوب تر عملوں کے ساتھ اوٹھائے ایمان پر موت ہو تو اس بات سے

تُبْتَ اَنْ تَنْقُضَ وَتَرْجِعَ اِلَى الْمَعْصِيَةِ لَا تَرْجِعْ عَنْ تَوْبَتِكَ بِقَوْلِ قَائِلٍ لَا تُوَافِقْ

بچتا رہ کہ توبہ کر کر توبہ کو توڑ دے اور معصیت کی طرف رجوع کر لے ایسا نہ کرنا تو کسی کہنے والے کے کہنے سے توبہ سے رجوع نہ کرنا۔

نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَتُخَالِفُ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصِيَةُ تُذِلُّكَ الْيَوْمَ وَ

تو اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت کی موافقت اور اپنے مولی عز وجل کی مخالفت نہ کرنا معصیت آج بھی تجھے ذلیل کرے گی اور جب تو

غَدًا اِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْذُلُكَ وَلَا يَنْصُرُكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا

معصیت کرے گا کل قیامت کو حق عز وجل تجھے رسوا کرے گا اور تیری مدد نہ فرمائے گا۔ اے اللہ اپنی طاعت کی توفیق سے ہماری مدد کر

بِمَعْصِيَتِكَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اور اپنی معصیت سے ہمیں رسوا نہ کر اور ہمکو دنیا و آخرت میں بھلائی دینا اور عذاب دوزخ سے بچانا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُكْرَةَ الْاَحَدِ بِالرِّبَاطِ سَادِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۱۶ ذیقعدۃ الحرام ۵۴۵ھ اتوار کے دن خانقاہ شریف میں فرمایا

بَعْدَ كَلَامٍ قَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِجِهَادَيْنِ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ فَالْبَاطِنُ جِهَادُ النَّفْسِ

بعد کچھ تقریر کے فرمایا تحقیق اللہ عز وجل نے دو جہادوں کی خبر دی ایک جہاد ظاہر اور دوسرا جہاد باطن۔ جہاد باطن نفس

وَالْهَوٰى وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ وَالتَّوْبَةُ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَالزَّلَّاتِ وَالثَّبَاتُ عَلَيْهَا

اور خواہش اور شیطان اور طبیعت کا جہاد ہے اور گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا اور اوس پر ثابت قدم رہنا۔

وَتَرْكُ الشَّهَوَاتِ وَالْمُحَرَّمَاتِ وَالظَّاهِرُ جِهَادُ الْكُفَّارِ الْمُعَانِدِيْنَ لَهٗ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور شہوتوں کا اور حرام چیزوں کا ترک کر دینا۔ اور جہاد ظاہر۔ کافروں سے جو خدا اور رسول کے دشمن ہیں جہاد کرنا ہے۔

وَمُقَاسَاتُ سُيُوفِهِمْ وَرِمَاحِهِمْ وَسِهَامِهِمْ تَقْتُلُونَ وَتُقْتَلُونَ فَالْجِهَادُ الْبَاطِنُ اَصْعَبُ مِنَ

اور اون کی تلوارون اور تیرون اور اون کے نیزون کا مقابلہ کرنا اور قتل کرنا اور قتل کیا جاتا ہے۔ جہاد باطن جہاد ظاہر سے بہت سخت

الْجِهَادِ الظَّاهِرِ لِاَنَّهُ شَيْءٌ مُلَازِمٌ مُتَكَرِّرٌ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ اَصْعَبَ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ

تر ہے کیونکہ وہ ایک شے لازم ہونے والی بار بار آنے والی ہے اور جہاد باطن کے سے جہاد ظاہر سے سخت تر نہ ہو۔ اسواسطے

وَهُوَ قَطْعُ مَأْلُوفَاتِ النَّفْسِ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهَجْرُهَا وَامْتِثَالُ اَوَامِرِ الشَّرْعِ وَالْاِنْتِهَاءُ

کہ اوسمین نفس کی الفت والی چیزون حرام اشیا کا قطع کرنا اور چھوڑنا اور شریعت کے تمام حکمون کو بجا لانا اور تمام ممنوعات سے

عَنْ نَهْيِهِ فَمَنِ امْتَثَلَ اَمْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجِهَادَيْنِ حَصَلَتْ لَهُ الْمُجَازَاتُ دُنْيَا وَاُخْرَةً

باز رہنا پڑتا ہے۔ پس جو شخص دونون جہادون مین اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرے گا اوسکو دنیا و آخرت مین بدلہ ملے گا۔

اَلْجِرَاحَاتُ فِي جَسَدِ الشَّهِيدِ كَالْفَصْدِ فِي يَدِ اَحَدِكُمْ لَا اَلَمَ لَهَا عِنْدَهُ وَالْمَوْتُ فِي

شہید کے بدن مین جو زخم لگتے ہین وہ ایسے ہین جیسے تمہارے ہاتھ مین فصد کا کھلنا شہید کو اون زخمون سے ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی۔

حَقِّ الْمُجَاهِدِ لِنَفْسِهِ التَّائِبِ مِنْ ذُنُوبِهِ كَشُرْبِ الْعَطْشَانِ لِلْمَاءِ الْبَارِدِ يَا قَوْمِ

اور موت اوس شخص کے حق مین جو نفس سے جہاد کرنیوالا گناہون سے توبہ کرنیوالا ہے ایسی ہے جیسے کہ پیاسے کا ٹھنڈا پانی پی لینا۔ ای قوم

مَا تُكَلِّفُكُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا وَيُعْطِيكُمْ خَيْرًا مِنْهُ اَلْمُرَادُ كُلَّ لَحْظَةٍ لَهُ اَمْرٌ وَنَهْيٌ يَخُصُّهُ

اللہ تعالے تمہین کسی شے کی تکلیف نہین دیتا مگر تمکو اوس سے بہتر عطیہ عطا فرماتا ہے خدا پرست کیلئے ہر لحظہ ایک خاص امر و نہی وارد ہوتی ہے

مِنْ حَيْثُ قَلْبِهِ بِخِلَافِ بَقِيَّةِ الْخَلْقِ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِينَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرُسُلِهِ

جو اوسکو قلبی حیثیت سے خاص کر دیتی ہے برخلاف باقی مخلوق کے اور برخلاف منافقون کے جو کہ اللہ عزوجل اور اوسکے رسولونکے دشمن ہین

بِجَهْلِهِمْ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَاوَتِهِمْ لَهُ يَدْخُلُونَ النَّارَ كَيْفَ لَا يَدْخُلُونَهَا وَقَدْ كُلِّفُوا فِي

اونکو حق عزوجل سے انکی جہالت اور اون کی دشمنی اللہ سے اون کو دوزخ مین داخل کرے گی۔ کیونکہ یہ دوزخ مین داخل نہ ہون گے۔

الدُّنْيَا يُخَالِفُونَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَيُوَافِقُونَ نُفُوسَهُمْ وَاَهْوِيَتَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَعَادَاتِهِمْ وَ

ان کو دنیا مین اعمال کی تکلیف دی گئی لیکن یہ حق عزوجل کی مخالفت اور اپنے نفسون اور خواہشون اور طبیعتون اور عادتون اور

شَيَاطِينَهُمْ وَيُؤْثِرُونَ دُنْيَاهُمْ عَلٰى اُخْرٰهُمْ كَيْفَ لَا يَدْخُلُونَ النَّارَ وَقَدْ سَمِعُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

اپنے شیطانون کی موافقت کرتے رہے۔ اور دنیا کو اپنی آخرت پر اختیار کرتے رہے۔ یہ کیسے دوزخ مین داخل نہ ہونگے۔ انھون نے

وَلَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ وَلَمْ يَعْمَلُوا بِاَوَامِرِهِ وَيَنْتَهُوا عَنْ نَوَاهِيهِ يَا قَوْمِ اٰمِنُوا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

انھون نے قرآن کو سنا اور اوسپر ایمان نہ لائے اور نہ اوسکے حکمون پر عمل کیا اور نہ اوس کے ممنوعات سے باز رہے ای قوم تم اس قرآن پر ایمان لاؤ

وَاعْمَلُوا بِهٖ وَاَخْلِصُوا فِیْ اَعْمَالِكُمْ لَا تُرَاؤُوْا وَلَا تُنَافِقُوْا فِیْ اَعْمَالِكُمْ وَلَا تَطْلُبُوا الْحَمْدَ

اور اوس پر عمل کرو اور اپنے عملوں میں اخلاص کرو اپنے عملوں میں ریا کاری اور نفاق نہ برتو۔ اور اوس پر خلق سے تعریف

مِنَ الْخَلْقِ وَالْاَعْوَاضَ عَلَيْهَا مِنْهُمْ اَحَادُ اَفْرَادٍ مِّنَ الْخَلْقِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَيَعْمَلُوْنَ

اور بدلہ طلب نہ کرو۔ مخلوق میں سے یکا دوکا ہی وہ لوگ ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اوس پر خالصًا للہ عمل

بِهٖ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِهٰذَا قَلَّ الْمُخْلِصُوْنَ وَكَثُرَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَكْسَلَكُمْ فِیْ طَاعَةِ

کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے مخلص کم ہوتے ہیں اور منافق زیادہ۔ تم کس قدر اللہ تعالیٰ کی طاعت میں کسلمند ہو اور

اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَقْوَاكُمْ فِیْ طَاعَةِ عَدُوِّهٖ وَعَدُوِّكُمُ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَلْقَوْمُ يَتَمَنَّوْنَ اَنْ لَّا

دشمن الٰہی اور اپنے دشمن شیطان مردود کی تابعداری میں کیسے قوی اور مضبوط ہو۔ اہل اللہ ہمیشہ اس امر کی تمنا کرتے رہتے

يَخْلُوْا مِنْ تَكَالِيْفِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّ فِی الصَّبْرِ عَلٰى تَكَالِيْفِهٖ وَاَقْضِيَتِهٖ وَاَقْدَارِهٖ

ہیں کہ تکلیفوں سے جو اللہ کی طرف سے دیجاتی ہیں کبھی خالی نہ ہوں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ کی تکلیفوں اور قضا و قدر کے

خَيْرًا كَثِيْرًا دُنْيَا وَّاٰخِرَةً يُوَافِقُوْنَهٗ فِیْ تَصَارِيْفِهٖ وَتَقَالِيْبِهٖ تَارَةً فِی الصَّبْرِ وَتَارَةً

برداشت کرنے میں دنیا و آخرت میں بڑی بہتری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اوس کے تصرفات و تبدیلیوں میں موافقت

فِی الشُّكْرِ وَتَارَةً فِی الْقُرْبِ وَتَارَةً فِی الْبُعْدِ وَتَارَةً فِی التَّعَبِ وَتَارَةً فِی الرَّاحَةِ وَ

کرتے رہتے ہیں۔ کبھی صبر میں۔ اور کبھی شکر میں۔ کبھی قرب میں اور کبھی دوری میں کبھی تکلیف میں اور کبھی راحت میں کبھی

وَتَارَةً فِی الْغِنٰى وَتَارَةً فِی الْفَقْرِ وَتَارَةً فِی الْعَافِيَةِ وَتَارَةً فِی الْمَرَضِ كُلُّ اُمْنِيَّتِهِمْ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ

امیری میں اور کبھی فقر میں کبھی عافیت میں اور کبھی مرض میں۔ اون کی تمام تر آرزوئیں اپنے قلبوں کی حق عز وجل

مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ هٰذَا هُوَ اَهَمُّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْهِمْ يَتَمَنَّوْنَ سَلَامَةً مِنْهُمْ وَسَلَامَةَ الْخَلْقِ مَعَ

کے ساتھ حفاظت کرنا ہے۔ اون کے نزدیک سب سے زیادہ امر یہی قابل اہتمام ہے وہ اپنی اور خلق کی سلامتی کی خالق

الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ وَيَزَالُوْنَ يَسْاَلُوْنَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِیْ مَصَالِحِ الْخَلْقِ يَا غُلَامُ كُنْ صَحِيْحًا تَكُنْ فَصِيْحًا

عزوجل کے ساتھ رہکر تمنا کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ حق عزوجل سے خلق کی بہبودی کا سوال و تمنا کرتے رہتے ہیں۔ یا غلام

كُنْ صَحِيْحًا فِی الْحُكْمِ تَكُنْ فَصِيْحًا فِی الْعِلْمِ كُنْ صَحِيْحًا فِی السِّرِّ تَكُنْ فَصِيْحًا فِی الْعَلَانِيَةِ

تو صحیح و درست بن فصیح ہو جائے گا تو حکم میں صحیح بن ہر حکم مانتا رہ علم میں فصیح ہو جائے گا پوشیدگی میں صحیح بن

كُلُّ السَّلَامَةِ فِیْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَهِیَ امْتِثَالُ جَمِيْعِ مَا اَمَرَ بِهٖ وَالْاِنْتِهَاءُ

ظاہر میں فصیح ہو جائے گا تمام تر سلامتی حق عزوجل کی طاعت میں ہی ہے اور طاعت الٰہی اوس کے تمام حکموں کے

عَنْ جَمِيْعِ مَا نُهِيَ عَنْهُ وَالصَّبْرُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا قَضٰى بِهٖ مَنِ اسْتَجَابَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِاِجَابَةٍ

بجالانے اور اوس کے تمام ممنوعات سے باز رہنے اور اوسکے تمام امور قضاؤ قدر پر صبر کرنے میں ہے جو کوئی اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

وَمَنْ اَطَاعَهٗ طَوَّعَ لَهٗ جَمِيْعَ خَلْقِهٖ يَا قَوْمِ اقْبَلُوْا مِنِّيْ فَاِنِّيْ نَاصِحٌ لَكُمْ اَنَا فِيْ نَاحِيَةٍ

اللہ اوس کو اپنا مقبول بنا لیتا ہے اور جو اوسکی طاعت کرتا ہے تمام مخلوق اوس کی مطیع ہو جاتی ہے وہ سب کو اوسکا تابعدار بنا تا ہے
اے قوم میری نصیحت قبول کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں اپنے سے اور تم سب سے جدا ہوں۔

عَنِّيْ وَعَنْكُمْ جَمِيْعُ مَا اَنَا فِيْهِ اَنَا فِيْ نَاحِيَةٍ عَنْهُ اَتَفَرَّجُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ وَفِيْكُمْ

تمام وہ امور جسمیں میں مشغول ہوں میں اون سے علحدہ ہوں جو کچھ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کرتا ہے میں اوسکے سیر کرتا رہتا ہوں۔

لَا تَتَّهِمُوْنِيْ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ لَكُمْ مَا اُرِيْدُ لِنَفْسِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْمُلُ

تم مجھ پر تہمت نہ لگاؤ بہ تحقیق میں تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں۔ حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لِلْمُؤْمِنِ اِيْمَانُهٗ حَتّٰى يُرِيْدَ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُرِيْدُ لِنَفْسِهٖ هٰذَا قَوْلُ اَمِيْرِنَا وَرَئِيْسِنَا وَ

مومن کیلئے اوسکا ایمان تا وقتیکہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہ چیز جو اپنے نفس کیلئے چاہتا رہتا ہے نہ چاہے کامل نہیں ہوتا یہ ارشاد ہمارے

كَبِيْرِنَا وَقَائِدِنَا وَسَفِيْرِنَا وَشَفِيْعِنَا مُقَدَّمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ مِنْ زَمَانِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

امیر اور ہمارے رئیس اور ہمارے کبیر اور ہمارے رہنما اور ہمارے سفیر اور ہمارے شفیع کا ہے جو کہ زمانہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک تمام نبی اور

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَدْ نَفٰى كَمَالَ الْاِيْمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ اِذَا

رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا ہیں اور سب سے آگے۔ آپ نے اوس شخص سے جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے اوس جیسے چیز کو جو کہ اپنے نفس کے لئے
پسند کرتا ہے پسند نہ کرے ایمان کے کمال کی نفی فرمادی۔

اَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ اَطَايِبَ الْاَطْعِمَةِ وَاَحْسَنَ الْكِسْوَةِ وَاَطْيَبَ الْمَنَازِلِ وَاَحْسَنَ الْوُجُوْهِ وَ

جبکہ تو نے اپنے نفس کے لئے اچھے کھانوں اور اچھے لباس اور اچھے مکانوں اور اچھے وجود اور کثرت مال کو

كَثْرَةَ الْاَمْوَالِ وَاَحْبَبْتَ لِاَخِيْكَ الْمُسْلِمِ بِالضِّدِّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ كَذَبْتَ فِيْ دَعْوَاكَ كَمَالَ

پسند کیا دوست رکھا اور اپنے مسلمان بھائی کے واسطے اسکے برخلاف پسند کیا پس بلاشک تو اپنے اس دعوے میں کہ میرا ایمان کامل

الْاِيْمَانِ يَا قَلِيْلَ التَّدْبِيْرِ لَكَ جَارٌ فَقِيْرٌ وَلَكَ اَهْلٌ فُقَرَاءُ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ زَكٰوةٌ وَلَكَ كُلَّ يَوْمٍ

ہے جھوٹا ہو گیا اے کم عقل تیرا پروسی فقیر ہے اور تیرے اہل و عیال فقیر ہیں اور تیرا اسقدر مال ہے جسپر زکوۃ فرض ہے۔ اور تجھے

رِبْحٌ فَوْقَ رِبْحٍ وَمَعَكَ قَدْرٌ يَزِيْدُ عَلٰى قَدْرِ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ فَمَنْعُكَ لَهُمْ عَنِ الْعَطَاءِ هُوَ الرِّضَاءُ

ہر دن نفع پر نفع حاصل ہوتا ہے اور تیرے پاس اسقدر مال ہے جو تیری حاجت سے زیادہ ہے پس ایسی حالت میں تیرا اپنے پروسی و اہل کو عطا سے

بِمَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانُكَ وَرَاءَكَ لَاجَرَمَ لَا يَسْهُلُ

منع کر دینا اوسپر دلالت کرتا ہے کہ تو اون کے فقر پر راضی ہے۔ لیکن جبکہ تیرا نفس اور تیرے خواہشات اور تیرا شیطان
تیرے پیچھے لگا ہے تو بلاشک فعل خیر تیرے لئے آسان نہیں۔

عَلَيْكَ فِعْلُ الْخَيْرِ مَعَكَ قُوَّةُ حِرْصٍ وَكَثْرَةُ اَمَلٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ تَقْوًى وَاِيْمَانٍ اَنْتَ

اس سے دوری کہ تیرے ساتھ حرص کی قوت اور آرزو کی کثرت اور دنیا کی محبت اور ایمان کی قلت ہے۔

مُشْرِكٌ بِكَ وَبِمَالِكَ وَبِالْخَلْقِ وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ مِّنْ كَثْرَتِ رَغْبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَاشْتَدَّ حِرْصُهٗ

تو نفس و مال اور خلق کی وجہ سے مبتلائے شرک ہے۔ اور تجھ کو اس کی خبر نہیں کہ جس کی دنیا میں رغبت زیادہ ہوئی اور دنیا پر اوسکی

عَلَيْهَا وَنَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَدْ تَشَبَّهَ

حرص بڑھی اور جو موت کو اور حق عزوجل سے ملنے کو بھول گیا اور جس نے حلال و حرام میں فرق نہ کیا پس تحقیق کہ وہ ان کافروں کے

بِالْكُفَّارِ الَّذِيْنَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيٰوتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ

ساتھ مشابہ ہوگیا جنھوں نے کہا۔ ہماری زندگی محض دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانہ۔

كَاَنَّكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِالْاِسْلَامِ وَقَدْ حَقَنْتَ دَمَكَ بِالشَّهَادَتَيْنِ

گویا تو بھی ونھیں میں سے ایک فرد ہے۔ اور لیکن تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمۂ شہادت پڑھ کر اپنا خون محفوظ کر لیا ہے

وَوَافَقْتَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ عَادَةً لَا عِبَادَةً تُظْهِرُ لِلنَّاسِ اَنَّكَ تَقِيٌّ وَ

اور نماز روزہ میں عادۃً مسلمانوں کے ساتھ موافقت کر لی ہے نہ کہ عبادت سمجھ کر نماز و روزہ رکھا ہے۔ تو لوگوں کو اپنا متقی ہونا

قَلْبُكَ فَاجِرٌ مَا يَنْفَعُكَ ذٰلِكَ يَا قَوْمِ اَيْشٍ يَنْفَعُكُمُ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ بِالنَّهَارِ وَالْاِفْطَارُ

ظاہر کرتا ہے حالانکہ تیرا قلب فاجر ہے ایسا کرنا تجھے کیا نفع دیگا۔ اے قوم دن میں تمہارا بھوکا پیاسا رہنا اور شام کو

عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ تَصُوْمُوْنَ بِالنَّهَارِ وَتَعْصُوْنَ بِاللَّيْلِ يَا اَكَلَةَ الْحَرَامِ اَنْتُمْ تَمْنَعُوْنَ نُفُوْسَكُمْ

حرام مال سے روزہ افطار کر لینا کیا نفع دیگا تم دن میں روزہ رکھتے ہو۔ اور رات میں گناہ کرتے ہو۔ اے حرام خورو تم اپنے نفسوں کو

شُرْبَ الْمَاءِ بِالنَّهَارِ ثُمَّ تُفْطِرُوْنَ عَلٰى دِمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمِنْكُمْ مَنْ يَّصُوْمُ بِالنَّهَارِ وَيَفْسُقُ

دن میں پانی پینے سے باز رکھتے ہو پھر مسلمانوں کے خونوں سے اوس کا افطار کرتے ہو۔ اور تم میں سے بعض وہ آدمی ہیں جو دن

بِاللَّيْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْذُلُ اُمَّتِيْ مَا عَظَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ نَعْظِيْمُهٗ

میں روزہ رکھتے ہیں۔ اور رات میں گناہ کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے میری امت جب تک رمضان کی تعظیم

التَّقْوٰى فِيْهِ فَلَانْ تَصُوْمُوْهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَعَ حِفْظِ حُدُوْدِ الشَّرْعِ يَا غُلَامُ صُمْ

کرتی رہیگی رسوا نہ ہوگی۔ رمضان کی تعظیم اوسمیں تقوی کرنا اور حدود شرعی کی حفاظت کے ساتھ اوس کے روزہ کا خالصًا لوجہ اللہ

وَاِذَا اَفْطَرْتَ وَاٰسِ الْفُقَرَاءَ بِشَيْءٍ مِّنْ اِفْطَارِكَ وَلَا تَاْكُلْ وَحْدَكَ فَاِنَّ مَنْ اَكَلَ وَ

رکھنا ہے۔ ای غلام روزہ رکھ۔ اور جب تو افطار کرے اپنی افطاری میں سے کچھ فقرا کو بھی دے اون کے ساتھ سلوک کر اور تنہا مت کھا۔ کیونکہ جو تنہا کھائے اور دوسرے کو نہ کھلائے

لَمْ يُطْعِمْ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُدْمَةِ يَا قَوْمُ تَشْبَعُوْنَ وَجِيْرَانُكُمْ جِيَاعٌ ثُمَّ تَدَّعُوْنَ

اوسپر محتاجی و تنگدستی کا خوف ہے۔ ای قوم تم پیٹ بھرکر کھاتے ہو اور تمہارے پروسی بھوکے ہوتے ہین پھر تم دعوے کرتے ہو کہ ہم مسلمان ہین۔

اَنَّكُمْ مُؤْمِنُوْنَ مَا صَحَّ اِيْمَانُكُمْ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ كَثِيْرٌ يَفْضُلُ عَنْهُ

تمہارا ایمان درست نہین ہوا۔ تمہارے سامنے کثرت سے کھانا ہوتا ہے تمہارے اور تمہارے گھر والون کے کھانے سے بچ رہتا ہے

وَعَنْ اَهْلِهٖ وَيَقِفُ السَّائِلُ عَلٰى بَابِهٖ وَيُرَدُّ خَائِبًا عَنْقَرِيْبٍ تُبْصِرُ خَبَرَكَ عَنْقَرِيْبٍ تَصِيْرُ

اور فقیر تمہارے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور پھر بھی محروم واپس جاتا ہے۔ عنقریب تجھ اپنی خبر معلوم ہوگی عنقریب تو اوس

مِثْلَهٗ وَتُرَدُّ كَمَا رَدَدْتَهٗ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلٰى عَطَائِهٖ وَيْحَكَ هٰذَا قُمْتَ وَاَخَذْتَ مِمَّا بَيْنَ

جیسا ہو جائے گا اور ویسا ہی محروم پھرا جائے گا جیسے کہ تونے باوجود قدرت عطا اوس کو محروم پھیرا تھا۔ تجھ پر افسوس تو کیون کھڑا ہوا اور جو تیرے سامنے موجود تھا اوس مین سے لیکر کیون تونے فقیر کو دیا۔

يَدَيْكَ وَاَعْطَيْتَهٗ تَجْمَعُ بَيْنَ الْحَالَتَيْنِ التَّوَاضُعِ فِيْ قِيَامِكَ وَعَطَاءٍ مِنْ مَالِكَ

تو دو اچھی خصلتون مین جمع کر لیتا تواضعاً کھڑا ہونا اور اپنے مال مین سے خدا واسطے دینا۔ ہمارے نبی

نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي السَّائِلَ بِيَدِهٖ وَيَعْلِفُ نَاقَتَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست مبارک سے سائل کو دیا کرتے تھے اور اونٹنی کو چارہ کھلاتے تھے اور بکری کا دودھ دوہتے

يَخِيْطُ قَمِيْصَهٗ كَيْفَ تَدَّعُوْنَ مُتَابَعَتَهٗ وَاَنْتُمْ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَ

تھے اور اپنی قمیص اپنے ہاتھ سے سیا کرتے تھے تم حضور کی پیروی کرنے کا کیسے دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم حضور کے اون کے اقوال وافعال

اَنْتُمْ فِيْ دَعْوًى عَرِيْضَةٍ بِلَا بَيِّنَةٍ يُقَالُ فِي الْمَثَلِ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ يَهُوْدِيًّا خَالِصًا وَاِلَّا فَلَا

سب مین مخالف ہو اور تمہارا دعویٰ بڑا لمبا چوڑا ہے جس کا کوئی گواہ نہین مثل مشہور ہے یا تو تو خالص یہودی بنجا ورنہ

تَتَوَلَّعْ بِالتَّوْرٰىةِ وَهٰكَذَا اَقُوْلُ لَكَ اِمَّا اَنَّكَ تَاْتِيْ بِشَرَائِطِ الْاِسْلَامِ وَاِلَّا فَلَا تَقُلْ اَنَا

توریت پر اتنا فریفتہ نہ ہو۔ مین اسی طور سے تجھ سے کہتا ہون یا تو تو سلام کی پوری شرطین بجالا ورنہ اپنے آپ کو مسلمان

مُسْلِمٌ عَلَيْكُمْ بِشَرَائِطِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْاِسْلَامِ وَهِيَ الْاِسْتِسْلَامُ

مت کہو۔ تمہارے اوپر سلام کی شرطون کا بجالانا لازم ہے پھر اوس کی حقیقت کا جو کہ شریعت کے سامنے سر جھکا دینا ہے لازم پکڑنا۔

بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَارْسِ الْخَلْقَ الْيَوْمَ حَتّٰى يُوَاسِيَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِرَحْمَتِهٖ غَدًا

تمہارا سر خدا کے روبرو جھکا ہوا ہو۔ آج تم مخلوق کے ساتھ مہربانی و غمخواری کرو کل قیامت کے دن حق عز وجل تمہارے ساتھ مہربانی و غمخواری

اِرْحَمْ مَنْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يَرْحَمَكَ مَنْ فِي السَّمَآءِ وَقَالَ بَعْدَ كَلَامٍ مَا دُمْتَ قَائِمًا مَعَ

کرے گا۔ تم زمین والون پر رحم کرو تاکہ تم پر آسمان والا رحم فرمائے اس کے بعد کچھ اور تقریر کی بعدہٗ فرمایا جب تک تو اپنے نفس

نفسك لا تصل إلى هذا المقام ما دمت توصل إليها حظوظها فأنت في قيدها وإنما حقها

کے ساتھ قائم رہے گا اس مقام تک نہ پہونچے گا۔ جب تک تو نفس کو اوس کی خواہش کے موافق اوسکے حصے دیتا رہیگا تو اوس کی قید مین رہیگا

وامنعها حظها بإيصال الحق إليها بقاؤها وبإيصال الحظ إليها هلاكها حقها

نفس کو اوس کا پورا حق دے۔ اور اوسکے حصہ سے منع کر نفس کو اوسکا حق دینے مین نفس کی بقا ہے اور اوس کو اوس کا

ما لا بد منه من الطعام والشراب واللباس وموضع تسكن فيه وحظها اللذات

حصہ دینے مین نفس کی ہلاکت ہے نفس کا ضروری حق اوس کو کھلانا اور پانی پلانا اور لباس دینا اور رہنے کیلئے جگہ دینا ہے

والشهوات خذ حقها من يد الشرع وكل حظها إلى القدر والسابقة في علم الله عز وجل

اور نفس کا حصہ لذتین اور خواہشات نفسانیہ ہین (اس سے نفس کو منع کر) نفس کا حق شرع کے ہاتھ سے لے اور اوس کے حصے کو قضا و قدر کی طرف جو علم الٰہی مین سابق ہو چکا ہے سپرد کر دے۔

أطعمها المباح لا الحرام اقعد على باب الشرع والزمها بخدمته وقد أفلحت أما

نفس کو مباح چیزین کھلا نہ کہ حرام مال تو شرع کے دروازے پر بیٹھ اور اوسکو خدمت لازم پکڑ اسی مین تیری نجات و فلاح ہے۔

سمعت قول الله عز وجل ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

کیا تو نے اللہ عز وجل کا قول نہین سنا جو کچھ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین پس اوسکو لو اور جس سے وہ تمہین منع کرین پس اوس سے باز رہ

اقنع باليسير ووطن نفسك عليه فإن جاء أكثر من يد السابقة والعلم كنت

تو تھوڑے پر قناعت کر اور اوسی پر اپنے نفس کو برقرار رکھ۔ بعدہ اگر تقدیر و علم الٰہی کے ہاتھ سے تیرے پاس بہت کچھ آجائے

محفوظا فيه إذا قنعت باليسير ما يهلك نفسك ولا تفوتها ما قسم لها كان الحسن البصري

تو اوس مین تو محفوظ ہوگا۔ جب تو تھوڑے پر قناعت کر لیگا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو اوس کا مقسوم ہے وہ فوت نہ ہوگا۔

رحمة الله عليه يقول يكفي المؤمن ما يكفي العنزة كف من حشف وشربة ماء المؤمن يتقوت

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مسلمان کیلئے وہ مقدار کفایت کرتی ہے جو کہ بکری کے بچہ کے لئے۔ ایک مٹھی خراب چھوارے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن قوت لایموت کھاتا ہے اور مثل زاد راہ کے لیتا ہے

والمنافق يتمتع المؤمن يتقوت لأنه في الطريق ما وصل إلى المنزل قد علم أن

اور منافق خوب مزے اوڑاتا ہے۔ مومن تھوڑا اسلئے کھا لیتا ہے کہ وہ ابھی راستہ مین ہے منزل پر نہین پہنچا ہے وہ جانتا ہے

له في المنزل كل ما يحتاج إليه والمنافق لا منزل له لا مقصد له ما أكثر

کہ منزل مین اوس کے لئے تمام حاجت کی چیزین موجود ہین۔ اور منافق کیلئے نہ کوئی منزل ہے نہ اوس کا کوئی مقصد تمہارے دنون

تفريطكم في الأيام والشهور تقطعون الأعمار بلا نفع أراكم لا تفرطون في دنياكم وتفرطون في أديانكم

اور مہینون مین بہت تقصیر و کوتاہی ہے تم بلا نفع عمرین کیون ضائع کر رہے ہو۔ مین تمہین دیکھ رہا ہون کہ دنیا مین تم کوتاہی نہین کرتے اور اپنے دینون مین تم کوتاہی کر رہے ہو

اِعْكِسُوْا تُصِيْبُوْا الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلٰى اَحَدٍ فَهٰكَذَا لَا تَبْقٰى عَلَيْكُمْ يَا قَوْمِ مَعَكُمْ

اسکے برعکس معاملہ کرو اچھے رہو گے۔ دنیا کسی کے پاس باقی نہیں رہی ہے اسی طور سے تمہارے پاس بھی باقی نہیں رہے گی۔ اے قوم کیا تمہارے

تَوْقِيْعٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَيٰوةِ مَا اَقَلَّ تَدْبِيْرَكُمْ مَنْ يَّعْمُرُ دُنْيَا غَيْرِهٖ بِخَرَابِ اٰخِرَتِهٖ

پاس حق عزوجل کی طرف سے زندگی کا پروانہ ہے تمہاری سمجھ کس قدر ناقص ہے۔ جو شخص غیر کی دنیا کو اپنی آخرت برباد کر آباد کر رہا ہے۔

يَجْمَعُ الدُّنْيَا لِغَيْرِهٖ يَتَفَرَّقُ دِيْنَهٗ يُوْقِعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَسَخَطَهٗ عَلَيْهِ لِرِضَا

وہ غیر کے لئے دنیا جمع کرتا ہے اور اپنے دین سے جدائی کرتا ہے اور اپنے اور خدا کے درمیان پردہ ڈالتا ہے اور خدا کا غصہ اپنے

مَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ لَوْ عَلِمَ وَتَيَقَّنَ اَنَّهٗ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيْبٍ حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ وَاَنَّهٗ

جیسے مخلوق کی رضامندی کے لئے اپنے سر لیتا ہے۔ اگر وہ یقین کے ساتھ یہ جان لیتا کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے
اور خدا کے روبرو حاضر ہونے والا ہے اور اپنے تمام تصرفات پر حساب دینے والا ہے تو البتہ

مُحَاسَبٌ عَلٰى جَمِيْعِ تَصَرُّفَاتِهٖ لَاقْتَصَرَ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ اَعْمَالِهٖ عَنْ لُقْمَانَ الْحَكِيْمِ

وہ اپنے بہت سے عملوں سے رک جاتا۔ لقمان حکیم سے مروی ہے (علیہ الرحمہ) کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ كَمَا تَمْرَضُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمْرَضُ هٰكَذَا تَمُوْتُ وَلَا تَدْرِيْ كَيْفَ تَمُوْتُ

بیٹے! جیسے کہ تو بیمار ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیونکر بیمار ہوتا ہے اسی طور سے تو مرے گا اور یہ نہیں جانے گا کہ کیسے مرتا ہے۔

اُحَذِّرُكُمْ وَاَنْهَاكُمْ وَمَا تَحْذَرُوْنَ وَلَا تَنْتَهُوْنَ يَا غَائِبِيْنَ عَنِ الْخَيْرِ مَشْغُوْلِيْنَ بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ

میں تمکو ڈراتا ہوں اور روکتا ہوں اور تم نہ ڈرتے ہو اور نہ باز رہتے ہو۔ اے بھلائی سے غائب ہونیوالو دنیا میں مشغول ہونیوالو عنقریب

تَثِبُ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا تَخْنُقُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ مَا جَمَعْتُمُوْهُ مِنْ يَّدِهَا وَلَا مَا تَلَذَّذْتُمْ بِهَا بَلْ يَكُوْنُ

تم پر دنیا حملہ کرے گی اور تمہارا گلا گھونٹ دیگی اور تم نے جو کچھ دنیا کے ہاتھوں سے جمع کیا ہے وہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دیگا اور نہ وہ لذتیں

جَمِيْعُ ذٰلِكَ وَبَالًا عَلَيْكُمْ يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْاِحْتِمَالِ وَقَطْعِ الشَّرِّ لِلْكَلِمَاتِ اَخَوَاتٌ اِذَا

جن سے تم نے مزے اوڑائے تھے کام دیں گی بلکہ یہ سب کا سب تمہارے اوپر وبال ہی وبال ہوگا۔ اے غلام۔ تو تحمل و قطع شر کو اپنے

كَلَّمَكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ كَلِمَةً ثُمَّ اَجَبْتَهٗ عَنْهَا جَاءَتْ اَخَوَاتُهَا ثُمَّ يَحْضُرُ الشَّرُّ

اوپر لازم پکڑ لے۔ کلمات کے مشابہ دوسرے کلمات ہیں۔ جب تجھ سے کوئی ایک کلمہ کہے پھر تو اوسکا جواب دے تو اوسکی طرف سے اوسکے مشابہ
دوسرے کلمات آجائیں گے اسی طور سے گفتگو بڑھ کر تم دونوں میں شر لڑائی حاضر ہو جائے گی۔

بَيْنَكُمَا آحَادٌ اَفْرَادٌ مِّنَ الْخَلْقِ يُؤَهَّلُوْنَ لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ

مخلوق میں یکا دوکا ایسے لوگ ہیں جو اس کے اہل ہیں کہ خلق کو خالق عزوجل کے دروازے کی طرف دعوت دیں۔ اگر اون کی

اِنْ لَّمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُمْ هُمْ نِعْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ نِقْمَةٌ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ اَعْدَاءِ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بات قبول نہ کیجائے گی تو وہ لوگوں پر حجت ہوں گے۔ ایسے لوگ مومنوں کے لئے نعمت اور منافقوں کے لئے جو کہ دین الٰہی کے دشمن ہیں عذاب ہیں

اَللّٰھُمَّ طَیِّبْنَا بِالتَّوْحِیْدِ وَ بَخِّرْنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِی الْجُمْلَةِ یَا مُوَحِّدِیْنَ یَا

اے اللہ ہمکو توحید سے خوشبودار کر اور مخلوق اور ماسوی اللہ سے فنا ہو جانے کی دھونی دے۔ اے موحدین اے مشرکون

مُشْرِكِیْنَ لَیْسَ بِیَدِ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ شَیْءٌ اَلْكُلُّ عَجَزَةٌ اَلْمُلُوْكُ وَ الْمَمَالِیْكُ وَ السَّلَاطِیْنُ وَ

تمہارے ہاتھ مین مخلوق مین سے کوئی شے نہین ہے سب کی سب مخلوق عاجز ہین۔ بادشاد اور غلام اور سلطان اور

اَلْمُسَلِّطُوْنَ عَلَیْهِمْ وَ الْاَغْنِیَاءُ وَ الْفُقَرَاءُ كُلُّهُمْ اُسَرَاءُ قَدَرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلُوْبُهُمْ بِیَدِهٖ

اون پر مسلط ہونے والے امیر اور فقیر کل کے کل تقدیر الٰہی کے قیدی ہین سب کے قلب اوس کے قبضہ مین ہین وہ جیسے

كَیْفَ یَشَاءُ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ لَا تُسَمِّنُوْا نُفُوْسَكُمْ فَاِنَّهَا تَاْكُلُكُمْ

چاہتا ہے اون کو اولٹ پلٹ کرتا رہتا ہے اوسکی مانند کوئی شے نہین اور وہی سننے دیکھنے والا ہے تم اپنے نفسون کو موٹا نکرو پس بتحقیق وہ تمکو کھا لینگے۔

كَمَنْ یَّاْخُذُ كَلْبًا ضَارِیًا فَیُرَبِّیْهِ وَ یُسَمِّنُهٗ وَ یَخْلُوْ مَعَهٗ فَلَا جَرَمَ یَاْكُلُهٗ لَا تُطْلِقُوْا اَعِنَّةَ

جس طرح کوئی شکاری کتا پالے اور اوس کی پرورش کرے اور اوس کو موٹا کرے اور تنہا اوس کے ساتھ رہے پس ضرور کروہ کتا اوسی کو کھا لیگا تم نفس

النُّفُوْسِ وَ تُحَدُّوْا سَكَاكِیْنَهَا فَاِنَّهَا تَرْمِیْ لَكُمْ فِیْ اَوْدِیَةِ الْهَلَاكِ وَ تُخْدِعُكُمْ اِقْطَعُوْا مَوَادَّهَا

کی باگون کو ڈھیل ندو اور اوس کی چھریون کو تیز نہونے دو بلاشک وہ تم کو ہلاکت کے جنگلون مین پھینک دیگا اور تمہین دھوکا دیگا

وَ لَا تُطْلِقُوْهَا فِیْ شَهَوَاتِهَا اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی نُفُوْسِنَا وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

تم اوسکے مادون کو قطع کرو اور نفسون کو اون کی خواہشون مین نہ چھوڑو۔ اے اللہ ہمارے نفوس پر ہماری مدد فرما اور ہمکو دنیا و آخرت مین نکوئیان دے۔ اور ہمکو دوزخ کی آگ سے بچا۔ آمین۔

وَ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشِیَّةً بِالْمَدْرَسَةِ ثَامِنَ عَشَرَ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ وَ خَمْسِمِائَةٍ ۵۴۵

۱۸ ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسۂ قادریہ مین ارشاد فرمایا

اَلْحَقُّ عَزَّ وَ جَلَّ اَهْلٌ اَنْ یُّخَافَ وَ یُرْجٰی وَ لَوْ لَمْ یَخْلُقْ جَنَّةً وَّ لَا نَارًا اَطِیْعُوْهُ طَلَبًا لِوَجْهِهٖ مَا

حق عزوجل اگرچہ جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا جب بھی اسکا مستحق ہے کہ اوس سے خوف کیا جائے اور اوس سے امید کی جائے[۱]

عَلَیْكُمْ مِنْ عَطَائِهٖ وَ عِقَابِهٖ طَاعَتُهٗ فِی امْتِثَالِ الْاَمْرِ وَ الْاِنْتِهَاءِ عَنْ نَّهْیِهٖ وَ الصَّبْرِ مَعَ

تم اوس کی اطاعت محض اوس کی طلب کے لئے کرو۔ تم کو اوس کے عطا و عقاب سے غرض نہ ہونی چاہئے۔ اوس کی اطاعت اوس کے حکم کے بجالانے اور اوس کی ممنوعات سے باز رہنے اور اوس کے تقدیری امور پر صبر کرنے مین ہے تم اوس کی طرف رجوع کرو توبہ کرو۔

[۱] اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ایمان خوف و رجا کے درمیان مین ہے خدا سے ڈرنا بھی لازم اور اسی سے امید وار رہنا ضروری ہے۔ قادری غفرلہ

اَقْدَارِهٖ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِبْكُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ذُلُّوْا لَهٗ بِدُمُوْعِ اَعْيُنِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ اَلْبُكَاءُ عِبَادَةٌ

اوس کے روبرو روؤ آنکھون اور دل کی آنسوؤن سے اوس کے سامنے عاجزی کرو۔ رونا عبادت ہے۔

هُوَ مُبَالَغَةٌ فِي الذُّلِّ اِذَا دُمْتَ عَلَى التَّوْبَةِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَالْاَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ نَفَعَكَ الْحَقُّ

اور وہ کمال درجہ کی عاجزی و ذلت ہے۔ جب تو نیک نیتی اور توبہ اور پاک عملون پر ہمیشگی کرے گا حق عز و جل تجھ کو نفع دے گا۔

عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَلّٰى مُجَازَاةَ الْمَظْلُوْمِيْنَ لِاَنَّ ثَمَّ تَظْهَرُ رَحْمَتُهٗ وَرَاْفَتُهٗ لِلطَّائِعِيْنَ لَهٗ عَلَيْكَ

وہ تو مظلومون کے بدلہ لینے کا والی ہے کیونکہ وہان اوس کی رافت و رحمت اپنے تابعدارون کے لئے ظاہر ہو گی تو اوس کی محبت کو

بِمَحَبَّتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِجْعَلْ مَحَبَّتَهٗ اَهَمَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْهَا فَهِيَ الَّتِيْ تَنْفَعُكَ

دنیا و آخرت مین لازم پکڑ تو اوس کی محبت کو تمام ضروری چیزون سے جن کا تو حاجتمند ہے زیادہ اہم مقصد بنا لے اوسکی محبت تجھ نفع دیگی

كُلٌّ مِنَ الْخَلْقِ يُرِيْدُكَ لَهٗ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيْدُكَ لَكَ يَا قَوْمِ نُفُوْسُكُمْ تَدَّعِيْ

مخلوق مین سے ہر ایک تجھ کو اپنے لئے چاہتا ہے اور حق تعالے تجھ کو تیرے ہی لئے چاہتا اور دوست رکھتا ہے۔ اے قوم۔ تمہارے

الْاِلٰهِيَّةَ وَمَا عِنْدَكُمْ خَبَرٌ لِاَنَّهَا تَتَجَبَّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُرِيْدُ غَيْرَ مَا يُرِيْدُ وَ

نفس خدائی کا دعوی کرتے ہین حالانکہ تمہین اسکی خبر ہی نہین۔ کیونکہ وہ حق تعالے پر حکم چلاتے ہین۔ اور جس کام کو خدائے تعالی چاہتا ہے

تُحِبُّ عَدُوَّهُ الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ وَلَا تُحِبُّهٗ وَاِذَا جَاءَتْ اَقْضِيَتُهٗ لَا تُوَافِقُ وَلَا

نفس اوسکا خلاف کرتے ہین اور خدا کے دشمن شیطان مردود کو دوست رکھتے ہین۔ اور خدا کو دوست نہین رکھتے۔ اور جب تقدیری امور آتے ہین تو اون کی موافقت نہین کرتے

تَصْبِرُ بَلْ تُعَارِضُ وَتُنَازِعُ مِمَّا عِنْدَهَا مِنَ الْاِسْتِسْلَامِ خَبَرٌ قَدْ قَنِعَتْ بِاسْمِ الْاِسْلَامِ

اور نہ اون پر صبر کرتے ہین بلکہ جھگڑا اور نزاع کرتے ہین۔ اون کو خدا کے سامنے سر جھکانے کی خبر ہی نہین محض اسلام کے نام پر قناعت کر لی ہے

وَهٰذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يُجْدِيْ عَلَيْهَا نَفْعًا يَا غُلَامُ لَازِمِ الْخَوْفَ وَلَا تَاْمَنْ حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّكَ

حالانکہ محض نام نفسون کو نفع نہ دیگا اور نہ اوسپر نفع عطا ہو گا اے غلام تو خوف کو لازم پکڑ اور خدا سے نڈر نہ ہو یہانتک کہ

عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْتَقِرَّ قَدَمَا قَلْبِكَ وَبِنْيَتِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُوْضَعَ تَوْقِيْعُ الْاَمَانِ فِيْ يَدَيْكَ

تو رب تعالے سے ملاقات کرے اور تیرے قلب اور بدن کے پاؤن اوس کے حضور مین ٹھہر جائین اور تیرے روبرو امان کا پروانہ رکھدیا جائے

حِيْنَئِذٍ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَاْمَنَ اِذَا اٰمَنَكَ رَاَيْتَ عِنْدَهٗ خَيْرًا كَثِيْرًا اِذَا اٰمَنَكَ فَاسْتَقَرَّ

اوسوقت تجھ نڈر ہونا لائق ہو جائیگا جب وہ تجھ کو پروانہ نجات دیدیگا تو تجھ کو اوس کے پاس بہت بھلائیان دکھائی دین گی۔ جب وہ تجھ کو امان دے گا پس وہ برقرار رہین گی۔

لِاَنَّهٗ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيْهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اصْطَفٰى عَبْدًا قَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ وَ

کیونکہ حق عز و جل عطا کے بعد اوس عطا کو واپس نہین لیا کرتا ہے جب خدائے تعالے کسی بندہ کو برگزیدہ بنا لیتا ہے تو وہ

كُلَّمَا غَلَبَ عَلَيْهِ الْخَوْفُ أَلْقَى عَلَيْهِ مَا يُزِيْلُ ذٰلِكَ وَيُسَكِّنُ قَلْبَهُ وَسِرَّهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ

اوس کو اپنا مقرب کر لیتا ہے اور اپنے سے اوس کو نزدیک کر لیتا ہے اور جب اوس بندہ پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے تو رب العزت اوس پر ایسی چیز کا القا فرماتا ہے جو کہ اوس کے خوف کو زائل کر دیتی ہے اور اوس کے قلب و باطن کو تسکین بخشتی ہے۔ بس یہی معاملہ بندہ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَيْحَكَ يَا جَاهِلُ هَلْ تُعْرِضُ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُخَلِّيْهِ وَرَاءَ ظَهْرِ

اور خدا کے درمیان رہتا ہے اے جاہل تجھ پر افسوس کیا تو حق عز و جل سے منہ پھیرتا ہے اور اوس کو اپنے پیٹھ پیچھے چھوڑتا ہے

قَلْبِكَ وَتَشْتَغِلُ بِخِدْمَةِ خَلْقِهِ الْقَوْمُ اشْتَغَلُوْا بِخِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَّبَ قُلُوْبَهُمْ

اور تو مخلوق کی خدمت گاری میں مشغول ہوتا ہے۔ نادانی چھوڑ دے۔ اہل اللہ نے اپنے کو حق عز و جل کی خدمت گزاری میں مشغول کیا پس اللہ نے اون کے قلوب کو اپنی طرف قرب عطا فرمایا اون کو اپنی شناخت کرا دی۔

إِلَيْهِ تَعَرَّفَ إِلَيْهَا فَعَرَفَتْهُ أَحَدُهُمْ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ مِنْ مُحَارَبَةِ نَفْسِهِ

انھوں نے اوس کو پہچان لیا۔ ان میں سے جب کوئی حق عز و جل کو پہچان لیتا ہے اور اپنے نفس و خواہش و طبیعت و

وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَشَيْطَانِهِ وَتَخَلَّصَ مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاهُ وَفَتَحَ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بَابَ

شیطان کی لڑائی سے فارغ ہو جاتا ہے اور ان دشمنوں سے اور اپنی دنیا سے چھوٹ جاتا ہے اور حق عز و جل اوس کے لئے اپنے قرب کا

قُرْبِهِ يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهُ فَيُقَالُ لَهُ ارْجِعْ وَرَاءَكَ وَاشْتَغِلْ بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ وَدُلَّهُمْ

دروازہ کھول دیتا ہے تو وہ کسی کام کا خواہاں ہوتا ہے کہ اوس کو کرنے لگے پس اوس سے کہا جاتا ہے تو پیچھے کو لوٹ اور مخلوق کی خدمت میں

عَلَيْنَا اخْدُمُوا الطُّلَّابَ وَالْمُرِيْدِيْنَ لَنَا أَنْتُمْ غُفْلٌ عُمْيٌ عَمَّا الْقَوْمُ فِيْهِ تُوَاصِلُوْنَ الضِّيَاءَ بِالظَّلَامِ

مشغول ہو اور اون کو ہمارا راستہ دکھا اور ہمارے طالبوں اور ارادت والوں کی خدمت کرتا رہ۔ تم اہل اللہ کے کام سے جسمیں وہ مشغول رہتے ہیں غافل و اندھے ہو تم نفسوں کی خاطر جو کہ تمہارے دشمن ہیں روشنی کو اندھیرے سے ملاتے ہو۔

فِي الْكَدِّ عَلَى النُّفُوْسِ الَّتِيْ هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ تُرْضُوْنَ أَزْوَاجَكُمْ بِسُخْطِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

تم اپنی عورتوں کو خدا کو ناخوش کر کر راضی کرتے ہو۔ مخلوق میں ایسے بہت سے ہیں جو کہ اللہ کی

كَثِيْرٌ مِنَ الْخَلْقِ يُقَدِّمُوْنَ رِضَا أَزْوَاجِهِمْ وَأَوْلَادِهِمْ عَلَى رِضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

رضامندی پر اپنی جورو بال بچوں کی رضامندی کو مقدم کرتے ہیں۔ میں تیری حرکات و سکنات اور تمام

إِنِّيْ أَرَى حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ وَكُلَّ هِمَّتِكَ لِنَفْسِكَ وَزَوْجَتِكَ وَوَلَدِكَ وَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

ہمت کو دیکھتا ہوں کہ یہ سب تیرے نفس اور بیوی اور اولاد کے لئے ہیں۔ اور حق عز و جل کی تیرے پاس خبر ہی نہیں۔

خَبَرٌ وَيْحَكَ أَنْتَ لَا تُعَدُّ مَعَ الرِّجَالِ الرَّجُلُ الْكَامِلُ فِيْ رُجُوْلِيَّتِهِ لَا يَعْمَلُ لِأَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

تجھ پر افسوس تیرا شمار مردوں کے ساتھ نہیں ہے جو آدمی کہ اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے وہ خدا کے سوا کسی ایک کے لئے کام نہیں کرتا ہے

قَدْ عَمِيَتْ عَيْنَا قَلْبِكَ وَتَكَدَّرَ صَفَاءُ سِرِّكَ وَقَدْ حُجِبْتَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

تیری قلب کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں اور تیرے باطن کی صفائی مکدر ہو گئی ہے اور بہ تحقیق تو اپنے رب عز و جل سے پردہ میں ہو گیا ہے

وَمَا عِنْدَكَ خَبَرٌ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيْلٌ لِّلْمَحْجُوبِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اون محجوبوں کے لیے سخت افسوس ہے جنکو اپنا

اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ وَيْحَكَ فِيْ فِنْيَتِكَ زُجَاجٌ مُّكَسَّرٌ وَّاَنْتَ تَاكُلُهٗ وَلَا تَعْلَمُ بِهٖ لِقُوَّةِ

محجوب ہونا بھی معلوم نہیں تجھ پر افسوس تیرے کھانے مین ٹوٹا ہوا کانچ ہے اور تو اوسے کھا رہا ہے اور تجھے اپنی غلبۂ شہوت

شَرَهِكَ وَغَلَبَةِ شَهْوَتِكَ وَهَوَاكَ وَشِدَّةِ حِرْصِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ تَقْطَعُ مِعْدَتَكَ

اور قوت حرص و خواہشات کی شدت کی وجہ سے اس کا علم بھی نہیں ایک گھڑی کے بعد وہ تیرے معدہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا

وَتُهْلِكُ كُلُّ بَلَائِكَ لِبُعْدِكَ عَنْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاخْتِيَارِكَ لِغَيْرِهٖ عَلَيْهِ لَوْ خَبَرْتَ الْخَلْقَ

اور تو ہلاک ہو جائے گا۔ تیری کل بلائیں تیری خدا کی دوری اور غیر خدا کو خدا پر اختیار کر لینے کی وجہ سے ہین۔ اگر تو مخلوق کا امتحان لیتا

اَبْغَضْتَهُمْ وَاَحْبَبْتَ خَالِقَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَبِرْ تَقْلِهٖ يَعْنِيْ

جانچتا تو البتہ تو اون کو دشمن سمجھتا اور اون کے خالق کو اپنا دوست بناتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

تَبْغُضُ اَنْتَ تُحِبُّ وَتُبْغِضُ مِنْ غَيْرِ اخْتِبَارٍ اَلْعَقْلُ يَخْتَبِرُ وَلَا عَقْلَ لَكَ اَلْقَلْبُ يَخْتَبِرُ

امتحان لیلے اوسکو دشمن سمجھنے لگیگا۔ تیری دوستی و دشمنی تو بغیر جانچ و امتحان کے ہے جانچ تو عقل کرتی ہے تجھ تو عقل ہی نہین جانچ تو

وَلَا قَلْبَ لَكَ اَلْقَلْبُ يَتَفَكَّرُ وَيَتَذَكَّرُ وَيَتَّعِظُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَذِكْرٰى

قلب کرتا ہے تیرے تو قلب ہی نہین۔ قلب بھی سوچتا اور نصیحت پکڑتا اور عبرت حاصل کرتا ہے۔ اللہ عز وجل نے فرمایا۔ اس قرآن مین اونکے

لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ اِنْقَلَبَ الْعَقْلُ قَلْبًا وَانْقَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا

لئے نصیحت ہے جنکو قلب ہو یا وہ اوس کو کان لگا کر حضور قلب سے سُنیں۔ عقل ہی منقلب ہو کر قلب اور قلب منقلب ہو کر سر

وَانْقَلَبَ السِّرُّ فَنَاءً وَانْقَلَبَ الْفَنَاءُ وُجُوْدًا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور سر منقلب ہو کر فنا اور فنا منقلب ہو کر وجود بنجاتی ہے آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام مین

كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَرَغَبَاتٌ غَيْرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُخَالِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَيَطْلُبُوْنَ رِضَاءَ

شہوتیں اور رغبتیں تھیں لیکن وہ سب اپنے نفسون کی مخالفت کرتے رہتے تھے اور اپنے پروردگار عز وجل

رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَهٰى شَهْوَةً وَّاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَزَلَّ زَلَّةً

کی رضامندی چاہتے رہتے تھے آدم علیہ السلام نے جنت مین ایک خواہش کی اور جنت ہی مین ایک

وَّاحِدَةً وَّهُوَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ تَابَ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ عَوْدَةٌ وَّكَانَتْ شَهْوَةً مَّحْمُوْدَةً فَاِنَّهٗ

لغزش کھائی پھر توبہ کر لی۔ پھر دوبارہ ایسا نہ کیا۔ اور اون کی خواہش اچھی تھی۔ کیونکہ انھون نے یہ خواہش

طَلَبَ اَنْ لَّا یُفَارِقَ جِوَارَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالْاَنْبِیَآءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ مَازَالُوْا یُخَالِفُوْنَ

کی تھی کہ کسی طرح حق عزوجل کے پروس سے جدا نہوں اور انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفسون اور طبیعتون اور

اَنْفُسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَشَهَوَاتِهِمْ حَتّٰی اَلْتَحَقُوْا بِالْمَلٰٓئِکَةِ مِنْ حَیْثُ الْحَقِیْقَةِ

خواہشوں کی مخالفت کرتے رہے یہانتک کہ اپنے نفسون کو بہت مجاہدون مین اور تکلیفون مین ڈال کر حقیقۃً

لِکَثْرَةِ مُجَاهَدَاتِهِمْ وَمُکَابَدَاتِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ اَلْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْاَوْلِیَآءُ یَصْبِرُوْنَ

فرشتون کے ساتھ مل گئے نبی ع اور رسول ع اور ولی رض صبر کیا کرتے ہین

وَاَنْتُمْ اَیْضًا وَافِقُوْهُمْ فِی الصَّبْرِ یَا غُلَامُ اِصْبِرْ لِضَرْبَةِ عَدُوِّكَ فَعَنْقَرِیْبٍ تَضْرِبُهٗ

تم بھی صبر مین اون کے ساتھ موافقت کر و لے غلام تو اپنے دشمن کے حملے مین صبر کر لے پس عنقریب تو

وَتَقْتُلُهٗ وَتَاْخُذُ سَلَبَهٗ ثُمَّ تَاْخُذُ الْخِلْعَةَ مِنَ الْمَلِكِ وَالْاِقْطَاعَ یَا غُلَامُ اِجْهَدْ اَنَّكَ لَا

اوس پر حملہ کرے گا اور اوس کو قتل کر کر تو اوس کا مال لے لیگا بعدہ تو بادشاہ کی طرف خلعت اور جاگیر حاصل کرے گا.

تُؤْذِیْ اَحَدًا وَاَنْ تَکُوْنَ نِیَّتُكَ صَالِحَةً لِکُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مَنْ اَمَرَكَ الشَّرْعُ بِاَذِیَّتِهٖ

اے غلام تو اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی کو ایذا نہ دے اور تیری نیت ہر ایک کے لئے نیک ہی ہان جس کو ایذا دینے کا شرع حکم دے پس اوس کو ایذا دینا

لَهٗ عِبَادَةُ الْعُقَلَآءِ النُّجَبَآءِ الصِّدِّیْقُوْنَ قَدْ نُفِخَ فِیْ صُوْرِهِمْ وَقَدْ اَقَامُوا الْقِیٰمَةَ عَلٰی نُفُوْسِهِمْ

تیرے واسطے عبادت ہوگی عاقلون شریفون صدیقون کا صور تو پھونکا جا چکا اور انھون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کرلی

وَاَعْرَضُوْا عَنِ الدُّنْیَا بِهِمَمِهِمْ وَعَبَرُوا الصِّرَاطَ بِتَصْدِیْقِهِمْ سَارُوْا بِقُلُوْبِهِمْ حَتّٰی وَقَفُوْا

اور اپنی ہمتون کے باعث انھون نے دنیا سے روگردانی کرلی اور اپنی تصدیق کی وجہ سے وہ پل صراط سے گزر چکے اور اپنے قلبون سے چلے یہانتک

عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ وَوَقَفُوْا عِنْدَ الطَّرِیْقِ وَقَالُوْا لَا نَاْکُلُ وَحْدَنَا لِاَنَّ الْکَرِیْمَ لَا یَاْکُلُ وَحْدَهٗ

جنت کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے. وہ رستہ مین کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے ہین کہ ہم تنہا نہ کھائین گے کیونکہ کریم کی عادت تنہا کھانے

فَرَجَعُوْا اِلَی الدُّنْیَا الْقَهْقَرٰی لِکَیْ یَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَیُخْبِرُوْنَهُمْ بِمَا

کی نہین ہے پس وہ یہ کہکر دنیا کی طرف پچھلے پاؤن لوٹ آئے ہین تاکہ یہان آکر لوگون کو اللہ عزوجل کی اطاعت کی طرف بلائین

هُنَاكَ فَیُسَهِّلُوْنَ الْاُمُوْرَ عَلَیْهِمْ مَنْ قَوِیَ اِیْمَانُهٗ وَتَمَکَّنَ فِیْ اِیْمَانِهٖ رَاٰی بِقَلْبِهٖ

اور وہان کی حالتون کی اوس کو خبر دیدین اور اون پر تمام امور کو آسان کردین جس شخص کا ایمان قوی ہوجاتا ہے اور جو اپنے

جَمِیْعَ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ مِنْ اُمُوْرِ الْقِیٰمَةِ یَرَی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا فِیْهِمَا یَرٰی

ایمان مین مضبوط ہوجاتا ہے وہ قیامت کے تمام امور کو جنکے اوسکو اللہ تعالیٰ نے خبر دیدی ہے اپنی قلب کی آنکھون سے دیکھتا ہے

اوس کو جنت و دوزخ اور جو کچھ اون دونون مین ہے سب نظر آتا ہے

الصُّوَرِ وَالْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ بِهٖ يَرَى الْاَشْيَآءَ كَمَا هِيَ يَرَى الدُّنْيَا وَزَوَالَهَا وَانْقِلَابَ دُوَلِ

وصور اور اوس فرشتہ کو جو اوس پر متعین ہے دیکھتا ہے وہ تمام چیزون کو اون کی حقیقت سے پہچانتا ہے وہ دنیا اور اوس کے زوال اور اہل دنیا کے

اَهْلِهَا يَرَى الْخَلْقَ كَاَنَّهُمْ قُبُوْرِهِمْ يَمْشُوْنَ وَاِذَا اجْتَازَ عَلَى الْقُبُوْرِ اَحَسَّ بِمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَ

دولتون کے انقلاب کو دیکھتا ہے۔ وہ مخلوق کو اس حالت مین دیکھتا ہے کہ گویا وہ قبرون مین مدفون ہین چل پھر رہے ہین ۔ اور جب وہ قبرون پر گزرتا ہے وہ وہان کے ثواب و عذاب کو محسوس کرتا ہے

الْعَذَابِ يَرَى الْقِيٰمَةَ وَمَا فِيْهَا مِنَ الْقِيَامِ وَالْمُوَافَقَةِ يَرَى بِرَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَذَابِهٖ وَ

وہ قیامت کو اور جو کچھ اوس مین قیام و موافقت سے ہونیوالا ہے سب کو دیکھتا ہے ۔ وہ اللہ عز وجل کی رحمت و عذاب کو دیکھتا ہے

الْمَلٰٓئِكَةَ قِيَامًا وَالْاَنْبِيَآءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَآءَ عَلٰى مَرَاتِبِهِمْ يَرَى اَهْلَ الْجَنَّةِ

وہ فرشتون کو کھڑا ہوا اور نبی اور رسولون اور ابدال اور اولیا کو اپنے اپنے مرتبہ پر دیکھتا ہے وہ جنت والون کو جنت مین

فِي الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ وَاَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ يَتَعَادَوْنَ مَنْ صَحَّ نَظَرُهٗ نَظَرَ بِعَيْنِ رَأْسِهِ الْخَلْقَ

ملاقات کرتے ہوئے اور دوزخ والون کو دوزخ مین عداوت کرتے ہوئے دیکھتا ہے جسکی نظر صحیح ہو جاتی ہے وہ اپنی سر کی آنکھ سے خلق کو

وَبِعَيْنِ قَلْبِهٖ اِلٰى فِعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ يَرَى تَحْرِيْكَهٗ وَتَسْكِيْنَهٗ لَهُمْ فَهٰذَا نَظَرُ الْعِزَّةِ

اور اپنے قلب کی آنکھ سے اللہ عز وجل کے فعل کی طرف جو مخلوق مین صادر ہوتا ہے دیکھتا ہے وہ اللہ کے حرکت دینے اور اوسکے مخلوق کے سکون دینے کو دیکھتا ہے ۔ پس یہ نظر نظر عزت ہے

مِنْ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اِذَا نَظَرَ اِلٰى شَخْصٍ رَاٰى ظَاهِرَهٗ بِعَيْنِ رَأْسِهٖ وَبَاطِنَهٗ

بعض اولیاء اللہ مین سے وہ ہین کہ جب وہ کسی شخص کی طرف نظر ڈالتے ہین تو اوس کے ظاہر کو سر کی آنکھ سے اور اوسکے

بِعَيْنِ قَلْبِهٖ وَمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنِيْ سِرِّهٖ مَنْ خَدَمَ خُدِمَ كَانَ اِذَا جَآءَهُ الْقَدَرُ يُوَافِقُهٗ اِنْ حَمَلَهٗ

باطن کو اپنے قلب کی آنکھ سے اور اپنے مولیٰ عز وجل کو اپنے سر و حقیقت کی آنکھ سے دیکھتے ہین ۔ جو خدمت کرتا ہے اوسکی خدمت کیجاتی ہے جب اون کو کوئی تقدیری امر آتا وہ اوس کی موافقت کرتے خواہ اوس کو تقدیر جنگل مین ڈالتی یا دریا مین

اِلَى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اِلَى السَّهْلِ وَاِلَى الْجَبَلِ اَطْعَمَهٗ حُلْوًا اَوْ مُرًّا وَافَقَهٗ فِي الْعِزِّ وَالذُّلِّ وَالْغِنٰى

ہموار زمین مین ڈالا یا پہاڑ مین ۔ اوس کو شیرین کھانا کھلائے یا کڑوا ۔ یہ اوس کی عزت و ذلت امیری و فقیری عافیت

وَالْفَقْرِ وَالْعَافِيَةِ وَالسُّقْمِ مَشٰى مَعَ الْقَدَرِ حَتّٰى اِذَا عَلِمَ الْقَدَرُ اَنَّهٗ قَدْ تَعِبَ نَزَلَ وَاَرْكَبَهٗ مَكَانَهٗ

و بیماری سب مین ہی موافقت کرتا ہر امر مین وہ تقدیر کے ساتھ چلتا ہے یہان تک کہ جب تقدیر نے یہ جان لیا کہ وہ مشقت مین پڑ گیا تو

وَصَارَ رِكَابَ لَهٗ وَخَدَمَهٗ وَتَوَاضَعَ لَهٗ لِقُرْبِهٖ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَةٍ لَهٗ وَكُلُّ

اوتر کر اوسکو اپنی جگہ سوار کر دیا اور اوسکے ہمرکاب ہو گئی اور اوسکی خدمت کی اور اوسکے قرب الٰہی اور کرامت کی وجہ سے اوسکے سامنے متواضع

ذٰلِكَ لِمُخَالَفَتِهٖ نَفْسَهٗ وَهَوَاهُ وَطَبْعَهٗ وَعَادَاتِهٖ وَسُلْطَانَهٗ وَاَقْرَانَ السُّوْٓءِ

ہو گئی اور اوس کو یہ سب مرتبے اس وجہ سے ملے کہ اوس نے اپنے نفس و خواہش و طبیعت اور عادتون اور بادشاہ دنیوی اور برے ہمنشینون کی برابر مخالفت کی ۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مُوَافَقَةَ قَدَرِكَ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اے اللہ ہمکو اپنی تقدیر کی موافقت تمام حالتوں میں عطا فرما دے۔ اور ہمکو دنیا و آخرت میں نکوئیاں دے۔

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ حَادِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ

سَنَةَ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ سنہ ۵۴۵ ہجری

۲۱ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا

يَا اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ قَدْ كَثُرَ النِّفَاقُ فِيْكُمْ وَقَلَّ الْاِخْلَاصُ قَدْ كَثُرَتِ الْاَقْوَالُ بِلَا اَعْمَالٍ

اے اس شہر کے رہنے والوں تم میں نفاق بہت ہوگیا ہے اور اخلاص کم قول بلا عمل کے بہت کثرت ہے۔ قول بغیر عمل کے کچھ قدر نہیں

قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ لَا يَسْوٰى شَيْئًا بَلْ هُوَ حُجَّةٌ لَا مَحَجَّةٌ اَلْقَوْلُ بِلَا عَمَلٍ كَدَارٍ بِلَا بَابٍ وَلَا مَرَافِقَ

رکھتا۔ بلکہ وہ تم پر حجت ہے نہ کہ قرب الٰہی کا راستہ قول بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے بلا دروازے کا گھر جس میں کچھ حق آسائش نہ ہو۔

كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ هُوَ مُجَرَّدُ دَعْوٰى بِلَا بَيِّنَةٍ صُوْرَةٌ بِلَا رُوْحٍ صَنَمٌ لَا يَدَانِ لَهٗ وَلَا رِجْلَانِ وَلَا بَطْشَ

یا ایسا خزانہ جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ وہ صرف دعوی ہی دعوی ہے جس کا کوئی گواہ نہیں صورت بغیر روح کی ہے۔ بت ہے جس کے نہ دونوں ہاتھ ہیں اور نہ دونوں پیر اور نہ اوسمیں پکڑنے کی قوت ہے۔

مُعْظَمُ اَعْمَالِكُمْ كَجَسَدٍ بِلَا رُوْحٍ اَلرُّوْحُ هُوَ الْاِخْلَاصُ وَالتَّوْحِيْدُ وَالثَّبَاتُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

تمہارے بڑے اعمال ایسے ہیں جیسے جسم بغیر روح کا۔ روح تو اخلاص و توحید اور قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ لَا تَغْفُلُوْا اِعْكِسُوْا تُصِيْبُوْا اِمْتَثِلُوا الْاَمْرَ وَانْتَهُوْا عَنِ النَّهْيِ وَوَافِقُوا

پر ثابت قدم رہنا ہے۔ غافل نہ ہو۔ بلکہ تم اسکے برعکس عمل کرو۔ اچھے رہوگے۔ خدا کے احکام کو بجا لاؤ اوسکے ممنوعات سے باز رہو۔

الْقَدَرَ اٰحَادُ اَفْرَادٍ مِّنَ الْخَلْقِ تُسْقٰى قُلُوْبُهُمْ بِنَجِّ الْاُنْسِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْقُرْبِ فَلَا يُحِسُّوْنَ

اور تقدیر کی موافقت کرو۔ مخلوق میں سے ایک دو ہی ایسے ہیں جنکے قلب انس و مشاہدہ و قرب الٰہی کی شراب بیخود مست ہوجاتے ہیں

بِاٰلَامِ الْقَدَرِ وَبَلَايَاهُ فَتَنْقَضِيْ اَيَّامُ الْبَلَاءِ وَلَا يَعْلَمُوْنَ بِهَا فَيَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

پس رنجہائے تقدیری غموں اور بلاؤں کا حس بھی نہیں ہوتا۔ اون کی مصیبتوں کے تمام دن گزر جاتے ہیں اور دہر کا اون کو علم بھی نہیں ہوتا

يَشْكُرُوْنَهٗ كَيْفَ لَا يَكُوْنُوْا مَوْجُوْدِيْنَ حَتّٰى لَا يَعْتَرِضُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّ الْاٰفَاتِ تَنْزِلُ عَلَى الْقَوْمِ

پس وہ اللہ عز وجل کی حمد و شکر کرتے رہتے ہیں وہ نزول بلا کے وقت گویا موجود ہی نہیں رہتے تا وہ خدا پر اعتراض کرتے اون پر ویسی ہی آفتیں

كما تنزل عليكم فمنهم من يصبر ومنهم من يغيب عن الآفات وعن الصبر عليها التصبر

نازل ہوتی ہین جیسی تم پر پس بعض اون مین سے وہ ہین جو صبر کرتے ہین اور بعض وہ ہین جو آفتون سے اور اونپر صبر سے غائب ہو جاتے ہین

عند ضعف الايمان عند كونه طفلا والصبر عند كونه شابا مراهقا والموافقة عند كونه

اونھین کچھ خبر ہی نہین ہوتی تکلف سے صبر کرنا ضعف ایمان سے اوسکے بچپن مین ہوا کرتا ہے اور صبر کا بلا تکلف آجانا اوس کے جوان قریب البلوغ ہونے کے وقت ہوتا ہے اور اوس کے کمال جوانی کے پہنچ جانے کے وقت موافقت ہوتی ہے

بالغا والرضا عند كونه قرينا ينظر بعلمه الى ربه عز وجل والغيبة والفناء عند

اور راضی برضائے الٰہی ہو جانا اوس کے قرب کے وقت ہوتا ہے اور وہ اپنے علم سے رب عز وجل کی طرف نظر کرتا ہے اور غیبت و فنا مطلق

وجود القلب والسر على الحق عز وجل فهي حالة المشاهدة والمحادثة يفني باطنه يفني

وقت پائے جانے قلب و سر کے حق تعالیٰ کی حضوری مین ہوتی ہے پس یہی حالت مشاہدہ اور ہمکلامی کی ہے اس حالت مین اوس کا باطن اور اوسکا

وجوده وينمحي بالاضافة الى الخلق ويوجد عند الحق عز وجل ينمحي ويذوب هناك ذوبانا

وجود فنا ہو جاتا ہے۔ اور وہ بمقابلہ مخلوق کے محو ہو جاتا ہے اور وہ حق عز وجل کی حضوری مین پایا جاتا ہے وہان محو ہو کر پوری طور سے پگھل جاتا

ثم اذا شاء الحق عز وجل انشره واذا اراد اعاده اعادة وجمع متلاشيه و

بقا کا درجہ مل جاتا ہے۔ پھر جب حق عز وجل چاہتا ہے اوس کو زندہ کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اوس کو واپس کر لیتا ہے اور اوس کے

متفرقه كما يجمع اجساد الخلق يوم القيمة بعد التقطع والتمزق ويجمع

منتشر و متفرق اجزا کو جمع کر دیتا ہے جیسی کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کے بدنون کو ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور بکھیط جانے کے باوجود جمع

عظامهم ولحومهم وشعورهم يأمر اسرافيل عليه السلام بنفخ الارواح فيها هذا في

کر دے گا اور اون کی ہڈیون اور گوشت اور بالون کو جمع کر دیگا۔ اسرافیل علیہ السلام کو اون مین روحون کے پھونکنے کا حکم دیگا۔

حق الخلق اما هؤلاء يعيدهم بلا واسطة نظرة يفنيهم ونظرة يعيدهم شرط المحبة

یہ تو عام مخلوق کے حق مین ہوگا۔ لیکن اہل اللہ کا اعادہ بغیر واسطہ ہوگا فقط نظر الٰہی اون کو فنا کرتی ہے اور اوسی کو نظر اون کا

ان يكون لك ارادة مع محبوبك ان لا تشتغل عنه بدنيا ولا آخرة ولا خلق محبة الله عز وجل

اعادہ فرمادیگی۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ تیرا اعادہ محض اپنے محبوب کے ساتھ ہو اور تجھ کو اوس محبوب سے کوئی چیز اور مخلوق دنیا و آخرت مین روک نہ سکے۔ خدا کی قسم محبت اللہ عز و جل کی آسان نہین ہے۔

والله ليست هينة حتى يدعيها كل احد كم ممن يدعيها وهي بعيدة منه وكم ممن

جو ہر ایک اوس کا دعوی کرنے لگے۔ کتنے لوگ ہین جو اوس کا دعویٰ کرتے ہین حالانکہ محبت اون سے دور ہوتی ہے اور کتنے ایسے ہین جو

لا يدعيها وهي عنده لا تحقروا احدا من المسلمين فان اسرار الحق عز وجل

محبت کے دعویدار نہین حالانکہ محبت اون کے نزدیک موجود ہوتی ہے مسلمانون مین سے تم کسی کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو کیونکہ اسرار الٰہی

مَبْذُوْرَةٌ فِيْهِمْ يَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَثِيْرًا تَوَاضَعُوْا فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَتَكَبَّرُوْا عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَنَبَّهُوْا مِنْ

اون میں مثل بیج کے بکھیر دئے گئے ہیں۔ اے گروہ مسلمانوں کے اپنے نفسوں میں بہت تواضع اختیار کرو اور اللہ عزوجل کے بندوں پر غرور و تکبر نہ کرو اپنی غفلتوں سے

غَفَلَاتِكُمْ مَا اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ غَفْلَةٍ عَظِيْمَةٍ كَاَنَّكُمْ قَدْ حُوْسِبْتُمْ وَعَبَرْتُمُ الصِّرَاطَ وَرَاَيْتُمْ مَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ مَا هٰذَا اِلَّا

ہوشیار ہو جاؤ تم تو بڑی بھاری غفلت میں ہو گویا تمہارا محاسبہ حساب کتاب ہو گیا ہے اور تم نے پل صراط سے عبور کر لیا ہے اور جنت میں تم نے اپنے مکان دیکھ لئے ہیں نہیں ہے یہ

اِغْتِرَارٌ عَظِيْمٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَعَاصِيَ كَثِيْرَةً وَهُوَ لَا يَتَفَكَّرُ فِيْهَا وَلَا يَتُوْبُ عَنْهَا وَيَظُنُّ اَنَّهَا قَدْ

مگر بہت بڑا دھوکا سوچو۔ تم میں سے ہر ایک نے اللہ عزوجل کے بہت گناہ کئے ہیں اور وہ ان میں تفکر ہی نہیں کرتا اور نہ ان سے توبہ کرتا ہے۔ اور یہ گمان رہتا ہے کہ تحقیق

نُسِيَتْ هِيَ مَكْتُوْبَةٌ فِيْ صَحَائِفِكُمْ بِتَوَارِيْخِ اَوْقَاتِهَا يُحَاسَبُ وَيُعَاقَبُ عَلَى الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ مِنْهَا اِسْتَيْقِظُوْا يَا غُفَّلُ اِنْتَبِهُوْا

وہ گناہ بھولا دئے گئے ہیں۔ وہ تو تمہارے نامۂ اعمال میں تاریخوار وقتوں کے ساتھ مندرج ہیں۔ ان میں سے قلیل و کثیر سب پر حساب و عقاب کیا جائیگا۔ اے غافلو جاگو۔

يَا نِيَامُ تَعَرَّضُوْا لِرَحْمَةِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ يَا عَبْدُ اِنَّكُمْ وَتَوَابِعَكُمْ مَنِ اشْتَدَّتْ مَعَاصِيْهِ وَزَلَّاتُهٗ وَاَصَرَّ عَلَيْهَا وَلَمْ يَتُبْ

اے سونیوالو ہوشیار ہو جاؤ پروردگار عزوجل کی رحمت کے سامنے آجاؤ۔ ای بندو بتحقیق تم اور تمہارے تابعدار کوئی بھی ہو جس کے گناہ اور لغزشیں زیادہ ہوں اور وہ

وَلَمْ يَنْدَمْ فَقَدْ جَاءَ بَرِيْدُ الْكُفْرِ اِنْ لَّمْ يَتَدَارَكِ الْاَمْرَ يَا دُنْيَا بِلَا اٰخِرَةٍ يَا خَلْقُ بِلَا خَالِقٍ مَا تَخَافُ سِوَى الْفَقْرِ مَا تَرْجُوْا

اوس پر اڑا رہا اور توبہ و ندامت نہ کی تو اوسنے اگر جلد اوسکی تلافی نہ کرلی تو سمجھ لے کہ کفر کا قاصد آگیا اے دنیا کے بغیر آخرت کے طلب کرنیوالے اے خلق کو بغیر خالق کے

سِوَى الْغِنٰى وَيْحَكَ الرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ اَنْتَ شَاكٌّ فِيْ ضَمَانِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ

چاہنے والے تو محتاجی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور نہ امیری کے سوا کسی کی آرزو کرتا ہے تجھ پر افسوس رزق تو مقسوم ہے جو گھٹ بڑھ نہیں سکتا اور نہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے تو خدا کی ضمانت میں شک کرنے والا ہے

حَرِيْصٌ عَلٰى طَلَبِ مَا لَمْ يُقْسَمْ لَكَ حِرْصُكَ قَدْ مَنَعَكَ عَنِ الْحُضُوْرِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِدِ الْخَيْرِ تَخَافُ اَنْ تَنْقُصَ

جو تیرے لئے مقسوم نہیں ہوا اوسکی طلب پر حرص کرنیوالا ہے تجھ کو تیری حرص نے عالموں کے پاس حاضر ہونے اور مجالس خیر کی حاضری سے روک دیا ہے تو ڈرتا ہے کہ

اَرْبَاحُكَ وَاَنْ تَقِلَّ زُبُوْنُكَ وَيْحَكَ مَنْ اَطْعَمَكَ وَاَنْتَ طِفْلٌ فِيْ بَطْنِ اُمِّكَ اَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ وَعَلَى الْخَلْقِ وَدَنَانِيْرِكَ

تیرے منافع گھٹ جائیں گے اور تیرے اونٹ کم ہو جائیں گے تجھ پر افسوس تو جب ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو تجھ کو کس نے کھلایا تھا آج تو اپنی ذات پر اور خلق پر اور اپنی اشرفیوں اور روپیوں پر

وَدَرَاهِمِكَ وَعَلٰى بَيْعِكَ وَشِرَائِكَ وَعَلٰى سُلْطَانِ بَلَدِكَ كُلُّ مَنِ اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ وَكُلُّ مَنْ خِفْتَهٗ وَ

اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر کے حاکم پر بھروسہ کرنیوالا ہے۔ ہر وہ چیز جس پر تونے اعتماد و بھروسہ کیا پس وہ تیرا معبود ہے اور ہر ایک وہ جس سے تو

رَجَوْتَهٗ فَهُوَ اِلٰهُكَ كُلُّ مَنْ رَاَيْتَهٗ فِي الضُّرِّ وَالنَّفْعِ وَلَمْ تَرَ ذٰلِكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَهُوَ اِلٰهُكَ

ڈرا اور جس سے تونے آرزو کی پس وہ تیرا معبود ہے ہر ایک وہ جس پر تونے نقصان و نفع میں نظر ڈالی اور یہ خیال نہ کیا کہ حق عزوجل نے اوسکے ہاتھوں پر تیرا کام کر دیا ہے پس وہ تیرا معبود ہے۔

عَنْقَرِيْبٍ تَرٰى خَبَرَكَ يَاْخُذُ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَبَطْشَكَ وَمَالَكَ وَجَمِيْعَ مَا اعْتَمَدْتَ

عنقریب تجھے اپنی خبر معلوم ہو جاوے گی حق عزوجل تجھ سے تیرے کان اور آنکھ اور قوت اور تیرا مال اور تمام وہ چیزیں جن پر خدا کے سوا تونے

عَلَيْهِ دُوْنَهٗ وَيَقْطَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَيُقْسِي قُلُوْبَهُمْ عَلَيْكَ وَيَقْبِضُ اَيْدِيَهُمْ عَنْكَ وَيَحْجُزُكَ عَنْ

اعتماد کیا تھا سب چھین لیگا اور تیرے اور تیرے خلق کے درمیان میں تعلق قطع کر دیگا اور ان کے دلوں کو تیرے اوپر سخت کر دیگا اور ان کے ہاتھ تیری طرف بڑھنے نہ دے گا اور تجھے تیرے مشغلوں سے معزول کر دے گا

وَيُغْلِقُ الْاَبْوَابَ فِيْ وَجْهِكَ يُرَدِّدُكَ مِنْ بَابٍ اِلٰى بَابٍ وَلَا يُعْطِيْكَ لُقْمَةً وَلَا ذَرَّةً وَاِذَا دَعَوْتَهٗ

اور تمام دروازے تیرے اوپر بند کر دے گا تجھے ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر دربدر پھرائے گا اور وہ تجھے ایک لقمہ اور ایک ذرہ نہ دیگا

فَلَا يُجِيْبُكَ كُلُّ ذٰلِكَ لِشِرْكِكَ وَاِعْتِمَادِكَ عَلٰى غَيْرِهٖ وَطَلَبِكَ نِعَمَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَاسْتِعَانَتِكَ بِهَا عَلٰى

اور جب تو اوسے پکارے گا وہ تجھے جواب نہ دیگا یہ سب کچھ تیرے شرک اور غیر خدا پر اعتماد کرنے اور غیر اللہ سے خدا کی نعمت طلب کرنے اور گناہوں پر نعمتوں سے مدد چاہنے کی وجہ سے ہوگا

مَعَاصِيْهِ هٰذَا قَدْ رَاَيْتُهٗ جَرٰى عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ هٰذَا الْجِنْسِ وَهُوَ الْاَغْلَبُ وَفِي الْعَاصِيْنَ وَمِنْهُمْ

میں نے یہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ اکثر ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ برتاؤ زمانوں میں اغلب ہیں۔ اور بعض گنہگاروں میں

مَنْ يَّتَدَارَكُ الْاَمْرَ بِالتَّوْبَةِ فَيَقْبَلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَتَهٗ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَيُعَامِلُهٗ بِالْكَرَمِ وَ

سے وہ بھی ہیں جو گناہوں کی توبہ سے تلافی کر لیتے ہیں پس حق عزوجل اون کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے اور اون کی طرف بنظر رحمت فرماتا ہے اور اون سے

اللُّطْفِ يَا خَلْقَ اللّٰهِ تُوْبُوْا يَا عُلَمَاءُ وَيَا فُقَهَاءُ وَيَا زُهَّادُ وَيَا عُبَّادُ مَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ يَّحْتَاجُ اِلٰى

کرم و لطف کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اے مخلوق الٰہی توبہ کرو اے عالموں اے فقیہوں اور اے زاہدوں اے عابدوں تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے

تَوْبَةٍ اَخْبَارُكُمْ عِنْدِيْ فِيْ حَيَاتِكُمْ وَمَمَاتِكُمْ اِذَا اَشْكَلَتْ عَلَيَّ اَوَائِلُ اُمُوْرِكُمْ اِنْكَشَفَتْ لِيْ فِيْ اٰخِرِهَا عِنْدَ

جو توبہ کا محتاج نہ ہو۔ میرے پاس تمہاری زندگی و موت کے حالات و خبریں ہیں۔ جب مجھ پر تمہارے ابتدائی امور مشکل و مشتبہ ہو جاتے ہیں تو آخر کار تمہاری موت کے وقت وہ سب مجھ پر منکشف ہو جاتے ہیں

مَوْتِكُمْ اِذَا خَفِيَ عَلَيَّ اَصْلُ مَالِ اَحَدِكُمْ اَنْتَظِرُ خُرُوْجَهٗ فَاِنْ خَرَجَتْ لِنَفَقَةٍ عَلَى الْاَوْلَادِ وَالْاَهْلِ وَفُقَرَاءِ الْحَقِّ

جب تمہارے مال کی اصلی حالت مجھ پر پوشیدہ رہتی ہے تو میں اوس کے مصارف کا منتظر رہتا ہوں پس اگر وہ مال اولاد اور اہل و عیال کے

عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَالِحِ الْخَلْقِ عَلِمْتُ اَنَّ اَصْلَهٗ جَاءَ مِنْ حَلَالٍ وَاِنْ خَرَجَ عَلَى الصِّدِّيْقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ

نفقہ اور حق عزوجل کے فقرا پر اور خلق کی مصلحتوں میں صرف ہوتا ہے تو میں یہ جان لیتا ہوں کہ اس کی اصل حلال سے ہے اور اگر وہ مال اون صدیقوں

عَزَّ وَجَلَّ عَلِمْتُ اَنَّ اَصْلَ تَحْصِيْلِهٖ كَانَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّهٗ حَلَالٌ مُطْلَقٌ لَسْتُ مَعَكُمْ فِيْ اَسْوَاقِكُمْ

جو حق عزوجل کے خاص بندے ہیں صرف ہوتا ہے تو یہ جان لیتا ہوں کہ اوس کے حاصل کرنے کی اصل حق عزوجل پر توکل ہے اور بلاشک مال حلال مطلق ہے۔ میں تمہارے ساتھ بازاروں میں نہیں رہتا ہوں

وَلٰكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَيِّنُ لِيْ اَمْوَالَكُمْ بِهٰذِهِ الطَّرِيْقِ وَبِغَيْرِهَا مِنَ الطُّرُقِ يَا غُلَامُ اُحْذُرْ اَنْ

اور لیکن حق عزوجل مجھ پر تمہارے مالوں کا حال ان طریقوں کا اور نیز دوسرے طریقوں سے ظاہر فرما دیتا ہے اے غلام تو اس امر سے ڈر

يَّرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهٖ فَتَمْقُتُكَ اُحْذُرْ اَنْ لَّا يَرٰى فِيْ قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهٖ اَوْ رَجَاءَ غَيْرِهٖ

کہ حق عزوجل تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف نہ دیکھے پس اوس وقت تو رسوا ہو جائیگا اس سے بچ کہ وہ تیرے دل میں اپنے غیر کا خوف یا اپنے غیر کی آرزو

أو حبّ غيره طهّروا قلوبكم من غيره لا ترون الضرّ والنفع إلا منه أنتم في داره وضيافته

یا کسی غیر کی محبت دیکھے۔ تم اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کرلو۔ ہر نقصان و نفع کا اوسی کی طرف سے خیال کرو۔ تم تو اوسکے گھر میں اور اوسکی

يا غلام كلّ ما تراه من الوجوه المستحسنة وتحبّه فهو حبّ ناقص أنت معاقب عليه الحبّ

مہمانی میں ہو۔ اے غلام تو جو خوبصورت چہروں کو دیکھ کر اون کو چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے تو اوس پر سزا کا مستحق ہے۔

الصحيح الذي لا يتغيّر حبّ الله عزّ وجلّ وهو الذي تراه بعيني قلبك وهو حبّ الصدّيقين الروحانيين

صحیح محبت جسمیں کبھی تغیر نہ آئے اللہ عز وجل کی محبت ہے اور وہی ایسی ہے جس کو تو اپنی قلب کی آنکھوں سے دیکھیگا۔ اور وہی صدیقوں روحانیوں کی محبت ہے

ما أحبّوا بالإيمان بل بالإيقان والعين كشفت الحجب عن أعين قلوبهم فرأوا ما في الغيب وما لا

اونھوں نے محض بوجہ ایمان محبت نہیں کی بلکہ یقین و معائنہ سبب محبت ہوا اون کی قلب کی آنکھوں سے پردے کھولدیے گئے۔ پس اون کو تمام وہ چیزیں جو غیب میں تھیں نظر آگئیں ایسی چیز دیکھی

يمكنهم شرحه اللّهمّ ارزقنا محبّتك مع العفو والعافية أقسامكم مودوعة عند الدنيا

جن کا بیان ممکن ہی نہیں۔ اے اللہ عفو و عافیت کے ساتھ اپنی محبت عطا فرما۔ تمہارے مقسوم حصے دنیا کے پاس متعین وقتوں

إلى أوقات معلومة عند الحقّ عزّ وجلّ ما يقدر أحد على الامتناع من تسليمها إليكم وقت مجيء الإذن

تک کے لیے جن کا علم خدا کو ہے امانت رکھدیے گئے ہیں اون کے مالک کی طرف سے اجازت مل جانے کے بعد کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ تم کو وہ حصے

ممّن ملكها هي تضحك بالخلق وتخرّب عقولهم وتستهزئ وتضحك بمن يطلب منها

سپرد نہ کردے دنیا مخلوق اور اون کی خرابی عقل پر ہنستی اور استہزا کرتی ہے اور جو دنیا سے غیر مقسوم حصہ طلب کرتا ہے اوس پر

ما لم يقسم له منها ومن يطلب قسمه منها بغير إذن من الحقّ عزّ وجلّ يا قوم إن أعرضتم عن

نیز اوسپر جو بغیر اذن الہی اپنے مقسوم کی اوس سے خواہش کرے ہنستی رہتی ہے مذاق کرتی ہے۔ اے قوم اگر تم دنیا کے دروازے سے

بابها وأقبلتم على باب الحقّ عزّ وجلّ خرجت وتبعتكم اطلبوا من الله عزّ وجلّ العقل إذا أقبلت الدنيا على

منہ پھیر لو اور حق عز وجل کے دروازے کو منہ کرلو تو دنیا نکلکر خود تمہارے پیچھے آئیگی تم اللہ عز وجل سے عقل کی طلب کرو۔ جب دنیا اولیاء اللہ کی طرف

أولياء الله عزّ وجلّ قالوا لها مرّي غرّي غيرنا نحن قد عرفناك قد رأيناك قد عرفنا مخبرك لا

آتی ہے تو وہ اوس سے کہتے ہیں چلی جا اور کسی کو دھوکا دے ہم تو تجھے پہچان چکے ہیں ہم نے تجھے دیکھا ہے تحقیق ہم تیرے حسن و ہیئت

تبهرجي علينا فإنّ دينارك محسلب زينتك على صنم مجوّف من خشب لا روح فيه أنت ظاهرة

کو دیکھ چکے ہیں ہم پر اپنا ملمع نمایاں ظاہر نہ کر تیری اشرفی خراب ہے تیری زینت لکڑی کے اوس خالی بت کی طرح ہے جس میں روح نہیں۔ تو ظاہر

بلا معنى منظر بلا مخبر المنظر والمخبر للآخرة لمّا ظهرت عيوب الدنيا عند القوم هربوا منها ولمّا ظهرت

بلا معنی ہے اور تو بغیر حقیقت کا دکھاوا ہی حقیقۃ دیکھنے اور کہنے کے قابل آخرت ہے جب اولیاء اللہ کو دنیا کے عیب ظاہر ہوگئے تو وہ اوس سے بھاگے۔ اور

عيوب الخلق عندهم غابوا عنهم وهربوا منهم واستوحشوا منهم واستأنسوا بالصحاري والبراري

جب اون پر مخلوق کے عیب ظاہر ہوئے تو وہ اون سے غائب ہوگئے اور بھاگے اور اون سے وحشت کرنے لگے۔ اور جنگلون اور

والخراب والكهوف والجن والملئكة السائحين في الارض تأتيهم الملئكة والجن على صور غير صورهم

اور ویرانون اور غارون اور جن و ملائکہ سے جو کہ زمین میں سیاحت کرنے والے ہیں۔ انس پکڑ لیا فرشتے اور جن انکے پاس اپنی غیر صورتون میں آتے ہیں

يظهرون لهم في بعض الاوقات على صور الزهاد والرهبان باللحا وعلى صور المردان وعلى صور

بعض اوقات میں وہ زاہدون اور راہبون کی صورت میں ڈاڑھیون کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے اور کبھی مردون کی صورت میں اور کبھی

الوحوش يظهرون في اي صورة ارادوا والصور عند الملئكة والجن كثياب معلقة عند احدكم في بيته

وحشی جانورون کی صورت میں۔ فرشتے اور جن جونسی صورت میں چاہین ظاہر ہوتے ہین۔ فرشتون اور جنون کے نزدیک مختلف شکلیں بدلنا ایسا

يلبس ايها شاء المريد الصادق في ارادته الحق عز وجل في بداية امره يضيق عن روية الخلق وعن سماع كلمة

ہے جیسے تمہارے گھر مین لٹکے ہوئے مختلف کپڑے جسے چاہا پہن لیا۔ مرید جو خدا سے ارادت مین سچائی والا ہوتا ہے اپنے ابتدائی معاملہ مین خلق کے دیکھنے اور

منهم وعن روية ذرة من الدنيا ولا يقدر ان يرى شيئا من المخلوقات يكون قلبه تائها وعقله غائبا وبصره

اون سے ایک کلمہ سننے اور دنیا کے ایک ذرے کے دیکھنے سے بھی تنگی کرتا ہے وہ مخلوقات میں سے کسی ایک شے کے دیکھنے کی بھی قدرت نہین رکھتا اوسکا قلب اوسکا حیران ہوتا ہے اور عقل غائب اور اوس کی آنکھ پتھرائی ہوئی رہتی ہے

شاخصا لا يزال كذلك حتى تقع يد الرحمة على رأس قلبه فيأتيه السكر ولا يزال سكران حتى ينشق رأسه

ایسی حالت اوسوقت تک رہتی ہے جبتک کہ رحمت کا ہاتھ اوس کے قلب کے سر پر آ جائے پھر اوسوقت اسکو ایک نشہ آ جاتا ہے اور پھر وہ ہمیشہ مست رہتا ہے یہانتک

القرب من ربه عز وجل فحينئذ يفيق اذا تمكن في توحيده واخلاصه ومعرفته بربه عز وجل وعلمه به ومحبته له

قرب الٰہی کی بو اوس کے دماغ میں پہنچتی ہے اوسوقت یہ افاقہ مین آ جاتا ہے بعدہ جب وہ توحید اور اخلاص اور معرفت الٰہی او علم و محبت خداوندی میں قرار

جاءه الثبات واتساع الخلق تأتيه القوة من الحق عز وجل فيحمل اثقالهم من غير كلفة يقرب منهم ويطلبهم

پکڑ لیتا ہوا جاتا ہے تو اوس کو ثابت قدمی اور مخلوق کی گنجائش حاصل ہو جاتی ہے۔ اوسکے پاس حق عز وجل کی طرف سے ایک قوت آ جاتی ہے پس یہ اوسوقت بغیر تکلیف کے اونکے بوجھ اپنے اوپر لاد لیتا ہے مخلوق سے قریب ہو جاتا ہے اور اون کا طالب بنتا ہے

ويكون كل شغله في مصالحهم وهو لا يشتغل عن ربه عز وجل طرفة عين المتزهد المبتدئ في هذه يهرب من الخلق

اور تمام مشغلہ اسکا اونکی مصلحتون میں ہوتا ہے۔ اور وہ اس حالت مین ایک لمحہ کو بھی خدا سے غافل نہین ہوتا اور اس سے اعراض نہین کرتا۔ زاہد مبتدی ابتدا مین

والزاهد الكامل في زهده لا يبالي منهم لا يهرب منهم بل يطلبهم لانه يصير عارفا بالله عز وجل ومن عرف الله لا يهرب

خلق سے بھاگتا ہے اور زاہد کامل اپنے زہد مین کچھ بھی انکی پروا نہین کرتا اون سے بھاگتا ہے بلکہ اون کی خواستگاری کرتا ہے کیونکہ وہ تو عارف باللہ ہو جاتا ہے اور

من شي ولا يخاف من شي سواه المبتدي يهرب من الفساق والعصاة والمنتهي يطلبهم كيف لا يطلبهم

جو اللہ تعالی کو پہچان لیتا ہے تو وہ نہ کسی شے سے بھاگتا ہے اور نہ وہ کسی شے سے سوا خدا کے ڈرتا ہے مبتدی فاسقون اور گنہگارون سے بھاگتا ہے اور منتہی اون کو طلب کرتا ہے اور وہ کیسے طلب نہ کرے کیونکہ

وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَضْحَكُ فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ اِلَّا الْعَارِفُ مَنْ كَمُلَتْ مَعْرِفَتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اون کی ہر قسم کی دوا تو اوس کے پاس موجود ہے اور اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا نہیں ہنستا فاسق کے منھ پر مگر عارف باللہ۔ جو معرفت الٰہی میں کامل ہو جاتا ہے وہ خدا کی طرف رہنما بن جاتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔

صَارَ دَالًّا عَلَيْهِ يَصِيْرُ شَبَكَةً يَصْطَادُ بِهِ الْخَلْقَ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتّٰى يَهْزِمَ اِبْلِيْسَ وَجُنْدَهُ

وہ ایک شکاری کا سا جال بن جاتا ہے جس کے ذریعے مخلوق کا دنیا کے سمندر سے شکار کرتا رہتا ہے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا اوسکو ایسی قوت عطا فرما دیجاتی ہے جس کے ذریعے سے شیطان اور اوس کے لشکر کو یہ عارف شکست دیدیتا ہے۔

يَأْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ اَيْدِيْهِمْ يَا مَنِ اعْتَزَلَ بِزُهْدِهِ مَعَ جَهْلِهِ تَقَدَّمْ وَاسْمَعْ مَا اَقُوْلُ يَا زُهَّادَ الْاَرْضِ تَقَدَّمُوْا

اور مخلوق کو اون کے پنجے سے چھوڑا لیتا ہے۔ اے زاہد تو کہ جہالت کو ساتھ لئے ہوئے گوشہ نشینی اختیار کرنیوالے آگے آ اور جو کچھ میں کہتا ہوں اوسے سن۔

خَرِّبُوْا صَوَامِعَكُمْ وَاقْرَبُوْا مِنِّيْ قَدْ قَعَدْتُّمْ فِيْ خَلَوَاتِكُمْ عَنْ غَيْرِ اَصْلٍ مَا وَقَعْتُمْ بِشَيْءٍ تَقَدَّمُوْا وَاقْطِفُوْا ثِمَارَ

اے روئے زمین کے زاہدو آگے آؤ اپنے خلوت خانوں کو ویران کر دو اور مجھ سے قریب ہو جاؤ تم اپنے خلوت خانوں میں بغیر کسی اصل کے بیٹھ گئے ہو۔ تمنے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے آگے بڑھو اور حکمت و دانائی کے میوے چنو اللہ تم پر رحم کرے۔

الْحِكَمِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مَا اُرِيْدُ مَجِيْئَكُمْ لِيْ بَلْ اُرِيْدُهُ لَكُمْ يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ تَتْعَبُ حَتّٰى تَتَعَلَّمَ الصَّنْعَةَ تَبْنِيْ وَتَنْقُضُ

میں تمہارا آنا اپنے نفع کیلئے نہیں چاہتا ہوں میں تمہاری ہی غرض کیلئے چاہتا ہوں۔ اے غلام تو حاجتمند ہے کہ محنت کرے تاکہ کوئی صنعت پیشہ سیکھ لے تو ہزار مرتبہ بناتا توڑتا ہے تاکہ تجھے ایسی اچھی عمارت بنانی آجائے جو پھر نہ ٹوٹے۔

اَلْفَ مَرَّةٍ حَتّٰى يَحْسُنَ تَبْنِيْ مَا لَا يَنْتَقِضُ اِذَا فَنِيْتَ فِي الْبِنَاءِ وَالنَّقْضِ بَنٰى لَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِنَاءً لَا

جب تو بنانے اور توڑنے میں خود فنا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایسی عمارت بنا دے گا جو ٹوٹ نہ سکے گی

يَنْتَقِضُ يَا قَوْمِ مَتٰى تَعْقِلُوْنَ مَتٰى تَدْرُوْنَ الَّذِيْ اُشِيْرُ اِلَيْهِ طُوْفُوْا عَلٰى مُرِيْدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا وَقَعْتُمْ

اے قوم۔ تم کب سمجھوگے۔ جسکی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں کب معلوم کروگے۔ تم حق عز وجل کے طالبوں مریدوں کے پاس آمد و رفت کرو جب

بِهِمْ فَاخْدِمُوْهُمْ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ اَلْمُرِيْدُوْنَ الصَّادِقُوْنَ لَهُمْ رَوَائِحُ وَعَلَامَاتٌ ظَاهِرَةٌ نَيِّرَةٌ وَلٰكِنَّ الْاٰفَةَ فِيْكُمْ

اون سے ملاقات ہو جائے تو تم اپنی جانوں اور مالوں سے اون کی خدمت کرو سچے مریدین عاشقان خدا کیلئے خاص خوشبوئیں ہیں اور ظاہر چمکدار علامتیں ہیں

وَفِيْ بَصَائِرِكُمْ وَفِيْ اَفْهَامِكُمُ السَّقِيْمَةِ مَا تُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الصِّدِّيْقِ وَالزِّنْدِيْقِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ بَيْنَ الْمَسْمُوْمِ

ولیکن تم میں اور تمہاری بینائیوں اور تمہاری ناقص سمجھوں میں نقص و آفتیں ہیں تم درمیان صدیق و زندیق اور درمیان حلال و حرام زہر ملے ہوئے

وَغَيْرِ الْمَسْمُوْمِ بَيْنَ الْعَاصِيْ وَالطَّائِعِ بَيْنَ مُرِيْدِ الْحَقِّ وَالْخَلْقِ اُخْدُمُوا الشُّيُوْخَ الْعُمَّالَ بِالْعِلْمِ حَتّٰى

اور غیر زہر ملے ہوئے میں اور نافرمان اور تابعداروں میں اور درمیان طالب خدا و طالب خلق کے فرق نہیں کرتے تم اون مشائخوں کی جو علم کے موافق

يُعَرِّفُوْكُمُ الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ اِجْهَدُوْا فِيْ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّكُمْ اِذَا عَرَفْتُمُوْهُ عَرَفْتُمْ مَا سِوَاهُ

عمل کرنیوالے ہیں خدمت کرو۔ یہانتک کہ وہ تمام چیزوں کی حقیقت سے تمہیں آشنا کر دیں۔ اور تم حق عز وجل کی معرفت حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ پس بہ تحقیق جب تم پہچان لوگے اوس کے ماسوا سب کو پہچان لوگے۔

اِعْرِفُوْهُ ثُمَّ اَحِبُّوْهُ اِذَا كُنْتُمْ مَا تَرَوْنَهُ بِاَعْيُنِ رُءُوْسِكُمْ فَانْظُرُوْهُ بِاَعْيُنِ قُلُوْبِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ

تم اولًا اوسی پہچانو پھر اوسی محبوب بناؤ۔ جب تم اوس کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہو تو اوس کو اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھو۔

النِّعَمَ مِنْهُ اَحْبَبْتُمُوْهُ ضَرُوْرَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ

جب تم نعمتوں کو اوسکی طرف سے سمجھوگے تو ضرور تم خدا سے بھی محبت کروگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس لئے دوست رکھو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں جو بمنزلہ غذا کے کھلاتا ہے اور مجھ کو اپنا دوست اسلئے بناؤ کہ اللہ عز وجل مجھ کو دوست رکھتا ہے اوس کی محبت سے

اللہِ عَزَّ وَجَلَّ لِی یَا قَوْمِ قَدْ غَذَّاکُمْ بِنِعَمِهٖ وَاَنْتُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِکُمْ وَبَعْدَ خُرُوْجِکُمْ مِنْهَا ثُمَّ اَعْطَاکُمُ الْعَوَافِیَ وَ

میری محبت کرو۔ اے قوم اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے تمہیں اوس حالت میں غذا دی کہ تم ماں کے پیٹوں میں تھے اور اون سے نکلنے کے بعد بھی غذا دی پھر

الْقُوٰی وَالْبَطْشَ وَرَزَقَکُمْ طَاعَتَهٗ وَجَعَلَکُمْ مُسْلِمِیْنَ مُتَّبِعِیْنَ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ شُکْرُهٗ وَمَحَبَّتُهٗ اِذَا رَاَیْتُمُ النِّعَمَ

تمکو عافیتیں اور قوتیں اور حملہ کی قوت عطا فرمائی اور اوسنے تمکو اپنی طاعت نصیب فرمائی اور تمہیں مسلمان اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیروی کرنیوالا بنایا پس اوسکا شکر و محبت کہاں ہے

مِنْهُ زَالَتْ مَحَبَّةُ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوْبِکُمْ اَلْعَارِفُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحِبُّ لَهُ النَّاظِرُ اِلَیْهِ بِعَیْنَیْ قَلْبِهِ الَّذِیْ یَرَی الْاِحْسَانَ وَالْاِسَاءَةَ مِنْهُ لَا

جب تم نعمتوں کو اوس کی طرف سے خیال کرو گے تو تمہارے قلوب سے خلق کی محبت جاتی رہے گی۔ عارف باللہ اوس کی محبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف قلب کی آنکھوں سے نظر کرنے والا احسان و برائی سب کو اوسی کی طرف سے جانتا ہے اوس کی نظر اوس کی طرف ہی رہتی ہے

یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُّحْسِنُ اِلَیْهِ وَیُسِیْءُ مِنَ الْخَلْقِ اِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ اِحْسَانٌ رَاٰهُ بِتَسْخِیْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ ظَهَرَتْ مِنْهُمْ اِسَاءَةٌ

ساتھ مخلوق میں سے بھلائی و برائی کرتا ہے نہیں جاتی بلکہ جو مخلوق میں سے اوس پر احسان کرتا ہے اوس کو وہ حق عزوجل کے مسخر کرنے سے ہی سمجھتا ہے اور اگر مخلوق

رَاٰهَا بِتَسْلِیْطِهٖ یَنْتَقِلُ نَظَرُهٗ مِنَ الْخَلْقِ اِلَی الْخَالِقِ وَمَعَ ذٰلِکَ یُعْطِی الشَّرْعَ حَقَّهٗ وَلَا یُسْقِطُ حُکْمَهٗ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ

سے اوس کو برائی پہونچتی ہے تو وہ اوس کو اللہ تعالیٰ کے مسلط کر دینے سے جانتا ہے اوس کی نظر خلق سے خالق کی طرف ہی جاتی ہے۔ اور باوجود اوسکے وہ شرع کا حق اوس کو دیتا رہتا ہے اور وہ شرع کے حکم کو ساقط نہیں کرتا۔ عارف باللہ کا قلب ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا

یَنْتَقِلُ مِنْ حَالَةٍ اِلٰی حَالَةٍ حَتّٰی یَقْوٰی زُهْدُهٗ فِی الْخَلْقِ وَالتَّرْکُ لَهُمْ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُمْ وَیَرْغَبُ فِی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَیَقْوٰی

رہتا ہے یہانتک کہ مخلوق میں اوسکا زہد قوی ہو جاتا ہے اور اونکا چھوڑ دینا اور اون سے روگردانی قوت پکڑ لیتی ہے اور حق عزوجل کی طرف رغبت ہو جاتی ہے اور اوسکا توکل خدا

تَوَکُّلُهٗ عَلَیْهِ وَتَذْهَبُ عَنْهُ رُؤْیَةُ اَخْذِ الْاَشْیَاءِ مِنَ الْخَلْقِ وَیَبْقٰی عِنْدَهٗ اَخْذُهَا مِنَ الْحَقِّ عَلٰی یَدِ الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ یَتَاَیَّدُ

پر قوی ہو جاتا ہے اور مخلوق سے چیزوں کا لینا اوسکی نظر سے جاتا رہتا ہے اور اوس پر یہ خیال کہ مخلوق سے یہ لیا جاتا رہتا ہے صرف یہ خیال باقی رہ جاتا ہے کہ حق سے بواسطہ خلق کے حاصل کیا

وَیَتَاَیَّدُ عَقْلُهُ الْمُشْتَرَکُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْخَلْقِ وَیُزَادُ عَقْلًا اٰخَرَ وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ یَا فَقِیْرَ الْخَلْقِ یَا مُشْرِکُ

اور اوسکی عقل جو کہ حق و خلق کے درمیان مشترک ہے مضبوط و موکد ہو جاتی ہے اور دوسری عقل زیادہ کر دی جاتی ہے اور وہ عقل خاص اللہ عزوجل کی طرف سے ہے

بِهِمْ اِحْذَرْ اَنْ یَّاْتِیَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی مَا اَنْتَ عَلَیْهِ مَا یَفْتَحُ اللہُ لِرُوْحِکَ بَابَهٗ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهَا لِاَنَّهٗ غَضْبَانُ عَلٰی کُلِّ

اے مخلوق کے محتاج اور اے مشرک بالخالق اس بات سے ڈر کہ تجھے اسی حالت پر کہیں موت نہ آجائے کہ تو اپنی حالت موجودہ پر ہو۔ ایسی حالت میں اللہ تیری روح کے لئے اپنا دروازہ نہ کھولیگا اور نہ وہ اوس کی طرف دیکھیگا کیونکہ وہ ہر مشرک سے جو اوس کے غیر پر اعتماد رکھنے والا ہو سخت ناراض ہے۔

مُشْرِکٍ مُعْتَمِدٍ عَلٰی غَیْرِهٖ عَلَیْکَ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الدُّنْیَا ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ

تو دنیا سے علیحدگی کو لازم پکڑ پھر خلق سے علیحدگی کو پھر نفس سے علیحدگی کو پھر آخرت سے تنہائی کو پھر ماسوی اللہ سے جدائی کو اختیار کر

الْاُخْرٰی ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنْ مَا سِوَی اللہِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَخْلُوَ مَعَ الْمَوْلٰی عَزَّ وَجَلَّ فَاغْفُلْ عَنْ وُجُوْدِکَ وَتَدْبِیْرِکَ وَهَذَیَانِکَ

پھر جب تیرا ارادہ تنہائی و خلوت کا مولیٰ عزوجل کے ساتھ ہو تو تو اپنے وجود و تدبیر اور فضول بکواس سے علیحدہ ہو جا۔ تجھ پر افسوس ہے

وَیْحَکَ تَقْعُدُ فِیْ صَوْمَعَتِکَ وَقَلْبُکَ فِیْ بُیُوْتِ الْخَلْقِ مُنْتَظِرٌ لِمَجِیْئِهِمْ وَهَدَایَاهُمْ ضَاعَ زَمَانُکَ وَجَعَلْتَ لَکَ الصُّوْرَةَ

تو اپنے خلوتخانہ میں بیٹھتا ہے اور تیرا قلب مخلوق کے گھروں میں ہوتا ہے تو اون کے آنے کا اور اون کے ہدیہ کا منتظر ہوتا ہے تیرا زمانہ بیکار ضائع گیا۔ اور تو نے بے معنی

بِلَا مَعْنًی لَا تُؤَهِّلْ نَفْسَکَ لِشَیْءٍ لَمْ یُؤَهِّلْکَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ وَاِنْ لَمْ یَاْتِکَ التَّاْهِیْلُ مِنَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَّا مَا تَقْدِرُ عَلَیْهِ

صورت بنائی جس چیز کا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل نہیں بنایا تو اوس کا اپنے نفس کو اہل نہ سمجھ۔ اور اگر تجھ کو اللہ عزوجل کی طرف سے اہلیت عطا نہ ہوئی تو نہ تو

اَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ اِذَا اَرَادَ لَکَ اَمْرًا هَیَّاَکَ لَهٗ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَکَ بَاطِنٌ صَحِیْحٌ وَقَلْبٌ خَالٍ عَمَّا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا

اور تمام مخلوق اوس کے لانے پر قدرت نہیں رکھ سکتے۔ جب خدا تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو وہ خود اوس کو تیرے لئے مہیا کر دے گا جب تیرا باطن صحیح نہیں اور قلب ماسوی اللہ سے خالی نہیں تو تیری محض خلوت نشینی تجھے کیا نفع دے گی

تَجَرُّدُ الْخَلْوَةِ لَا یَنْفَعُکَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا اَقُوْلُ وَانْفَعْهُمْ بِمَا یَسْمَعُوْنَ ۵

اے اللہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اوس سے مجھے اور سننے والوں کو اوس کے سننے سے نفع دے۔

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشِیَّةً بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ عِشْرِیْنَ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

۲۵ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں پیران پیر رضی نے ارشاد فرمایا

اَلدُّنْیَا حِجَابٌ عَنِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حِجَابٌ عَنْ رَبِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُلُّ مَخْلُوْقٍ حِجَابٌ عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ

دنیا آخرت سے حجاب ہے اور آخرت پروردگار دنیا و آخرت سے حجاب ہے اور تمام مخلوق خالق سے حجاب ہے - عزوجل -

کُلَّمَا وَقَفْتَ مَعَہٗ فَھُوَ حِجَابُکَ لَا تَلْتَفِتْ اِلَی الْخَلْقِ وَلَا اِلَی الدُّنْیَا وَلَا اِلٰی مَا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

جب تو یقین سے کسی چیز کے ساتھ ٹھہریگا پس وہ تیرے لئے حجاب ہے۔ تو خلق اور دنیا اور ماسوی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو

حَتّٰی تَاْتِیَ اِلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِاَقْدَامِ سِرِّکَ وَصِحَّۃِ زُھْدِکَ فِیْمَا سِوَاہُ عُرْیَانًا عَنِ الْکُلِّ مُتَحَیِّرًا فِیْہِ

یہانتک کہ تو اپنے سر کے قدموں اور ماسوی اللہ میں زہد کے صحیح ہو جانے سے ہر ایک سے برہنہ و جدا ہو کر ذات الٰہی میں حیرت ناک

مُسْتَغِیْثًا اِلَیْہِ مُسْتَعِیْنًا بِہٖ نَاظِرًا اِلٰی سَابِقَتِہٖ وَعِلْمِہٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ وُصُوْلُ قَلْبِکَ وَسِرِّکَ وَدَخَلَا عَلَیْہِ

بنکر اوسی سے فریاد رس چاہنے والا مدد مانگنے والا سابقہ تقدیری و علم الٰہی کی طرف متوجہ ہونے والا ہوکر دروازہ الٰہی تک آجائے پس جب تیرے قلب
قلب و سر کا وہاں پہنچ جانا متحقق ہو جائے گا اور یہ دونوں بارگاہ الٰہی میں داخل ہو جائیں گے تو وہ تجھے اپنا مقرب بنا لیگا اور اپنے سے نزدیک کر لیگا

ھُوَ قَرَّبَکَ وَاَدْنَاکَ وَاَحْیَاکَ وَوَلَّاکَ عَلَی الْقُلُوْبِ وَاَمَّرَکَ عَلَیْھَا وَجَعَلَکَ طَبِیْبًا لَّھَا فَحِیْنَئِذٍ

اور تجھے حیوۃ بخشے گا اور قلوب کا تجھ کو حاکم بنادے گا اور اون پر تجھے امیر کردے گا اور تجھ کو وہ اون کا طبیب ٹھہرادے گا اسوقت پھر تو خلق و دنیا کی طرف

اِلْتَفِتْ اِلَی الْخَلْقِ وَالدُّنْیَا فَیَکُوْنُ الْتِفَاتُکَ اِلَیْھِمْ نِعْمَۃً فِیْ حَقِّھِمْ وَاَخْذُکَ لِلدُّنْیَا مِنْ اَیْدِیْھِمْ رَدُّھَا عَلٰی

متوجہ ہو جائے گا۔ اور یہ تیری توجہ اون کی طرف اون کے حق میں نعمت ہوگی۔ اور تیرا دنیا کو مخلوق کے ہاتھوں سے لینا اور اوس کا فقیروں پر لوٹا

فُقَرَائِھِمْ وَاسْتِیْفَاؤُکَ لِقِسْمِکَ مِنْھَا عِبَادَۃٌ وَّطَاعَۃٌ وَّسَلَامَۃٌ مَنْ اَخَذَ الدُّنْیَا عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ لَا تَضُرُّہٗ

دینا اور اوس میں سے اپنے مقسوم حصے پر قبضہ کر لینا عبادت و اطاعت اور باعث سلامتی ہوگا جس نے دنیا کو اس حالت سے حاصل کیا تو دنیا اوسکو ضرر نہ دیگی

بَلْ تَسْلَمُ مِنْھَا وَتَصْفُوْ لَہٗ اَقْسَامُہٗ مِنْ بَیْنِ کَدَرِھَا اَلْوِلَایَۃُ لَھَا عَلَامَاتٌ فِیْ وُجُوْہِ الْاَوْلِیَاءِ یَعْرِفُھَا اَھْلُ

بلکہ وہ دنیا سے سلامتی میں رہیگا اور اوس کے حصے دنیا کی خرابیوں سے پاک و صاف رہینگے ولی اللہ لوگوں کے چہروں پر ولایت کی علامتیں نشان ہوتے ہیں

الْفِرَاسَۃِ اَلْاِشَارَاتُ تَنْطِقُ الْوِلَایَۃَ لَا اللِّسَانُ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْیَبْذُلْ نَفْسَہٗ وَمَالَہٗ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَیَخْرُجْ بِقَلْبِہٖ

جسکو اہل فراست دانائی والے ہی لوگ پہچانتے ہیں۔ ولایت کا اظہار اشارات سے ہوتا ہے نہ زبان سے۔ جو شخص اپنی فلاح و بہتری چاہے پس اوسکو
چاہیے کہ وہ اپنے نفس و مال کو حق عز و جل کے واسطے خرچ کرے اور وہ اپنے قلب کے ساتھ خلق و دنیا سے نکل جائے بال کے آٹے سے

مِنَ الْخَلْقِ وَالدُّنْیَا کَخُرُوْجِ الشَّعْرَۃِ مِنَ الْعَجِیْنِ وَاللَّبَنِ وَھٰکَذَا مِنَ الْاُخْرٰی وَھٰکَذَا مِنْ جَمِیْعِ مَا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

اور دودھ سے نکلجانے اور اسی طور سے آخرت اور جمیع ماسوی اللہ سے علیحدہ ہو جاوے پس تو سوقت ہر حقدار کا حصہ اوس کو

فَحِیْنَئِذٍ تُعْطِیْ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَاْخُذُ اَقْسَامَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ عَلٰی بَابِہٖ وَھُمَا قَائِمَانِ

خدا کے روبرو عطا کریگا اور تو دنیا و آخرت سے اپنے حصے وصول کرے گا حالانکہ تو خدا کے دروازے پر حاضر ہوگا اور وہ دونوں کھڑے ہوئے

خَادِمَتَانِ وَھِیَ قَائِمَۃٌ وَّاَنْتَ قَاعِدٌ وَّاَنْتَ قَائِمٌ اِلٰی کُلِّھَا عَلٰی بَابِ الْمَلِکِ وَاَنْتَ قَاعِدٌ ... مَنْ کَانَ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ تَاعِدَۃٌ

ہوں گے نیز تیرے تجھ سے قائم ہوں گے تو دنیا سے اپنا حصہ اس طور سے نہ لیگا کہ وہ بیٹھنے والی ہو اور تو کھڑا ہونے والا ہو بلکہ بادشاہ کے آستانہ پر
بیٹھ کر اس حالت سے کہ وہ اپنے سر پر طبق لئے کھڑی ہوئی ہو اور تو اوس سے کھائے

قَائِمَۃٌ وَّالطَّبَقُ عَلٰی رَاْسِھَا تَخْدُمُ مَنْ ھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُذِلُّ مَنْ ھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَابِھَا کُلٌّ

دنیا اوسکی خدمت کرتی ہے جو حق عز و جل کے آستانہ پر ٹھہرنے والا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازہ پر ٹھہرنے والا ہوتا ہے تو دنیا اوسے ذلیل کرتی ہے۔

مِنْھُمَا یُقَدِّمُ الْغِنٰی وَالْعِزَّ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَلْقَوْمُ رَضُوْا مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاِفْلَاسِ فِی الدُّنْیَا وَرَضُوْا

تو دنیا سے غنا اور عزت کے ساتھ حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ عز و جل سے دنیا میں افلاس کے ساتھ راضی ہوگئے اور آخرت میں اونکی

مِنْہُ بِالْاٰخِرَۃِ اَنْ یُّقَرِّبَھُمْ اِلَیْہِ مَا یَطْلُبُوْنَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ سِوَی اللّٰہِ عَلِمُوْا اَنَّ الدُّنْیَا

رضامندی قرب الٰہی کے ساتھ ہوگی وہ اللہ عز و جل سے سوا اوس کے کسی کو طلب نہیں کرتے ہیں اونھوں نے یہ جان لیا ہے کہ

مَقْسُوْمَةٌ فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا وَعَلِمُوْا اَنَّ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ وَنَعِيْمَ الْجَنَّةِ مَقْسُوْمٌ اَيْضًا

دنیا تقسیم کیجا چکی ہے لہٰذا انھوں نے دنیا کی طلب کو چھوڑ دیا اور انھوں نے جان لیا کہ درجۂ آخرت کے اور جنت کی نعمتیں بھی تقسیم کیجا چکی ہے۔

فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لِذٰلِكَ وَالْعَمَلَ لَهٗ لَا يُرِيْدُوْنَ سِوٰى وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ

لہٰذا انھوں نے اوسکی طلب اور اوسکے لئے عمل کو بھی چھوڑ دیا ہے وہ خدا کی ذات کے سوا کسی چیز کو نہیں چاہتے۔ جب وہ جنت میں داخل ہونگے

لَا يَفْتَحُوْنَ عُيُوْنَهُمْ حَتّٰى يَرَوْا نُوْرَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحِبَّ التَّجْرِيْدَ وَالتَّفْرِيْدَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ

تو تاوقتیکہ وہ اللہ تعالےٰ کے ذات کا نور نہ جنت میں نہ دیکھیں گے اپنی آنکھیں نہ کھولیں گے۔ تو اپنے لئے تنہائی و جدائی کو دوست رکھ جس کا

قَلْبُهٗ مُجَرَّدًا عَنِ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ لَا يَقْدِرُ اَنْ يَّسْلُكَ جَادَّةَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ حَتّٰى

قلب خلق و اسباب سے خالی و جدا نہیں ہوتا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ وہ انبیاء و صالحین کے راستہ پر چل سکے تاوقتیکہ

يَقْنَعَ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الدُّنْيَا وَيُسَلِّمَ الْكَثِيْرَ اِلٰى يَدِ الْقُدْرَةِ لَا تَتَعَرَّضْ لِطَلَبِ الْكَثِيْرِ فَاِنَّكَ تَهْلِكُ

کہ وہ قلیل دنیا پر قناعت کرے اور زائد کو ید قدرت کے حوالہ کردے۔ تو زیادہ دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

اِذَا جَاءَكَ الْكَثِيْرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ اخْتِيَارِكَ كُنْتَ مَحْفُوْظًا فِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جبکہ زیادہ دنیا خدا کی طرف سے بلا تیرے اختیار کے تیرے پاس آجائے تو تو اوس میں محفوظ رہے گا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ عِظِ النَّاسَ بِعَمَلِكَ وَكَلَامِكَ يَا وَاعِظًا عِظِ النَّاسَ بِصَفَاءِ سِرِّكَ وَتَقْوٰى

آپ فرمایا کرتے تھے کہ تو لوگوں کو اپنے عمل اور اپنے کلام سے نصیحت کیا کر۔ اے واعظ اپنے باطن کی صفائی اور قلب کے تقویٰ کے ساتھ لوگوں کو

قَلْبِكَ وَلَا تَعِظْهُمْ بِتَحْسِيْنِ عَلَانِيَتِكَ مَعَ قُبْحِ سَرِيْرَتِكَ اَلْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصیحت کر ظاہر کو اچھا بنا کر باطن کی خرابی کے ساتھ وعظ کرنا بے سود ہے ایسا وعظ نہ کہو۔ حق تعالےٰ نے قلوب مومنین میں ایمان کو تحریر

الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهُمْ هٰذَا سَابِقَةٌ وَلَا يَجُوْزُ الْوُقُوْفُ مَعَ السَّابِقَةِ وَالْاِتِّكَالُ

قبل کہ وہ پیدا ہوں لکھ دیا ہے یہی سابقہ و تقدیر ہے اور اس سابقہ کے ساتھ ٹھہر جانا اور اوس پر بھروسہ کر لینا جائز نہیں

عَلَيْهَا بَلْ تَجْتَهِدُ وَتَتَعَرَّضُ وَتَبْذُلُ الْمَجْهُوْدَ وَتَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْقَانِ

بلکہ تیری کوشش و توجہ لازمی ہے ایمان و ایقان کے حاصل کرنے کی کوشش کر اور اوس میں اپنی جد و جہد کو پورا طور سے

تَتَعَرَّضُ لِنَفَحَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُلَازِمُ الْوُقُوْفَ عَلٰى بَابِهٖ فَلُوْ بُنَا تَجْتَهِدُ فِي اكْتِسَابِ

صرف کردے اور حق تعالےٰ کی خوشبوؤں کی طرف توجہ کر اور اوسکے دروازۂ رحمت پر پڑا رہ بس ہمارے قلوب کو ایمان کے

الْاِيْمَانِ فَلَعَلَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَهَبُهٗ لَنَا مِنْ غَيْرِ كَسْبٍ وَلَا تَعَبٍ اَمَا تَسْتَحْيُوْنَ يَنْسِفُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ

حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے ہو سکتا ہے کہ حق عز و جل ہمکو ایمان بغیر کسب و مشقت کے عطا فرمائے لیکن جد و جہد ضروری ہے

نَفْسَهُ بِصِفَاتٍ يَرْضَاهَا لَهُ تَتَأَوَّلُونَهَا وَتَرُدُّونَهَا عَلَيْهِ مَا يَسَعُكُمْ مَا وَسِعَ ...

کیا تمہیں شرم نہیں آتی حق عزوجل تو اپنے نفس کے لئے پسندیدہ صفتیں بیان کرتا ہے اور تم اوسمیں تاویلیں گڑھتے ہو اور اوس کو تقدیر رد کرتے ہو تمہارے علم میں ویسی گنجائش نہیں جیسی تمہیں

تَقَدَّمَكَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ مِنْ غَيْرِ تَشْبِيهٍ

صحابہ و تابعین میں تھی رضی اللہ عنہم ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے جیسا کہ اوسنے فرمایا بغیر تشبیہ اور بغیر تعطیل

وَتَعْطِيلٍ وَتَجْسِيمٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَوَفِّقْنَا وَجَنِّبْنَا الْاِبْتِدَاعَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اور بغیر تجسیم کے علے اے اللہ تو ہم کو رزق دے اور ہم کو توفیق دے اور ہم کو نئی باتوں کے نکالنے سے بچا اور ہمکو دنیا

وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

و آخرت میں بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

ہے وہ ہر صفت کو ہر شکل کو مانتے اور اوسپر بلا تاویل و تردید ایمان لاتے تھے تم بھی اون کی اقتدا کرو۔ ۱۲

علے تشبیہ کسی کے ساتھ متشابہ ہونا تعطیل بیکار رہ جانا۔ تجسیم جسم کا ہونا خدا نہ کسی کے ساتھ متشابہ ہے نہ بیکار ہر وقت جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے نہ اوس کے لئے جسم ہے وہ سراپا نور ہے اوس کے ذات اور صفتوں پر ایمان لائیے۔ متشابہات پر ہمارا ایمان ہے اوس کے واسطے استوا علے العرش ہے اور اسکے حقیقی معنی وہی جانتا ہے ۱۲ قادری غفرلہ

(۲۸۶)

ثنا بندگی بود از من بیان محبوب سبحانی بسیرت شیر یزدانی بصورت مصطفیٰ ثانی۔
توئی ہر جان را جانان۔ محی الدین جیلانی تُئی محبوب سبحانی توئی مطلوب ربانی۔
[illegible] اللہ چہ نورے یافت از دربار ربانی منور می شوند از خندہ ات شبہائے ظلمانی۔
[illegible] لا تخف ارشاد پاکت بے خطر فرمود۔ مرا از رنج و آفتہا و ہم جملہ پریشانی۔
[illegible] ہر دم ز سوئے طیبہ و بغداد می آید۔ نسیم روح پرور از فیوض غوث صمدانی۔
[illegible] مدد یا غوث اعظم [illegible] گرفتارم برنج و غم پریشانی و حیرانی۔
[illegible] ہمہ فیض از تو۔ بیان [illegible] بیرون ز طوق جن و انسانی۔
[illegible] عبد قادر قادری یا شاہ جیلانی۔

[illegible] در نظر [illegible] تزئین تاج [illegible]
[illegible] دارد [illegible] حضرت محبوب سبحانی

[illegible] حضرت غوث [illegible] کا ہر ایک [illegible]
[illegible] ہوا دریا [illegible]

[illegible]

فسلاً بعد نسل ہمارے خاندان میں چلی آتی ہے اب تیرا حصہ ہے۔ حصار غوثیہ میں میں نے بہ تفصیل لکھا ہے جو عنقریب طبع کرانے والا ہوں
دیری مدت سے تمنائے دلی ہے کہ اسکا عام فہم اردو ترجمہ کرا کر اعراب لگوا کر کتاب کو معہ ترجمہ طبع کرا دیا جاوے تاکہ ہماری
اولاد اور دیگر اہل اسلام خصوصاً قادریوں کے لیے مفید ہو بہت سے دروازوں پر اسی خیال سے گیا لیکن کسی نے ہمت نہ بندھائی اب نو
حسبۃً للہ اس کا ترجمہ کر دے یہ سنکر دل لرز گیا آنکھوں میں پانی بھر آیا خیال ہوا کہ اپنے میں یہ قابلیت کہاں جو حضور سرکار
غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے کلام برکات انضمام کو سمجھوں اور اوسکا ترجمہ کروں کچھ دیر عالم سکوت میں رہا پھر بہزار جسارت عرض کیا کہ
بندہ میں یہ قابلیت نہیں سنکر مکرر سہ کرر فرمایا کرنا ہو گا کرنا ہو گا اسی لیے پہلے وعدہ لے لیا ہے اسکے بعد سوائے قبول کوئی چارہ
کار نہ دیکھا کتاب لے لی اور دعا کا طالب ہوا اور رب تعالیٰ سے مدد چاہی دعا کی اور وہ بھی محض اس خیال سے کہ جن کا یہ کلام پاک ہے
وہ اور نیز دیگر حضرات جن کی ڈیوڑھی کا غلام ہوں یعنی مدرسہ قادریہ بدایون کا۔ اور جن حضرات کے جوتیوں کی بدولت یہ فخر حاصل ہوا
کہ قادری کہلاتا ہوں درس تدریس و افتا کا سلسلہ چل رہا ہے۔ کیا وہ مدد نہ فرمائیں گے۔ اون کے فیوض و برکات شامل حال ہوں گے۔
یعنی اساتذہ کرام و مشائخین طریقت قادریہ خصوصاً حضرت مرشد برحق تاج الفحول قبلتی و کعبتی مولانا شاہ عبد القادر محب الرسول
بدایونی قدس سرہٗ اور حضرت استاذی و شیخی و سندی حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر مطیع الرسول بدایونی قدس سرہٗ اور حضرت والد جد
استاذی و ملاذی مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی علیہ الرحمہ مدد ہوگی اور انشاء اللہ ضرور ہوگی اور باذن اللہ اون کے فیوض و
برکات سے کام انجام کو پہونچے گا۔ اَلسَّعْیُ مِنَّا وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ کتاب لینے کے بعد اکثر اوقات اوس کو
سے حفظ و افر حاصل کرتا رہا گیارہ شوال ۱۳۶۹ھ کو خدا کا نام لیکر ترجمہ شروع کر دیا آخر ایک مہینہ میں اکیس منظوم
کا ترجمہ ہو گیا ہے سید صاحب موصوف کا ارادہ بوجہ قلت خرچ کتاب کو چار حصے کر کر طبع کرانے کا ہے سب حصے دیکھئے
بقیہ ترجمہ بھی انشاء اللہ بشرط حیات مستقل عنقریب انجام کو پہونچے گا و الامر بیدہ تعالیٰ ناظرین کرام اوسکو دیکھ کر معلوم کریں گے
کہ ان کلمات طیبات میں حقائق و معارف کا ایک بحر ہے جس کے فقرے فقرے سے نکات و دقائق شریعت و طریقت آشکار ہیں
گویا ہر وعظ قرآن پاک و احادیث نبویہ کا ایک لب لباب ہے جن کو دیکھ کر پڑھ کر اور عمل کر کر مسلمان سچا خدا پرست [illegible]
ہادی و مہدی صحیح صافی سنی صحیح العقیدہ بن سکتا ہے۔ کیونکہ سب [illegible] کیلئے [illegible]
قادری غلاموں کیلئے تو ایک اکسیر ہدایت و دوائے درد دلی اور تعویذ [illegible]
تشریح کیجائے تو اوسکے لیے وقت اور عمر دراز درکار یقین پھر [illegible]
لئے ہوئے ہے جسکی پوری شرح غیر ممکن ہے۔ اسوقت بعجلت حسب استعداد جو کچھ بن پڑا وہ ترجمہ [illegible]
وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَعَلَیْہِ نَتَوَکَّلُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ ممکن ہے کہ بمقتضائے بشریت ترجمہ میں کچھ
کم و بیش غلطیاں بھی ہوں کیونکہ پاک ذات خدا کی ہے اور انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے بناءً علیہ حضرات منصفین
کرام و صوفیائے عظام اہل فن سے دست بستہ عرض ہے کہ وہ اون غلطیوں کی اصلاح فرما دیں اور مجھکو [illegible]
کام لیکر نکتہ چینی نہ فرمائیں۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست [illegible] عَیْبٌ [illegible]
منصف حق بین عیب جوئی سے قطع نظر کیا کرتے ہیں لیکن منصف و نکتہ چین [illegible] نکتہ چینی سے باز نہیں آتے ہیں۔

فَعَیْنُ الرِّضَا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ کَلِیْلَۃٌ ٭ وَلٰکِنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا

عزیزوں پیارے دینی سنی بھائیوں! یہ زمانہ کساد بازاری کا ہے علم دین کی طرف سے روز بروز بے توجہی بڑھتی جاتی ہے
درس عربی نظامی تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہا کو خیرباد کہا جا رہا ہے دنیا طلبی و شہرت پر نظر ہے و حریت و آزادی کی ہر طرف
سے شور و غوغا ہے عجب و ریا نے فریب ہر دل میں گھر کر لیا ہے نفسی نفسی کا سبق ہے خدا سے دور [illegible]
علی نام ہو کام سے کیا۔ الا ما شاء اللہ [illegible] عزیزوں [illegible] دنیا چند روزہ ہے۔ اصل
کام آخرت ہے یہ سب علم دینی سے غفلت کا نتیجہ ہے تم دینی علم پڑھو اگر [illegible] خدا کی وعظ سنو
اون سے نصیحت لو پھر انشاء اللہ بیڑا پار ہے [illegible]
مواعظ حسنہ ہے اگر تم نے دلچسپی [illegible] اوقات لیکچروں [illegible] سے بیشوں کو [illegible]